www.KitaboSunnat.com

هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ

اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے عمل کے مطابق اسی طرح جزاو سزا دیتے ہیں

اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی کتاب

جیسا کرو گے
ویسا بھرو گے

سلسلہ وار دروس کے لیے بہترین کتاب

مؤلف

محمد طیب محمدی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے عمل کے مطابق اسی طرح جزا و سزا دیتے ہیں

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی کتاب

سلسلہ وار دروس کے لیے بہترین کتاب

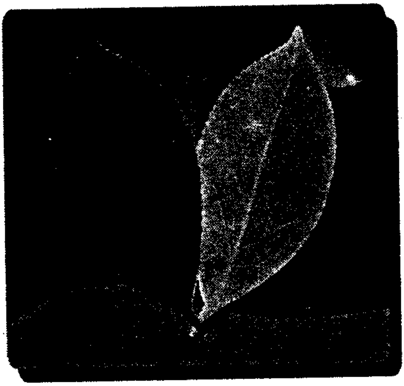

مؤلف:
محمد طیب محمدی حفظہ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... جیسا کروگے، ویسا بھروگے

مؤلف .... محمد طیب محمدی

تعداد 1100

سن اشاعت .... اگست 2011ء

قیمت .... روپے

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن، لاہور

ادارہ تحقیقات سلفیہ

آبادی محبوب عالم، نوشہرہ روڈ، گوجرانوالہ

0300-7453436

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

جن لوگوں کے اعمال اچھے نہیں ہوتے یا وہ اچھائی کرنا چاہتے ہی نہیں، وہ قیامت کے متعلق مختلف قسم کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں قیامت نہیں آنی، کبھی کہتے ہیں، جزاوسزا نہیں ہوگی، کبھی کہتے ہیں اگر دوبارہ زندہ ہوئے تو جنت میں ہم ہی جائیں گے۔ ایسے لوگ بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں، ان کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ انصاف کا دِن ضرور قائم ہوگا اور انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا ضرور ملے گی۔

اللہ تعالیٰ انصاف کرتے ہیں اور کریں گے، ظلم کسی پر نہیں کرتے نہ کریں گے۔ انسان پر جو مصیبتیں آفتیں آتی ہیں ان کا قصوروار وہ خود ہی ہوتا ہے۔ کسی پر اس نے ظلم کیا ہوتا ہے جو کسی نہ کسی صورت میں اس کے سامنے آجاتا ہے۔ لیکن یہ اپنے آپ کو قصوروار ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ اللہ پر گلے شکوے شروع کر دیتا ہے۔ اگر انسان اپنے ہی اعمال پر غور کرے تو اسے سمجھنے میں کوئی دیر نہ لگے کہ میں نے جو ظلم کیا تھا یہ اس کا بدلہ ہی ہے۔

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾﴾

"جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر (بدلہ تیار) ہے اور ایسے لوگ (اس روز) گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے۔ اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تم کو تو ان ہی اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم کرتے رہے ہو۔"

یہ دنیا دارالعمل ہے اور آخرت دارالجزاء ہے وہاں ہر انسان کو اس کے دنیا میں کیے ہوئے اعمال کے مطابق جزا سزا ملے گی۔ جبکہ ایک محدود حد تک اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے اچھے برے اعمال کا صلہ دے دیتے ہیں۔

کارخانہ قدرت کا نظام عدل کو انصاف پر مبنی ہے۔ قادر مطلق عدل و انصاف کو اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اختیار میں رکھتے ہیں یہاں جو کوئی ظلم کرے گا نظام عدل اس کو ظلم کا بدلہ چکھا دے گا۔

جس کا نام انعام وسزا ہے ظاہر بات ہے وہ عمل، محنت، کسب، کاوش، کوشش سے کچھ زیادہ ہوگا تو ہی انعام قرار پائے گا۔ اگر اتنا ہی صلہ ہو جتنا عمل ہے پھر تو برابری ہوئی انعام تو نہ ہوا۔ اور چوری، ڈکیتی، زنا، رشوت، غیبت، چغلی، حرام خوری وغیرہ قبیح افعال پر گرفت اور پکڑ مضبوط اور سخت ہوگی تو وہ سزا قرار پائے گی۔ لیکن یہ انعام اور سزا عمل کی کمی بیشی کی بمقدار کم زیادہ ہوگی۔

اس کتاب میں قرآن وحدیث سے اس بات کو پورے دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ جزا وسزا کا دِن ضرور قائم ہوگا اور پھر ہر انسان کو اس کے عمل کے مطابق جزا وسزا ضرور ملے گی جیسا عمل ہوگا ویسا بدلہ ملے گا۔

کتاب کا عنوان ہے جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اس لیے آیات اور احادیث پر سرخیاں اسی کے لحاظ سے وضع کی گئی ہے۔

حدیث کی مطابقت مضمون سے (یعنی عمل اور جزا کے درمیان مطابقت) واضح کی گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو لذت محسوس ہو۔ اور درس دینے والا بھی بات دلائل کے ساتھ کرے۔

ہر حدیث کے ضروری مباحث شروحات حدیث کی مدد سے لکھ دیئے ہیں، تاکہ تشنگی محسوس نہ ہو۔

ایک عنوان پر ساری احادیث اکٹھی نہیں کیں، بلکہ اس عنوان کے مطابق جس حدیث کے الفاظ ہیں اس کا انتخاب کیا ہے اور اس عنوان کی دوسری احادیث کو بیان نہیں کیا۔ کیونکہ اصل مقصد یہ ہے کہ عمل کے مطابق جزا سزا کو بیان کیا جائے۔

خطیب اور مدرس حضرات اس عنوان پر آیات اور احادیث ساتھ ملا کر اپنے درس اور خطبے کو جتنا چاہیں طول دے سکتے ہیں۔ اس کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ جو حدیث جس کتاب کی ہے سب سے پہلے اس کی معتمد شرح دیکھی جائے، کیونکہ اس حدیث کے متعلق کافی سیر حاصل مواد آپ کو ایک جگہ پر اکٹھا مل جائے گا۔ اور اس حدیث کے تمام طرق بھی وہی اکٹھے مل جائیں گے۔ جس سے حدیث کا معنی اور مفہوم محدثین کی زبانی آپ کے سامنے واضح ہو جائے گا۔ البتہ میں نے عنوان کے مطابق محدثین کی عبارات کو منتخب کر لیا ہے۔ والسلام

محمد طیب محمدی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پہلا حصہ

❀ جنت اور بخشش چاہنے والے کو جنت اور بخشش ملے گی ۱۵
❀ ہدایت کا رستہ، جنت کا رستہ ۱۷
❀ اسلام اچھا، اجر اچھا ۲۰
❀ حسن اسلام کا اجر دس سے سات سو بلکہ اس سے بھی زیادہ ۲۰
❀ حسن اسلام ۲۳
❀ حسن عمل سے دس دنوں کے گناہ معاف ۲۴
❀ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا سے کیا مراد ہے؟ ۲۵
❀ حسن اخلاص سے بے تحاشا اجر ۲۵
❀ خاص رحمت ۲۶
❀ انعام بھی دس گنا ۲۸
❀ احسان والوں کو حُسنٰی اور زیادہ ملے گا ۲۹
❀ رضا کا بدلہ رضا ۳۰
❀ صبر و رضا کا صلہ ۳۱
❀ نہ کسی نے سنا نہ کسی نے دیکھا ۳۳
❀ رات کا قیام، آخرت کا آرام ۳۴
❀ پڑھتا جا اور چڑھتا جا! ۳۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀ اللہ تعالیٰ پر توکل کا صلہ ٣٧

❀ اللہ تعالیٰ سے اُمید کا صلہ (جیسی اُمید ویسا نتیجہ) ٣٨

❀ جو اللہ کی ملاقات پسند کرے، اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں ٤٠

❀ جن پر اللہ فخر کرتا ہے ٤١

❀ جو اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتے ہیں ٤٤

❀ جیسے اللہ کو یاد کرو گے ویسے اللہ تمہیں یاد کریں گے ٤٥

❀ گریہ وزاری کا صلہ ٤٦

❀ توبہ کا صلہ ٤٨

❀ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا صلہ ٤٩

❀ جو رسول اللہ ﷺ کے لیے دعا کرے گا رسول اللہ ﷺ اس کے لیے دعا کریں گے ٥٠

❀ علم الٰہی کا رستہ، جنت کا رستہ ٥١

❀ عمل سے علم روشن ہوتا ہے ٥٥

❀ دعوت و تبلیغ کرنے والے کا اجر ٥٨

❀ السلام علیکم کو عام کرو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ ٥٩

❀ تاریکی میں چلنے والا روشنی میں چلے گا ٦١

❀ جو اللہ کا گھر بنائے گا اللہ اس کا گھر بنائیں گے ٦٢

❀ دنیا کا گھر اور جنت کا گھر ٦٣

❀ جوڑا خرچ کرنے والے کو ہر دروازے سے پکارا جائے گا ٦٣

❀ تو خرچ کر، میں خرچ کروں گا ٦٥

❀ جیسے خرچ کرو گے ویسے ملے گا ٦٦

❀ رحم (ناطہ) رحمان سے مشتق ہے ٦٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- صلہ رحمی کی پکار ۶۷
- صلہ رحمی اور اس کی جزا ۶۸
- کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟ ۶۹
- عاجزی سے بلندی ملتی ہے ۷۱
- مسکین کو قریب کر، اللہ تجھے قریب کرے گا ۷۱
- رحم کرنے والے پر رحم ہوتا ہے ۷۲
- عضو کے بدلے عضو آزاد ۷۴
- سودا واپس لینے کا اجر ۷۴
- معافی کا بدلہ معافی ۷۵
- آسانی کرنے والے پر آسانی ہوگی ۷۷
- غصہ روکنے کا صلہ ۷۸
- مسلمان کی عزت کا دفاع ۷۸
- عزت کرو، عزت کراؤ ۸۰
- پردہ پوشی اور بھائی کی مدد کا صلہ ۸۰
- کھلانے، پلانے، پہنانے کا بدلہ ۸۲
- جو صف ملائے گا اللہ اسے ملائیں گے ۸۴
- جو دین کی نصرت کرے گا اللہ اس کی نصرت کریں گے ۸۵
- شہید کا خون اسی طرح بہہ رہا ہوگا ۸۶
- جیسے فوت ہوگا، ویسے ہی اٹھے گا ۸۸
- انصاف کرنے والا حکمران ۸۸
- نگاہ پست رکھنے کا صلہ ۸۹
- ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ۹۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا حصہ

❀ تو نے مجھے بھلایا، میں نے تجھے بھلا دیا 95

❀ جو اللہ کو بھلائے گا اللہ اس کو اپنا آپ ہی بھلا دیں گے 100

❀ عبادت کے لیے وقت نہیں تو بیماریوں، پریشانیوں میں وقت لگے گا 101

❀ جس نے دنیا میں سجدہ نہیں کیا وہ روز قیامت بھی نہیں کر سکے گا 102

❀ توبہ نہ کر سکنے کی سزا 104

❀ جو شرمندہ نہ ہو بلکہ فخر کرے، اسے معافی کیسے؟ 105

❀ پیچھے رہو گے تو اللہ پیچھے کر دے گا 107

❀ دوسروں کو وعظ کرنا خود عمل نہ کرنا 110

❀ نیکیاں دے کر انصاف کیا جائے گا 113

❀ بکری کو بھی انصاف ملے گا 116

❀ اللہ کے نہیں یہودیوں کے ہاتھ تنگ ہیں 117

❀ اپنے ہی کسب مصائب بنتے ہیں 119

❀ بالشت زمین کے بدلے سات زمینوں کا طوق 119

❀ طوق اور سزا کی وضاحت 120

❀ ظلم، ظلمات ہو جائیں گی 124

❀ وراثت سے بے دخل 125

❀ غلام پر تہمت لگانے کی سزا 126

❀ دو میں سے ایک کی طرف مائل ہونے والا 127

❀ جیسے قتل کیا، ویسے قتل کیے گئے 128

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀ جیسے مارا، ویسے مارو ۱۳۰

❀ بلی کو باندھا، بلی نے ہی نوچا ۱۳۱

❀ حاجیوں کی چیزیں گھسیٹنے والا انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے ۱۳۲

❀ جو کسی کا مال تلف کرے گا، اللہ اسے تلف کر دے گا ۱۳۴

❀ ظالم اسی مصیبت میں پھنسے گا ۱۳۵

❀ تکلیف کا بدلہ تکلیف ۱۳۶

❀ ذلت کی سزا ذلت ۱۳۶

❀ جدائی کا بدلہ جدائی ۱۳۹

❀ غیبت کرنے والا جہنم کا نوالہ کھائے گا ۱۴۲

❀ جو عیب ٹٹولے گا، اللہ اس کے عیب کھول دے گا ۱۴۳

❀ جو کسی کو عار دے گا وہ خود اس عار میں پھنسے گا ۱۴۴

❀ دوغلے کی دو زبانیں ۱۴۵

❀ کبر و نخوت کا علاج طینۃ الخبال ۱۴۵

❀ متکبر، چیونٹی جیسا ۱۴۷

❀ متکبر زمین کے اندر ۱۴۸

❀ تو نے پانی روک لیا، میں نے فضل روک لیا ۱۵۰

❀ شہرت کا بھوکا مشہور ہوگا ۱۵۲

❀ جن کے لیے کیا ان سے لو ۱۵۳

❀ شہرت کا کھانا ۱۵۴

❀ شہرت کے بھوکے کو ذلت ہی ملے گی ۱۵۵

❀ دروازہ بند کرنے والے پر دروازہ بند ہوگا ۱۵۶

❀ بندوں کی حاجات روکیں جنت کی ہوائیں رُک گئیں ۱۵۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀ اسلام سے براءت کا اظہار کرنے والا ۱۵۹

❀ کافر کہو گے تو کافر بنو گے ۱۶۰

❀ جس نے دنیا میں پی، آخرت میں نہیں پیئے گا ۱۶۱

❀ جو شراب پیئے گا وہ جہنمیوں کی پیپ پیئے گا ۱۶۲

❀ ریشم، جو دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا ۱۶۳

❀ لعنتی کام ۱۶۵

❀ لعنت لوٹ آتی ہے ۱۶۵

❀ بدکاری چھپانے کے لیے قسم اٹھائے ۱۶۵

❀ مجاہد کے گھر والوں پر ہاتھ ڈالنے کی سزا ۱۶۷

❀ زنا اور رشوت کی سزا ۱۶۸

❀ پانچ گناہوں کی پانچ سزائیں ۱۶۹

❀ زانی زانیہ کیلئے اور زانیہ زانی کیلئے ۱۷۰

❀ جھوٹ، زنا، سود، اور ترک قرآن کی سزا ۱۷۲

❀ مکر وفریب کی سزا ۱۷۸

❀ مسخروں سے مسخرہ ۱۸۱

❀ نفاق کی سزا ۱ (نور ہی بجھ گیا) ۱۸۳

❀ نفاق کی سزا ۲ (مرض بڑھتا گیا) ۱۸۹

❀ کتمان حق و کفرانِ حق کی سزا ۱۹۰

❀ تصویر بنائی ہے، روح ڈال کر دکھاؤ ۱۹۳

❀ جس نے خود منہ کو لگام دی اسے قیامت کے دِن آگ کی لگام ڈالی جائے گی ۱۹۵

❀ جو چیز چرائے گا وہی کندھے پر چڑھے گی ۱۹۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀ سونے کے کنگن کے بدلے آگ کا کنگن ۲۰۰
❀ بخیل کا ضائع ہوتا ہے، سخی کو اور ملتا ہے ۲۰۲
❀ جیسا دو گے ویسا لو گے ۲۰۳
❀ منگتے کی سزا ۲۰۵
❀ مانگنا کس کے لیے جائز ہے؟ ۲۰۶
❀ جیسے خودکشی کی ویسے ہی کرتا رہے گا ۲۰۸
❀ علم بغیر عمل کے فضول ہے ۲۱۰
❀ خود ٹیڑھے ہوئے، اللہ نے دل ٹیڑھے کر دیئے ۲۱۰
❀ جنہیں نظروں سے گرا دیا جائے گا ۲۱۳
❀ برائی عام ہوگی تو سزا بھی عام ہوگی ۲۱۴
❀ اپنے کپڑے اتارے، رب کے درمیان سے حجاب اتر گیا ۲۱۶
❀ بقدر اعمال پسینے میں شرابور ۲۱۸
❀ پل صراط سے بقدر اعمال گزرا جائے گا ۲۱۹
❀ مال ہی سانپ بن جائے گا ۲۲۰
❀ جس مال کی زکوۃ نہ دی وہی مال کاٹے گا ۲۲۲
❀ اسی کے مال سے داغا جائے گا ۲۲۶
❀ جو گردنیں پھلانگتا ہے، وہ پل پھلانگے گا ۲۲۶
❀ جو جیسا بنا چاہے گا، اللہ ویسا بنا دے گا ۲۲۷
❀ خود کو جس کے سپرد کر دے ۲۲۸
❀ انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والوں کی سزا ۲۲۹
❀ اللہ کے حکم میں ہوشیاری اور چالاکی کرنے کی سزا ۲۳۲
❀ نہ مُردوں میں نہ زندوں میں ۲۳۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀ بصیرت کے اندھے ۲۳۵
❀ بصیرت کا اندھا بصارت کا اندھا ہوگا ۲۳۷
❀ بصیرت کا اندھا روز قیامت چہرے کے بل چلے گا ۲۳۹
❀ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ۲۴۰
❀ سابقہ قوموں پر عذاب کی مختلف صورتیں ۲۴۲
❀ حرم سے نکالنے والے خود ذلیل ہو کر نکلے ۲۴۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلا حصّہ

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

"نیکی کرو گے، نیکی پاؤ گے"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلا حصہ

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴾

"نیکی کرو گے، نیکی پاؤ گے"

جنت اور بخشش چاہنے والے کو جنت اور بخشش ملے گی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے:

﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (آل عمران: ۱۳۳)

"اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے"۔

جو دنیا میں خیر و بھلائی اور اعمال صالحہ کی طرف جلدی کرتا ہے وہ جنت کی طرف جلدی کرنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ڈائریکٹ انعام و جزا کا ذکر فرمایا ہے، کیونکہ وہ جنت اور بخشش چاہنے کے لیے عمل کرتا رہا، اسی لیے اسے جنت اور بخشش ملے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انسان کے دماغ میں زمین و آسمان کی وسعت سے زیادہ اور کوئی وسعت آ نہیں سکتی تھی، اس لیے سمجھانے کے لیے جنت کے عرض کو اس سے تشبیہ دی گئی۔ لہٰذا تم عرض زیادہ سے زیادہ سمجھو اور پھر جب عرض اتنا ہے تو طول کتنا ہوگا؟ ظاہر بات ہے طول ہر چیز کا اس کے عرض سے زیادہ ہی ہوتا ہے۔

اور جو دنیا چاہے گا اسے صرف دنیا ہی ملے گی وہ بھی جتنی اللہ چاہے گا، اور جو آخرت چاہے گا تو اللہ اس کی قدر کریں گے، اسے جنت عطا فرمائیں گے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝﴾ (الاسراء: ۱۸ تا ۲۰)

"جو شخص دنیا (کی آسودگی) کا خواہشمند ہو تو ہم اس میں سے جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں، پھر اس کے لئے جہنم کو (ٹھکانا) مقرر کر رکھا ہے، جس میں وہ نفرین سن کر اور (درگاہ خدا سے) راندہ ہو کر داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو اور اس میں اتنی کوشش کرے جتنی اسے لائق ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔ ہم ان کو اور ان کو سب کو تمہارے پروردگار کی بخشش سے مدد دیتے ہیں، اور تمہارے پروردگار کی بخشش (کسی سے) رکی ہوئی نہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۰﴾

(شوریٰ: ٤٢)

"جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہو اس کے لیے ہم اس کی کھیتی میں افزائش کریں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو اس کو ہم اس میں سے دے دیں گے اور اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا"۔

ہدایت کا رستہ، جنت کا رستہ

جنہوں نے ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف راہنمائی پائی اللہ تعالیٰ ان کی جنت کی طرف راہنمائی کریں گے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿۲۳﴾ وَ هُدُوْۤا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَ هُدُوْۤا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿۲۴﴾﴾ (الحج: ٢٣، ٢٤)

"جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خدا ان کو بہشتوں میں داخل کردے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور موتی اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ اور انکو پاکیزہ کلام کی ہدایت کی گئی اور (خدائے) حمید کی راہ بتائی گئی"۔

اس آیت کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ ہے کہ اس آیت کو اس دنیا سے متعلق سمجھا جائے۔ اس صورت میں مطلب ہوگا دنیا میں بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا، قرآن پڑھا، خدا کی تسبیح وتحمید کی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا۔ دوسرے یہ کہ اسے آخرت سے متعلق سمجھا جائے جیسا کہ پہلے اہل جنت کا ذکر چل رہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کی ایسے مقام کی طرف راہنمائی کی جائے گی جہاں فرشتے انہیں سلام کہیں گے۔ مبارکباد پیش کریں گے۔ وہاں کسی قسم کی بک بک اور جھک جھک نہ ہوگی اور یہ ایسی راہ ہوگی جہاں پہنچ کر اہل جنت ستودہ صفات اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں ہی ہمیشہ مشغول رہا کریں گے۔ مثلاً کہیں گے:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝﴾

سورہ فاطر میں ہے:

﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۝ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝ لا﴾ (فاطر: ۳۳)

”(ان لوگوں کے لئے) بہشت جاودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدردان ہے“۔

﴿تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ﴾ (ابراھیم:)

ایماندار بحکم الٰہی جنت میں جائیں گے جہاں اُن کا تحفہ آپس میں سلام ہوگا۔ اور دوسری آیت میں ہے ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور سلام کر کے کہیں گے تمہارے صبر کا کیا ہی اچھا انجام ہوا۔ سورۃ واقعہ میں ہے:

﴿لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ۝ لا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝﴾

(الواقعة: ۲۵، ۲۶)

”وہ اس میں نہ بے ہودہ گفتگو سنیں گے اور نہ گناہ میں ڈالنے والی بات، مگر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلام سلام کہنا"۔

پس انہیں وہ مکان دے دیا گیا جہاں صرف دل لبھانے والی آوازیں اور سلام ہی سلام سنتے ہیں۔ جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وہاں مبارک سلامت کی آوازیں ہی آئیں گی برخلاف دوزخیوں کے کہ ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ سنتے ہیں، جھڑکے جاتے ہیں سرزنش کی جارہی ہے کہ ایسے عذاب برداشت کرو وغیرہ۔ اور انہیں وہ جگہ دی گئی کہ یہ نہال نہال ہو گئے اور بیساختہ ان کی زبانوں سے اللہ کی حمد ادا ہونے لگی۔ کیونکہ بیشمار بے نظیر رحمتیں پالیں۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝۹﴾ (یونس: ۹)

"(اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے محلوں کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہ رہی ہوں گی"۔

ایسے خوش نصیبوں کو انکی دولت ایمان کی برکت سے اور اسی کے نتیجے میں حق وہدایت کی وہ سیدھی راہ نصیب ہوگی جو ان کو دنیا میں پاکیزہ زندگی کی نعمت سے بہرہ ور کریگی، اور آخرت میں نعمتوں بھری ان عظیم الشان جنتوں سے سرفراز کریگی جن کے نیچے سے طرح طرح کی عظیم الشان نہریں بہہ رہی ہونگی، اور جہاں ان خوش نصیبوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہنا نصیب ہوگا۔

نیک لوگوں کی اولاد جنہوں نے اپنے والدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایمان و اسلام کی زندگی اختیار کی، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے والدین کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کی راہنمائی ان کے ساتھ جنت کی طرف کریں گے۔

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ كُلُّ امْرِیٍٔ بِمَا كَسَبَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَهِينٌ ﴿٢١﴾ (طور: ۲۱)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی (راہِ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی ہم ان کی اولاد کو بھی ان (کے درجے) تک پہنچا دیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال میں پھنسا ہوا ہے"۔

آخرت کی یہ ہدایت دنیا میں ہدایت اختیار کرنے کا صلہ ہے۔ جو دنیا میں ہدایت یافتہ ہوگا، صراطِ مستقیم پر گامزن ہوگا، یعنی جنت کے راستے پر چلے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دِن اسی رستے پر اٹھائیں گے۔ اور اسی رستے سے جنت کی منزل میں پہنچا دیں گے۔

اسلام اچھا، اجر اچھا

حسن اسلام کا اجر دس سے سات سو بلکہ اس سے بھی زیادہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ)). ❶

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو سنوار لے تو اس کا ہر نیک عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا کر لکھا جائے گا، جبکہ اس کی ہر برائی اتنی ہی لکھی جائے گی حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے"۔

---

❶ بخاری، کتاب الایمان، باب حسن اسلام المرء، رقم: ۴۲۔ مسلم، رقم: ۳۳۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَّفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَّتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا)). ❶

ترجمہ: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بندہ مسلمان ہو جاتا ہے اور اپنے اسلام کو بہتر بناتا ہے تو اللہ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے، اور اس (اسلام قبول کرنے) کے بعد پھر بدلہ شروع ہو جاتا ہے، نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، جبکہ برائی کا بدلہ اس کے مثل ہوتا ہے الّا یہ کہ اللہ اس سے درگزر فرمائے“۔

إِذَا أَحْسَنَ إِسْلَامَهُ یعنی جب وہ اپنے اسلام کو اچھا کرے، خوبصورت کرے۔ اس کا مطلب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ اس کا اسلام اعتقاد اور اخلاص کے ساتھ اچھا ہو۔ اسلام میں داخل ہونے میں باطن اور ظاہر کے ساتھ حسن اعتقاد والا ہو۔ ❷

انسان کے دِل میں جب اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اسے ہر عمل پر کم از کم دس گنا اجر عطا فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ

---

❶ بخاری، کتاب الایمان، باب حسن اسلام المرء، رقم: ٤١.

❷ فتح الباری حدیث (٤٢).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ.

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرلے اس کا گناہ نہ لکھو اگر وہ اس پر عمل کرلے تو ایک گناہ لکھ لو اور اگر وہ اس کو میری وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو، اور جب نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو ایک نیکی لکھو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس گنا سے سات سو گنا تک لکھ لو"۔

اکثر لوگ ساری زندگی تذبذب کا شکار رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے متعلق متذبذب رہتے ہیں۔ آخرت کے متعلق متذبذب رہتے ہیں۔ پتہ نہیں قیامت کا دِن آنا ہے کہ نہیں، مر کر دوبارہ اٹھنا ہے کہ نہیں۔ اللہ کی کتاب کے متعلق متذبذب ہوتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے متعلق متذبذب ہیں، ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا اجر وثواب کیا ملنا ہے جن کا ایمان ہی متزلزل ہے، جب آدمی اپنا ایمان مضبوط کرلیتا ہے، اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھتا ہے بڑی سے بڑی مصیبت و آفت پر بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں توڑتا، اس کی رحمت سے نا اُمید نہیں ہوتا، نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، صبر و شکر میں کمی نہیں آنے دیتا۔ اللہ تعالیٰ پر گلہ وشکوہ نہیں کرتا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول فرماتے ہیں۔ اور اس کا عمل اس حیثیت میں ہو جاتا ہے کہ اس کے ایک عمل پر اسے دس گنا اجر دیا جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس کا فضل ہے کہ وہ نیکی کی جزا کا آغاز ہی دس گنا سے شروع کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (انعام: ۱۶۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"جو کوئی ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں"۔

دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اور پھر جس میں جتنا اخلاص ہو اتنا اجر اللہ تعالیٰ اور بڑھا دیتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٦١﴾ (البقرہ: ۲٦۱)

"مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں ایسی ہے کہ جیسے ایک دانہ اس سے اگیں سات بالیں ہر بال میں سو سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے اور اللہ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے سب کچھ جانتا ہے"۔

صحیح بخاری میں ہے:

((كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ)). [1]

"اللہ تعالیٰ اس بندے کے لیے اپنے ہاں دس نیکیوں سے سات سو گنا تک پھر کئی گنا تک لکھ لیتے ہیں"۔

حسن اسلام:

حسن اسلام میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی لایعنی، فضول، بے مقصد چیزوں کو ترک کر دے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ)). [2]

---

[1] بخاری، کتاب الرقاق (٦٤٩١).

[2] جامع ترمذی کتاب الزھد باب فیمن تکلم بکلمة یضحک بھا الناس حدیث (۲۳۱۷).
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"آدمی کے حسن اسلام میں سے ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو ترک کر دے۔"

جب اس کا اسلام خوبصورت ہو جائے گا لایعنی چیزوں سے پاک وصاف ہوگا اس میں بذاتِ خود نکھار آئے گا، پھر اسے ہر عمل پر جو بے مقصد چیزوں سے پاک ہوگا دس گنا سے سات سو گنا تک اور اس سے بھی زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔

حسن عمل سے دس دنوں کے گناہ معاف:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللهَ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَ إِنْ شَاءَ مَنَعَهُ. وَرَجُلٌ حَضَرَهُ بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾)). [1]

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین قسم کے لوگ جمعہ کے لیے آتے ہیں: ایک تو وہ جس نے وہاں پہنچ کر لغو حرکت کی تو اسے اس سے بس یہی کچھ ملتا ہے۔ دوسرا شخص دعا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ وہ اللہ سے دعا کرتا ہے، اگر اللہ چاہے تو اسے عطا کرے اور اگر چاہے تو منع فرما دے۔ جبکہ تیسرا شخص غور سے خطبہ سنتا ہے اور لغو حرکات سے بچتا ہے کسی مسلمان کی گردن پھلانگتا ہے نہ کسی کو ایذا پہنچاتا ہے۔ تو وہ اس کے لیے سابقہ جمعہ اور مزید تین دن

---

[1] ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الکلام والامام یخطب، رقم: ۱۱۱۳۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
احمد: ۲/ ۲۱۴، رقم: ۷۰۰۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(کل دس دِن) کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اسے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے"۔

تشریح: اس آدمی کا عمل اتنا خوبصورت ہے کہ اس نے نہ کسی کو تکلیف دی ہے اور نہ کوئی گردن پھلانگی ہے، اور ہمہ تن گوش ہو کر اس نے خطبہ سنا ہے۔ اس خوبصورت عمل کی وجہ سے اس کے دس دِنوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا سے کیا مراد ہے؟

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں فرماتے ہیں "الجمعة الاخرىٰ" سے مراد گذشتہ جمعہ ہے۔ ابن خزیمہ میں لیث عن ابن عجلان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا)).

اور ابن حبان میں سہیل بن ابی صالح عن ابیہ کی روایت میں "من التی بعدھا" کے الفاظ محفوظ نہیں۔ [1]

حسن اخلاص سے بے تحاشا اجر:

روزے میں دکھلاوا نہیں ہوتا، اس میں اخلاص اگر موجود ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر و ثواب بھی بے انتہاء عطا فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا

---

[1] فتح الباری ۲/ ۳۷۲ تحت باب الدھن للجمعة (۸۸۳).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَصْخَبْ وَفَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ)). ❶

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابن آدم کے ہر نیک عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزے کے سوا، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک فرحت و خوشی تو اس کو افطار کے وقت ہے اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہے، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے، اور روزہ ڈھال ہے، جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش گوئی اور ہذیان سے اجتناب کرے، اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں"۔

تشریح: روزے دار اپنے عمل میں حسن اور نکھار پیدا کرے، روزہ رکھ کر فحش گوئی، ہذیان اور فلم بینی، بے مقصد اور فضول گیموں سے اجتناب کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑائی کرنے کی کوشش کرے بھی تو یہ اس سے معذرت چاہے۔

خاص رحمت:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ رحم و کرم کرنے والے ہیں۔ وہ ان کی نیکی اور عمل پر انہیں کم از کم اجر دس گنا عطا فرماتے ہیں۔ اور قرآن مجید کے ایک ایک حرف پر ایک ایک نیکی شمار کرتا ہے اور پھر ہر نیکی پر دس گنا اجر عطا فرماتا ہے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ

❶ بخاری، کتاب الصوم، باب هل يقول انی صائم اذا شتم، رقم: ۱۹۰٤۔
مسلم، رقم: ۲۷۰۷۔ نسائی، رقم: ۲۲۱۵۔ ابن ماجه، رقم: ۱۶۳۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: ﴿الٓمٓ﴾ حَرْفٌ. أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ)). وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا. ❶

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھتا ہے تو اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے، اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ﴿الٓمٓ﴾ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے"۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ وَأَزِيدُ، ﴿وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا﴾ أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً)). ❷

ترجمہ: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اسے بڑھا دوں گا، اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو

---

❶ ترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب ما جاء فیمن قرأ القرآن حرفا من القرآن ماله من الاجر، رقم: ۲۹۱۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ دارمی، رقم: ۳۳۰۸۔

❷ مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الذکر والدعا والتقرب الی اللہ تعالٰی وحسن الظن به، رقم: ۶۸۳۳۔ ابن ماجه، رقم: ۳۸۲۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برائی کا بدلہ اس کی مثل ہی ہوگا یا پھر میں بخش دوں گا، جو شخص بالشت برابر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ (تقریباً ایک میٹر) اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، جو شخص چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔ جو شخص زمین بھر کر گناہ لے کر میرے پاس آئے گا تو میں اسی قدر مغفرت لے کر اس سے ملاقات کروں گا بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔"

انعام بھی دس گنا:

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو کم از کم انعام بھی "دس گنا" عطا فرمائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّيْ لَأَعْلَمُ اٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا، وَاٰخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْاٰى. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا. فَيَقُوْلُ: أَتَسْخَرُ مِنِّيْ- أَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ- وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟)) وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ: ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. [1]

---

[1] بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٧١ واللفظ له.
مسلم، رقم: ٤٦١. ترمذی، رقم: ٢٥٩٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جہنمیوں میں سے سب سے آخر پر اس (جہنم) سے کون نکلے گا اور سب سے آخر پر جنت میں کون داخل ہوگا، ایک آدمی سرین کے بل گھسٹ کر جہنم سے نکلے گا تو اللہ فرمائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا، وہ وہاں آئے گا تو اسے ایسے خیال آئے گا کہ وہ تو بھر چکی ہے، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ فرمائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا، تیرے لیے دنیا اور اس کی مثل دس گنا ہے۔ وہ عرض کرے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے، حالانکہ تو بادشاہ ہے"۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔

احسان والوں کو حسنٰی اور زیادہ ملے گا

﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ ؕ وَ لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ ﴾ (یونس: ۲۶)

"جن لوگوں نے نیکوکاری کی انکے لئے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی اور انکے منہوں پر نہ تو سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی۔ یہی جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔

یہاں جس نے نیک اعمال کئے اور با ایمان رہا وہاں اسے بھلائیاں اور نیک بدلے ملیں گے۔ احسان کا بدلہ احسان ہے۔ ایک ایک نیکی بڑھا چڑھا کر زیادہ ملے گی ایک کے بدلے سات سات سو تک۔ جنت حور قصور وغیرہ وغیرہ آنکھوں کی طرح طرح کی ٹھنڈک، دل کی لذت اور ساتھ ہی اللہ عزوجل کے چہرے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زیارت یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا لطف و رحم ہے بہت سے سلف خلف صحابہ وغیرہ سے مروی ہے کہ زیادہ سے مراد اللہ عزوجل کا دیدار ہے۔ حضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے اور اس وقت ایک منادی کرنے والا ندا کرے گا کہ اے جنتیو! تم سے اللہ کا ایک وعدہ ہوا تھا، اب وہ بھی پورا ہونے کو ہے۔ یہ کہیں گے الحمد اللہ ہمارے میزان بھاری ہو گئے، ہمارے چہرے نورانی ہو گئے، ہم جنت ہمیں پہنچ گئے، ہم جہنم سے دور ہوئے، اب کیا چیز باقی ہے؟ اس وقت حجاب ہٹ جائے گا اور یہ اپنے پاک پرودگار کا دیدار کریں گے۔ واللہ کسی چیز میں انہیں وہ لذت و سرور نہ حاصل ہوا ہوگا جو دیدار الٰہی میں ہوگا۔ (مسلم وغیرہ) اور حدیث میں کہ منادی کہے گا حسنیٰ سے مراد جنت تھی اور زیارت سے مراد دیدار الٰہی تھا۔ ایک حدیث میں یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے بھی مروی ہے۔ میدان محشر میں ان کے چہروں پر سیاہی نہ ہوگی نہ ذلت ہوگی۔ جیسے کہ کافروں کے چہروں پر یہ دونوں چیزیں ہوں گی۔ غرض ظاہر اور باطنی اہانت سے وہ دور ہوں گے۔ چہرے پر نور دل راحتوں سے مسرور۔ اللہ ہمیں بھی انہیں میں کرے آمین۔

رضا کا بدلہ رضا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)). [1]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک

[1] ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم: ۴۰۳۱۔ ترمذی، رقم: ۲۳۹۶۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہے، کیونکہ اللہ عزوجل جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو وہ انہیں آزماتا ہے، جو شخص اس پر راضی ہو تو اسے رضامندی حاصل ہو جاتی ہے، اور جو شخص ناراضی کا اظہار کرے تو وہ اس کی ناراضی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔"

تشریح: انسان کو جب دین کے معاملے میں کوئی پریشانی لاحق ہو تو وہ اس پر خوش ہو، یا اللہ یہ مصیبت اور آزمائش مجھ پر تیرے دین کی تبلیغ یا تیرے دین کی سربلندی کے لئے آئی ہے، میں اس پر خوش ہوں، اس مصیبت میں میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں۔ تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو ثواب عطا فرمائیں گے۔ یعنی اگر اس آزمائش پر راضی ہوگا تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی رضا کا اعلان کریں گے۔ اور اگر کسی دینی معاملے کی وجہ سے اس پر کوئی پریشانی آتی ہے تو یہ اس میں ناراض ہو گیا اور دین کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرنا شروع کر دیں، تو پھر اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ پس رضا کے بدلے رضا اور ناراضگی کے بدلے ناراضگی ہے۔

کئی لوگ دین کا کوئی کام بڑے جوش وخروش سے شروع کرتے ہیں لیکن جب انہیں اس کام میں کسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو فوراً اس عمل سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ یہ دین کے کام میں بھی اپنا مفاد چاہتا تھا، اپنی نام آوری چاہتا تھا، لیکن جب اس میں ذرا سی پریشانی دیکھی، فوراً عمل ہی چھوڑ دیا۔ یہ دین سے ناراض ہوا، اللہ اس سے ناراض ہوئے۔

صبر و رضا کا صلہ

مظلوم آدمی ہمیشہ مشقتیں، تکالیف، آلام و مصائب برداشت کرتا ہے۔ جسم پر زدو کوب کی ضربیں اور دل پر گالیوں کی چوٹیں برداشت کرتا ہے۔ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساری عمر آرام وسکون اور نرم و ملائم بستر کو نہیں چھوا ہوتا، زمین کی ننگی پشت اور بوریا نشین ان ایمانداروں کو ان کا رب روز جزا نرم و ملائم، سندس واستبرق ریشم کا لباس اور بستر مہیا کریں گے جس سے جسم کو سکون اور ساری زندگی کی تھکاوٹ اور تکلیف کافور ہو جائے گی۔ اور جسم پر آنے والی چوٹوں کو ریشم کا نرم و ملائم لباس پرسکون کر دے گا۔

﴿وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ۝١٢﴾ (الدھر: ۱۲)

"اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے"۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا، فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ)). [1]

ترجمہ: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی جوڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اسے چھونے لگے اور اس کی ملائمیت پر تعجب کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اس کی ملائمیت پر تعجب کرتے ہو۔ سعد بن معاذ کے جنت میں رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں اور زیادہ ملائم ہیں"۔

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اوس کے سردار تھے، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، غزوۂ خندق میں حبان بن العراقہ نے ان کی اکحل رگ میں تیر مارا، جس کی وجہ سے ان کی شہادت واقع ہوئی۔ بازو پر جو تیر لگا تھا اس کو باندھنے کے لیے دنیا میں بوریا کا ٹکڑا تھا تو آخرت میں ریشم کا نرم و ملائم رومال ملا۔

---

[1] بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ، رقم: ۳۸۰۲۔ مسلم، رقم: ٦٣٤٨۔ ترمذی، رقم: ٣٨٤٨۔ ابن ماجہ، رقم: ۱۵۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہ کسی نے سنا نہ کسی نے دیکھا

جنہیں آخرت کی فکر ہو، رب کی ملاقات کا یقین ہو، وہ راتوں کو بے فکر ہو کر سوتے نہیں بلکہ راتوں کو قیام کرتے ہیں، اپنے رب سے ملاقات کرتے ہیں، ایسا آدمی جب لوگ سو رہے ہوں، یہ تنہائی میں قیام کرے، سجدے کرے، اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ و زاری کرے۔ اس کی تسبیح و تقدیس اور تحمید کے گیت گائے جسے بندے اور اللہ کے سوا کوئی نہ سن رہا ہو اور نہ دیکھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو وہ نعمتیں عطا فرمائیں گے جو کسی نفس نے سوچی نہیں ہوں گی، کسی کان نے سنی نہیں ہوں گی، کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہوں گی:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۖ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۱۶ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۷﴾ (السجدة: ١٦، ١٧)

"ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کے خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے"۔

انہوں نے اپنا عمل چھپا کے رکھا اللہ نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے نعمتیں چھپا کر رکھیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنۡ قُرَّةِ أَعۡيُنٍ. [1]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی (کے) کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر (ان کا) خطرہ گزرا اگر تم چاہو تو یہ آیت کریمہ (اس کے استدلال میں) پڑھ لو کہ پس کوئی نہیں جانتا جو آنکھ کی ٹھنڈک کے سامان ان کے لئے پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔

رات کا قیام، آخرت کا آرام

جو شخص رات کو قیام کرتا ہے، نیند ترک کرتا ہے، اپنا آرام وسکون چھوڑتا ہے، یعنی دنیا میں مشقت برداشت کرتا ہے، اس کے لیے آخرت کا دِن آسان ہوگا کسی قسم کی مشقت کا سامنا نہیں ہوگا۔ جبکہ آخرت کا دِن ایک مشکل ترین دِن ہے، لیکن یہ مشکل دن کفار پر ہے مؤمنوں کے لیے آسان ہوگا:

﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝٨ فَذَٰلِكَ يَوۡمَئِذٖ يَوۡمٌ عَسِيرٌ ۝٩ عَلَى الۡكَٰفِرِينَ غَيۡرُ يَسِيرٖ ۝١٠﴾ (المدثر: ۸ تا ۱۰)

"پس جبکہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔ وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔ جو کافروں پر آسان نہ ہوگا"۔

لیکن جو مؤمن تہجد گزار ہیں ان پر یہ دِن اللہ تعالیٰ آسان کر دیں گے۔ اس دِن کی سختیوں سے انہیں محفوظ رکھیں گے، کیونکہ انہوں نے دنیا میں اپنے اوپر مشقتیں جھیل کر اللہ کو راضی کیا، رات کی نیند کو ترک کر کے مصلیٰ پر قیام کیا، تو اس کے بدلہ میں آج کے دِن کی سختیاں اللہ تعالیٰ نے ان سے دور کر دیں:

---

[1] صحیح بخاری کتاب التفسیر باب قوله تعالیٰ "فلا تعلم نفس ما اخفی لهم" حدیث (٤٧٧٩).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿وَ مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝۲۶ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ يَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝۲۷ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝۲۸﴾

(الدھر: ۲۶، ۲۸)

"اور رات کا کچھ حصہ اس کو سجدہ کرو اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کرو۔ اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر۔ بیشک یہ لوگ جلدی ملنے والی (دنیا) کو چاہتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بڑے بھاری دن کو چھوڑے دیتے ہیں، ہم نے انہیں پیدا کیا اور ہم ہی نے ان کے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں"۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے وقت میں لوگ جب کوئی خواب دیکھتے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتے۔ مجھے تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا، تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا اور میں ایک جوان لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میں مسجد نبوی میں سوتا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے اور وہ پیچ دار کنویں کی طرح پر پیچ تھی، جس کے دو ستون تھے اور اس میں کچھ لوگ تھے جن کو میں نے پہچان لیا تھا میں جہنم سے خدا کی پناہ مانگنے لگا، پھر مجھ سے ایک دوسرا فرشتہ ملا اور مجھ سے کہا کہ مت ڈرو پھر اس کو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کی نماز (نفل) پڑھا کرتا چنانچہ اس کے بعد وہ رات کو بہت ہی کم سویا کرتے تھے۔ [1]

---

[1] صحیح بخاری کتاب الجمعة باب فضل قیام اللیل حدیث (۱۱۲۳).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا جا اور چڑھتا جا!

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)). [1]

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(حامل و عامل) صاحب قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور ویسے ترتیل سے پڑھ جیسے تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا، اور تو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیری منزل ہوگی"۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کا کیسا انعام و اکرام ہے بندے پر، جو اس کا قرآن پڑھتا ہے اسے جنت کی نعمتوں سے نوازتا ہے، اور جنت قرآن کی تلاوت کے بقدر ملتی ہے۔ جیسے دنیا میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا ویسے ہی جنت میں تلاوت کرے گا اور جنت کے درجات کو حاصل کرتا جائے گا۔ یہ بدلہ ہے اس محنت کا جو اس نے دنیا میں کی، جس طرح دنیا میں پڑھے گا اسی رفتار سے آخرت میں پڑھے گا۔ جو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے گا وہ آخرت میں بھی ٹھہر ٹھہر کر پڑھے گا اور زیادہ فاصلہ طے کرے گا۔ اور جو تیز تیز پڑھتا ہے اسے درجات بھی کم ملیں گے۔ جیسے دنیا میں پڑھتا تھا ویسے ہی آخرت میں پڑھے گا جیسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا ویسے ہی پڑھے گا۔ اور جنت کی منزلیں طے کرتا جائے گا۔

---

[1] ترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر، رقم: ۲۹۱٤. علامہ البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ أبو داؤد، رقم: ١٤٦٤. أحمد، ۲/۱۹۲، رقم: ٦٧٩٩.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ پر توکل کا صلہ

(جیسا اعتماد ویسا انعام)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (طلاق: ۳)

"جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا"۔

عمل کی جزا اس کی جنس سے ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: "جو اس پر توکل کرتا ہے تو وہی اسے کافی ہو جاتا ہے"۔ جس پر اعتماد تھا، وہی اسے ملا اور جیسا اعتقاد تھا ویسا ہی ملا۔

موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو لے کر نکلے تو بحر قلزم کے کنارے آ ٹھہرے، اتنی دیر میں فرعون اور اس کا لشکر بھی آ پہنچا فرعونی لشکر کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی گھبرا گئے۔ موسیٰ علیہ السلام با اطمینان اور پر سکون کھڑے تھے، فرمانے لگے میرے ساتھ میرا رب ہے وہ میری ضرور رہنمائی کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی رہنمائی کی اور اس انداز سے کی کہ وہ واقعہ عجائبات کائنات میں سے ایک واقعہ ہو گیا۔ جس اللہ پر اعتماد تھا اسی نے رستہ بنایا۔

﴿فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۞ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۞ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ۞ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۞ وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۞ وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۞ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۞ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞﴾ (طلاق: ۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"پھر سورج نکلتے وقت ان (فرعونیوں) نے ان کا تعاقب کیا۔ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں (تو) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے کہا: (اب) ہم ضرور پکڑے گئے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: ہرگز نہیں، بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ابھی مجھے راہِ (نجات) دکھا دے گا۔ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ اپنا عصا دریا پر مارو، پس دریا (بارہ حصوں میں) پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا زبردست پہاڑ کی مانند ہو گیا۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو (بھی) نجات بخشی اور ان سب لوگوں کو (بھی) جو ان کے ساتھ تھے۔ پھر ہم نے دوسروں (یعنی فرعونیوں) کو غرق کر دیا۔ بیشک اس (واقعہ) میں (قدرتِ الٰہیہ) کی بڑی نشانی ہے، اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔"

جو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے کلام سے سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو پڑھے گا یہ دو آیتیں اس ے کافی ہو جائیں گی۔

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں جو کوئی رات کو پڑھے گا، تو یہ اسے کافی ہو جائیں گی۔ [1]

اللہ تعالیٰ سے اُمید کا صلہ

(جیسی اُمید ویسا نتیجہ)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

[1] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ البقرہ حدیث (۵۰۱۰)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: أَرْجُو اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَ إِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو وَ أَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)). [1]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک نوجوان شخص کے پاس گئے جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیسا محسوس کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اللہ سے اُمید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے موقع پر کسی بندے کے دل میں دو چیزیں (اُمید اور خوف) اکٹھی ہو جائیں تو اللہ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جس کی وہ اُمید کرتا ہے اور جس چیز سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے اس سے اسے بے خوف کر دیتا ہے“۔

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي)). [2]

”میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں“۔

یہ اللہ تعالیٰ کی بندے پر لطف و عنایت ہے کہ وہ بندے کے گمان کو پورا کرتے ہیں، بندے کو چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اپنا یقین و توکل مضبوط بنائے اور اپنا گمان اللہ کے متعلق اچھا رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر اُمید کو پورا فرمائیں گے اور اس کے خوف کو امن سے بدل دیں گے۔

---

[1] ترمذی، کتاب الجنائز، باب، رقم: ۹۸۳. ابن ماجه، رقم: ٤٢٦١. علامہ البانی ؒ نے اسے حسن کہا ہے۔

[2] بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالی و یحذرکم اللّٰہ نفسه (٧٤٠٥).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ کی ملاقات پسند کرے، اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: ((لَيْسَ ذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)). [1]

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے“۔ عائشہ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ نے فرمایا: بے شک ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ بات نہیں ہے، بلکہ مومن کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضامندی اور اس کی عزت افزائی کی بشارت دی جاتی ہے تو پھر جو اس کے آگے ہونے والا ہوتا ہے وہ اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، لہٰذا وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے، اور جب کافر کو موت

---

[1] بخاری، کتاب الرقاق، باب من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ، رقم: ٦٥٠٧۔
مسلم، ٢٦٨٣۔ ترمذی، رقم: ٢٣٠٩۔ نسائی، رقم: ١٨٣٨ عن عائشة رضی اللہ عنہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے تو پھر اس کو مستقبل سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نظر نہیں آتی تو وہ اللہ سے ملاقات کرنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔"

تشریح: جو انسان اللہ کی رضا اور اس کے چہرے کے دیدار کے لیے عمل کرتا ہے، وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور حد سے زیادہ اس کا مشتاق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا عمل ہے ہی اس کے لیے۔ اور جس کے عمل میں ریا اور نمود و نمائش ہے، وہ اپنے انجام سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔ اس لیے وہ اللہ کی ملاقات سے ڈرتا ہے کہ ملاقات سے مجھے ڈانٹ ہی ملنی ہے یا سزا کی وعید۔

جن پر اللہ فخر کرتا ہے

جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت اور نعمت سے نوازا ہے اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اسلام کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر فخر کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: ((مَا أَجْلَسَكُمْ هَاهُنَا؟)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ((آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟)) قَالُوا: وَاللهِ مَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ)). ❶

"ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حلقہ کے پاس پہنچے جو ایک مسجد میں جما ہوا تھا انہوں نے حلقہ والوں سے پوچھا کہ تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا (کیا) تمہیں خدا کے ذکر ہی نے یہاں بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں صرف خدا کے ذکر ہی نے یہاں بٹھایا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو! میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تمہیں قسم نہیں دی (یعنی تمہیں جھوٹا سمجھ کر تم سے قسم نہیں کھلوائی بلکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے پیش نظر قسم کھلوائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کہا تھا (جیسا کہ آگے حدیث میں آتا ہے) اور پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کم نقل کرنے کے سلسلہ میں میرے برابر کوئی نہ تھا (یعنی میں احتیاطا بہت کم احادیث روایت کیا کرتا تھا کہ مبادا کہیں کوئی کمی و زیادتی ہو جائے اور پھر اس کا وبال میری گردن پر ہو اس بات سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ آگاہی تھی کہ روایت حدیث میں مجھ سے کوئی بھول نہیں ہوتی کیونکہ نسیان کا احتمال تو اسی شخص کے لئے ہوتا ہے جو بہت زیادہ روایت کرے اور ظاہر ہے کہ میں ایسا نہیں تھا)۔ بہر کیف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی طرح ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقہ کے پاس

❶ مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، رقم: ۲۷۰۱. أحمد: ۹۲/۴، رقم: ۱٦۳۹۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہنچے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہاں تمہیں کس چیز نے بٹھایا ہے (یعنی یہاں کس مقصد کے لئے جمع ہو کر بیٹھے ہو) صحابہ نے عرض کیا! ہم یہاں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور ہم اس کی اس بات کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت بخشی اور اس کے ذریعہ ہم پر احسان کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ بخدا (کیا) تمہیں صرف اسی چیز نے یہاں بٹھایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ خدا کی قسم اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں اس چیز نے یہاں بٹھایا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو میں تم پر جھوٹ کی تہمت رکھنے کے لئے تم سے قسم نہیں کھلوائی بلکہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے مجھے بتایا. کہ اللہ عزوجل اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے"۔

یہ لوگ بیٹھ کر اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں، اس کے اوصاف اور اس کی نعمتیں ذکر کر کے اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے فضل عظیم کا ذکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنے رسول کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا۔ جو شخص اسلام کے ساتھ مشرف ہو جائے منور ہو جائے پھر وہ اسلام کی نعمت کو اپنے اوپر اللہ کا بہت بڑا احسان سمجھے اور دور جاہلیت کے معاملات کے ترک پر اللہ کا شکر بجالائے یقیناً ایسے لوگ قابل فخر ہیں، جو اسلام پر فخر کرے گا اللہ اس پر فخر کریں گے۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اشرف العلم ہے اس کا اہتمام راسخ فی العلم علماء ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ اللہ کی معرفت، اس کی صفات اور اس کے افعال پر مشتمل ہے۔ اس کے دین اور اس کے رسول کو مبعوث کرنے کے ذکر پر مشتمل ہے۔ پس یہ لوگ اس لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کریں۔ نبی ﷺ نے اس آدمی کو بشارت دی تھی کہ اللہ اس سے محبت کرتے ہیں جس نے کہا تھا میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ اخلاص سے محبت کرتا ہوں۔ ❶

جو اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ)) فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ)). ❷

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو امیر بنا کر ایک لشکر کے ساتھ بھیجا وہ شخص نماز میں اپنے رفقاء کی امامت کرتا تھا اور (اس کا معمول تھا کہ اپنی قرات) قل ھو اللہ پر ختم کرتا تھا جب وہ لشکر کے لوگ واپس آئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس شخص سے دریافت کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ یہ اس لئے کرتا ہوں کہ اس سورۃ میں رحمٰن اللہ تعالیٰ کی صفت (وحدانیت) بیان کی گئی ہے اور میں اسے پسند کرتا ہوں کہ (اللہ کی صفت وحدانیت کے اظہار کے پیش نظر) اس سورہ کو ہمیشہ پڑھتا رہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اس شخص کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے (کیونکہ وہ اللہ

---

❶ ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص: ۲۹۰۱۔

❷ بخاری، کتاب التوحید، ما جاء فی دعا النبی ﷺ امتہ الی توحید اللہ، رقم: ۷۳۷۵۔
مسلم، رقم: ۱۸۹۰۔ نسائی، رقم: ۹۹۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے)"۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں اور اسے جنت میں داخل فرماتے ہیں۔

جہمیہ اللہ کی صفات سے نفرت کرتے اور نفرت پھیلاتے ہیں، اور جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرتے ہیں اور انہیں پڑھتے ہیں ان کا اہتمام کرتے ہیں ایسے علماء و محدثین کی مذمت کرتے ہیں۔ اسی لیے اُمت محمدیہ ﷺ ان سے نفرت اور ان کی مذمت کرتی ہے۔ علماء اسلام بھی ان سے نفرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ ایسے لوگوں پر ناراض اور غصے ہیں: ﴿جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾﴾۔ [1]

جیسے اللہ کو یاد کرو گے ویسے اللہ تمہیں یاد کریں گے

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾﴾ (البقرة: ١٥٢)

"سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کرونگا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)). [2]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مفتاح دار السعادة ج١ ص ٧٨.

[2] بخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهُ﴾، رقم: ٧٤٠٥.
مسلم، رقم: ٦٨٠٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دِل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر (فرشتوں کی) جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہو تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک گز قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں"۔

گریہ وزاری کا صلہ

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾﴾ (الاعراف: ۵۵، ۵۶)

"تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نہ پسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے"۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایمان اور احسان کے تمام مقامات میں خوف وطمع ہوتی ہے۔ حب، خوف، رجا، یہ ایمان اور احسان کا حصہ ہیں۔ اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے:

﴿اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

یعنی جو اسے خوف و طمع سے پکارتا ہے وہ محسن ہے اور رحمت محسنین کے قریب ہے۔ تضرع و خفیہ کی دعا اعتدا کے برعکس ہے جس دعا میں تضرع و خفیہ نہ ہو وہ اعتدا والی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾

یہاں چار الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو منصوب ہیں: **تضرعًا، خفیةً، خوفًا، طمعًا**۔ مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ کو گریہ وزاری کرتے ہوئے پوشیدہ طور سے ڈرتے ہوئے اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے پکارو:

﴿اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

اس میں یہ اشارہ ہے کہ دعا میں احسان ہونا چاہیے جو تضرع اور خوف و طمع سے پیدا ہوتا ہے۔ تو پھر تمہیں ضرور اس کی رحمت حاصل ہوگی:

﴿اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ﴾ (الاسراء:۷)

"اگر تم احسان کرو گے تو تم اپنے ہی لیے احسان کرو گے"۔

جو شخص اپنے اعمال کے ساتھ احسان کرے گا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ اس سے احسان کریں گے۔

سب سے بڑا احسان ایمان، توحید اور انابۃ اِلَی اللہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توکل کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کی جائے گویا کہ یہ اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو یہ خیال تو ضرور کیا جائے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ)).

"آپ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ گویا آپ اللہ کو دیکھ رہے ہیں، اگر یہ حالت نہیں ہوتی تو یہ خیال کرو وہ تجھے دیکھ رہا ہے"۔

تو جب آدمی اس طرح اللہ کی عبادت کرے گا تو پھر اللہ تعالیٰ بندے کو قیامت کے روز حقیقتاً اپنی زیارت کرائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ ﴾ (الرحمان:٦٠)

"نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے"۔

ابن ابی شیبہ میں روایت ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت تلاوت کی تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

((هَلْ جَزَاءُ مَنْ اَنْعَمْتُ عَلَيْهِ بِالتَّوْحِيْدِ اِلَّا الْجَنَّةَ)).

"جس کو میں توحید والی نعمت عطا فرماؤں اس کی جزا جنت کے علاوہ کچھ نہیں"۔ [1]

توبہ کا صلہ

توبہ کا معنیٰ ہی لوٹنا ہے۔ بندہ جب اپنے گناہ سے لوٹتا ہے، اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے، اس کی معصیت سے تائب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی بندے کی طرف رحمت و احسان کے ساتھ لوٹتے ہیں:

[1] امام سیوطی رحمہ اللہ نے الدر المنثور میں حکیم ترمذی کی طرف اسے منسوب کیا ہے۔ (نوادر الاصول) بغوی نے اپنی تفسیر میں اور دیلمی نے مسند فردوس میں اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں ابن عمر کی حدیث سے بیان کیا ہے۔ الدر المنثور (۱۳/۲۲۲) تفسیر ابن کثیر فی تفسیر قول الله هل جزاء الاحسان الا الاحسان.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝﴾ (فرقان: ۷۱)

"اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً) اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے"۔

تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رحمت اور مغفرت کے ساتھ لوٹتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۱۷)

"اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آ جائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ بڑے علم والے حکمت والے ہیں"۔

﴿فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (المائدہ: ۳۹)

"جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والے ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا صلہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)). [1]

[1] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشهد، رقم: ۹۱۲. أبوداؤد، رقم: ۱۵۳۰. ترمذی، رقم: ۴۸۵. نسائی، رقم: ۲۹۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (انعام: ۱۶۰)

”جو کوئی ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی“۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا اللہ تعالیٰ کے محبوب کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا کرے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دعا کریں گے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)). [1]

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم موذن کو سنو تو تم بھی وہی کہو جو موذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ

---

[1] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، رقم: ۳۸٤۔ ترمذی، رقم: ۳٦۱٤۔ ابوداؤد، رقم: ۵۲۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر تم اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے صرف ایک بندے کے شایان شان ہے، میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں گا، چنانچہ جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی"۔

اگر رسول اللہ ﷺ کی شفاعت چاہتے ہوتو پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی دعا کیا کرو، ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے دعا کریں گے رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے سفارش کریں گے۔

علم الٰہی کا رستہ، جنت کا رستہ

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ: ((كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهُمْ رِضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ)). ❶

"کثیر ابن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک صحابی) حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق (شام) کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے آپ کے پاس ایک حدیث کے لیے آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسے آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ کے پاس میرے آنے کی اس کے علاوہ اور کوئی غرض نہیں ہے (یہ سن کر) حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے یہ سنا کہ جو آدمی کسی راستہ کو (خواہ لمبا ہو یا مختصر) علم دین حاصل کرنے کے لیے اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضا مندی کے لیے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے (یعنی فرشتے) اور جو زمین کے اوپر ہے (یعنی جن وانس) اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عابد پر عالم کو ایسی ہی فضلیت ہے جیسے کہ چودہویں کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے اور علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انبیاء وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑ گئے، ان کا ورثہ علم ہے لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا"۔

جب انسان اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ علم، شریعت کے احکام و مسائل سمجھنے کے لیے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے رستے پر چلا دیتے ہیں، کیونکہ شریعت

---

❶ أبوداؤد، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، رقم: ٣٦٤١. علامہ البانی ؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔ ترمذی، رقم: ٢٦٨٢. احمد: ٤/ ١٩٦، رقم: ٢٢٠٥٨ ابن ماجه، رقم: ٢٢٣. دارمی، رقم: ٣٤٢.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے علم ہی سے جنت ملتی ہے، کسی اور رستے سے جنت نہیں مل سکتی۔

جب انسان ایسے رستے پر چلتا ہے جس میں وہ اپنے دِل کی حیات اور نجات طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے رستے پر چلا دیتے ہیں جس پر اسے یہ چیزیں ابدی حیات اور مکمل نجات حاصل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں گے:

﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝۴۳﴾ (احزاب: ٤٣)

''وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور خدا مومنوں پر مہربان ہے''۔

حدیث میں ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)). ❶

''لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں''۔

جو لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرتے ہیں، تا کہ اسے نور عطا فرمائیں۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صلاۃ کا، جو کہ رحمت ہی رحمت ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶﴾ (احزاب: ٥٦)

''خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود

---

❶ ترمذی، کتاب العلم، باب ما جآء فی فضل الفقه علی العبادة (٢٦٨٥).
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سلام بھیجا کرو۔"

اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ نبی ﷺ سے بڑھ کر اُمت کو تعلیم دینے والا کوئی نہیں۔ آپ ﷺ سے افضل واعلیٰ اور خیر کی تعلیم دینے والا کوئی نہیں۔ آپ سے زیادہ خیر خواہ اور اس پر صبر کرنے والا کوئی نہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ کی اُمت نے آپ سے وہ کچھ حاصل کیا جو دوسری اُمتیں حاصل نہ کر سکیں۔ اور آپ ﷺ کی اُمت کو وہ علوم نافعہ اور اعمال صالحہ حاصل ہوئے جس کے ذریعے وہ بہترین اُمت قرار پائی جو لوگوں کی فلاں و بہبود کے لیے پیدا کی گئی۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کا لوگوں کو خیر کی تعلیم دینا ان کی نجات اور سعادت کا سبب ہے اور ان کے نفسوں کا تزکیہ ہے، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا صلہ اس کی جنس سے ہی دیا کہ آپ پر اپنی، فرشتوں کی اور اہل ارض کی صلوات بھیجیں جو آپ ﷺ کی سعادت اور رفیع المرتبت کا سبب ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عالم آدمی نفوس کو مہلکات کی تمام انواع سے بچاتا ہے۔ اس کی کوشش ہی یہ ہوتی ہے کہ نقصان دہ چیزوں سے بچا جائے، بندوں کی نجات اس کے ہاتھ پر ہوتی ہے، تو اس کو صلہ اس کی جنس سے ہی ملا کہ بندے اور زمین و آسمان کی تمام مخلوق اس کی نجات کے لیے استغفار کرتی ہے جب ملائکہ اس کے لیے استغفار کرتے ہیں تو پھر اس سے ادنیٰ مخلوق کیوں نہ استغفار کرے، حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں۔

ایک بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ عالم آدمی مخلوق کے لیے ان حیوانات کی مراعات کو جانتا ہے، وہ جانتا ہے ان میں سے کیا حلال اور حرام ہے۔ وہ ان کے کھانے، سواری کرنے، خدمت لینے اور ان سے فائدہ اٹھانے کو جانتا ہے۔ حیوان کے ساتھ نرمی کرنے اور احسن طریقہ سے ذبح کرنے کی کیفیت کو جانتا ہے۔ عالم آدمی دوسرے لوگوں کی نسبت حیوان پر زیادہ شفیق ہوتا ہے اور جس مقصد کے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انہیں پیدا کیا گیا ہے، اسے خوب بیان کرنے والا ہوتا ہے۔ مختصر بات یہ ہے کہ حیوانات کے ساتھ رحمت اور احسان جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے لکھ دی ہے وہ علم کے ذریعے پہچانی جاتی ہے، عالم اس کو پہچاننے والا ہوتا ہے۔ پس وہ حق رکھتا ہے کہ بہائم جانور اس کے لیے بخشش طلب کریں۔ [1]

عمل سے علم روشن ہوتا ہے

عربی مقولہ ہے:

مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.

"جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس علم کا وارث بنا دیتے ہیں جو وہ نہیں جانتا (یعنی اسے مزید علم عطا فرماتے ہیں)"۔

انسان جتنی نصیحت حاصل کرتا ہے، اس کے مطابق عمل کرے، جتنا اسے علم ہے اتنا عمل کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے عمل کے ذریعے مزید نور اور پختگی عطا فرما دیتے ہیں:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾﴾ (الحدید: ۲۸)

"مومنو! خدا سے ڈرو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں چلو گے اور تم کو بخش دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے"۔

﴿يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾﴾

(الانفال: ۲۹)

[1] مفتاح دار السعادۃ ج۱ ص ۶۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر فارق پیدا کر دے گا (یعنی تم کو ممتاز کر دے گا) اور تمہارے گناہ مٹا دیگا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور خدا بڑے فضل والا ہے"۔

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝﴾ (طلاق: ۲، ۳)

"اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کیلئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دیگا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا خدا اس کو کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے کام کو جو کرنا چاہتا ہے کر دیتا ہے خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے"۔

﴿وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝﴾ (محمد: ۱۷)

"اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کو وہ ہدایت مزید بخشتا ہے اور پرہیزگاری عنایت کرتا ہے"۔

اصحاب کہف کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝﴾ (الکھف: ۱۳)

"ہم ان کے حالات تم کو صحیح صحیح بیان کرتے ہیں وہ کئی جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی تھی"۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾

(البقرہ: ۲۸۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اور اللہ سے ڈر جاؤ وہ تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے"۔

آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اللہ سے ڈر جاؤ اللہ تمہیں علم عطا فرمائیں گے۔

یہاں عطف اقتران اور تلازم کے معنیٰ کو متضمّن ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے:

زُرْنِي وَأَزُوْرُكَ.

"تو میری زیارت کر میں تیری زیارت کروں گا"۔

وَسَلِّمْ عَلَيْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْكَ.

"تو ہم پر سلام بھیج ہم تجھ پر سلام بھیجیں"۔

اور غلام اپنے آقا کو کہے:

أَعْتِقْنِي وَلَكَ عَلَيَّ أَلْفٌ.

"مجھے آزاد کر دو اور آپ کے لیے میرے ذمہ ایک ہزار ہیں"۔

اسی طرح اس آیت میں ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾﴾ (البقرہ: ۲۸۲)

"اور اللہ سے ڈر جاؤ وہ تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے"۔

اہل کتاب کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ عمل کرتے تو انہیں مزید ثابت قدمی اور صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرمائے۔

﴿وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾﴾ (النساء: ٦٦ تا ٦٨)

"اور اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر ڈالو یا اپنے گھر چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں سے تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر یہ اس نصیحت پر کار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بند ہوتے جو ان کو کہا جاتی ہے تو ان کے حق میں بہتر اور (دین میں) زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔ اور ہم ان کو اپنے ہاں سے اجر عظیم بھی عطا فرماتے۔ اور سیدھا راستہ بھی دکھاتے۔“

﴿ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ﴾ (المائدہ: ۱۵، ۱۶)

”اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر (آخر الزماں) آ گئے ہیں کہ جو کچھ تم کتاب (الٰہی) میں سے چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت کچھ تمہیں کھول کھول کر بتا دیتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ بیشک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے۔ جس سے خدا اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے راستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیرے میں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور ان کو سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔“

دعوت و تبلیغ کرنے والے کا اجر

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلَىٰ هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا إِلَىٰ ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)). [1]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس ہدایت کی اتباع کرنے والوں کی مثل ثواب ملے گا، اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا، اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس گمراہی کی اتباع کرنے والوں کی مثل گناہ ملے گا، اور یہ ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کرے گا“۔

تشریح: ہمیشہ انسان کو اچھائی اور بھلائی کا کام ہی کرنا چاہیے، برے عمل سے اجتناب کرنا چاہیے، اچھا عمل، صالح عمل جوں جوں بڑھتا جائے گا توں توں اس کا اجر وثواب بھی بڑھتا جائے گا۔ برے کام اور برائی کے ایجاد کرنے سے انسان کو بچنا چاہیے، کیونکہ برائی بڑھتی بڑھتی انسان کے لیے وبال جان بن جاتی ہے۔ کیونکہ یہ برائی کا بانی ہے، اس لیے یہ برائی جتنی ترقی کرے گی اتنا ہی اس کا جرم بھی بڑھتا جائے گا۔ اور برائی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے گناہ میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔

اس لیے انسان کو ہمیشہ نیکی کے راستوں کی پیروی کرنی چاہیے۔ نیکی کا جو کام بھی یہ جاری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کام کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے اجر میں بھی اضافہ فرماتے جائیں گے۔

السلام علیکم کو عام کرو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ

عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ

---

[1] مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة و من دعا الى هدى او ضلالة، رقم: ٢٦٧٤؛ أبو داود، رقم: ٤٦٠٩؛ ترمذی، رقم: ٢٦٧٤؛ ابن ماجہ، رقم: ٢٠٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔

فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

"میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ نبی اکرم ﷺ کو دیکھوں۔ جب میری نظر آپ ﷺ کے چہرہ انور پر پڑی تو میں بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر پہلی مرتبہ یہ بات فرمائی کہ اے لوگو سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے"۔

السلام علیکم کو عام کرو گے تو سلام کی پکار کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝﴾ (الزمر: ۷۳)

"اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

داخل ہو جاؤ"۔

﴿الَّذِينَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُولُونَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾﴾ (النحل: ١٦)

"(ان کی کیفیت یہ ہے کہ) جب فرشتے انکی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کے بدلے میں بہشت میں داخل ہو جاؤ"۔

تاریکی میں چلنے والا روشنی میں چلے گا

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [1]

ترجمہ: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اندھیرے میں چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی خوشخبری سنا دو"۔

تشریح: فجر اور عشاء کی نماز با جماعت ادا کرنے کے لیے جو شخص مسجد کی طرف آتا ہے، اسے تاریکی اور اندھیرے کی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ جو اس تکلیف کو اٹھائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لیے مکمل روشنی تیار کریں گے۔ اس کے لیے نور تام کی خوشخبری ہے۔ اندھیرے میں چلنے کی وجہ سے مکمل روشنی نور تام ملے گا۔ مؤمنین کے نور کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بھی کیا ہے:

﴿نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ﴾ (التحریم: ٨)

"ان کا نور ان کے آگے آگے چلے گا"۔

---

[1] ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلام، رقم: ١٦٥۔ ترمذی، رقم: ٢٢٣۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ کا گھر بنائے گا اللہ اس کا گھر بنائیں گے

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا، بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ)). [1]

ترجمہ: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر مسجد بناتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے“۔

تشریح: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۳۰ھ میں مسجد نبوی کی توسیع وتزئین کی۔ کئی لوگوں نے اس پر اعتراض کیا، تو انہوں نے اس کے جواب میں مذکورہ بالا حدیث سنائی۔

ترمذی میں ہے:

((مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرًا)). [2]

”یعنی مسجد چھوٹی بنائے یا بڑی بنائے“۔

اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

((وَلَوْ مِثْلَ مَفْحَصِ قَطَاۃٍ)). [3]

”اگرچہ پرندے کے گھونسلے جتنی ہی بنائے“۔

دورانِ سفر کئی دفعہ بالکل چھوٹی سی مسجدیں بھی دیکھنے کو آتی ہیں صرف چار دیواریں قبلہ رُخ کر کے بنی ہوئی ہیں۔ تو مسجد چھوٹی ہی کیوں نہ بنے اگر اس کے بنانے میں اللہ کی رضا تھی تو اللہ اس کے بنانے والے کا جنت میں گھر بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ چھوٹا گھر بھی قبول فرماتا ہے، اگر اخلاص ہو۔

---

[1] مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل بناء المساجد، رقم: ۵۳۳۔ بخاری، رقم: ۴۵۰۔ ترمذی، رقم: ۳۱۸۔ ابن ماجہ، رقم: ۷۳۶۔ نسائی، رقم: ۶۸۸۔

[2] ترمذی (۳۱۹)۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

[3] مصنف ابن ابی شیبہ حدیث (۳۱۷۳) ج۱ ص۳۰۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دنیا کا گھر اور جنت کا گھر:

امام نووی فرماتے ہیں:

• "اس گھر کی فضیلت جنت کے دوسرے گھروں پر ایسے ہی ہو گی جیسے مسجد کی فضیلت دنیا کے دوسرے گھروں پر ہے"۔

(۲) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نیکی کی جزا دس گنا زیادہ دیتے ہیں، تو اس جیسے دس گھر اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائیں گے"۔

(۳) مسند احمد اور طبرانی میں بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْسَعَ مِنْهُ کے الفاظ بھی آتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ اس سے وسیع گھر بنائیں گے۔ [1]

عبدالرحمان مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مثلیت سے مقصود مساواۃ ہر اعتبار سے نہیں ہے۔

جوڑا خرچ کرنے والے کو ہر دروازے سے پکارا جائے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَ لِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)). فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: مَا عَلَىٰ مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث (۷۸۰۹) مسند احمد رقم (۲۷۶۵۳)۔
علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے۔ دیکھیے: الترغیب والترھیب حدیث (۲۷۳)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)). ❶

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا، اور جنت کے (آٹھ) دروازے ہیں، جو شخص نمازی ہوگا اسے باب الصلوٰۃ سے دعوت دی جائے گی، جو مجاہد ہوگا اسے باب الجہاد سے آواز دی جائے گی، جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا، روزہ دار کو باب الریان سے آواز دی جائے گی"۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ویسے ضروری تو نہیں کہ کسی کو ان سب دروازوں سے بلایا جائے، پھر بھی کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے دعوت دی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں! میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ انہیں میں سے ہوں گے"۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ)). قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ)). ❷

---

❶ بخاری، کتاب فضائل اصحابی النبی، باب قول النبی: ((لو کنت متخذا خلیلا))، رقم: ٣٦٦٦. مسلم، رقم: ٢٣٧١. نسائی، رقم: ٣٦٧٤.

❷ نسائی، کتاب الجهاد، باب فضل انفقة فی سبیل الله، رقم: ٣١٨٥.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔
دارمی، رقم: ٢٤٠٣. أحمد، ١٥١/٥، رقم: ٢١٦٦٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بندہ مسلم اپنے سارے مال سے جوڑا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے تمام دربان اپنی اپنی نعمتوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں"۔ میں نے عرض کیا، وہ کیسے خرچ کرے؟ فرمایا: "اگر اونٹ ہوں تو دو اونٹ اور اگر گائے ہوں تو دو گائیں"۔

چونکہ اس نے دو چیزیں خرچ کی ہیں، ڈبل خرچ کیا ہے، جوڑا خرچ کیا ہے، اس لیے اسے ایک دربان نہیں بلکہ ہر دربان آواز لگائے گا اور دعوت دے گا کہ میرے دروازے سے گزر۔ جوڑا خرچ کرنے سے آواز دو کو لگانی چاہیے تھی لیکن اللہ کے ہاں اجر زیادہ ہی ملتا ہے۔

تو خرچ کر، میں خرچ کروں گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ)). [1]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا"۔

تشریح: بندہ جب اللہ کے رستے میں غریب، فقیر، مسکین، عزیز رشتہ داروں میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر کئی گنا زیادہ کر کے خرچ کرتے ہیں کئی گنا بڑھا کر دیتے ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک مثال سے بیان کیا ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۱﴾ (البقرہ: ٢٦١)

---

[1] بخاري، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الاهل، رقم: ٥٣٥٢۔ مسلم، رقم: ٩٩٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سے سو دانے ہوں، اور اللہ تعالیٰ اسے چاہے اور بڑھا دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے"۔

جیسے خرچ کرو گے ویسے ملے گا

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ)). ❶

ترجمہ: اسماء بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خرچ کر لیکن شمار نہ کر ورنہ اللہ تجھے بھی گن گن کر دے گا، (مال کو) روک کر نہ رکھ ورنہ اللہ تجھ سے روک لے گا اور جتنا ہو سکے عطا کرتی رہو"۔

رحم (ناطہ) رحمان سے مشتق ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: أَنَا اللّٰهُ، وَأَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ)). ❷

---

❶ بخاری، کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ فیما استطاع، رقم: ١٤٣٤. مسلم: ١٠٢٩.

❷ ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب فی صلۃ الرحم، رقم: ١٦٩٤۔
ترمذی، رقم: ١٩٠٧ واللفظ لہ، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔
شرح السنۃ، رقم: ٣٣٢٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں اور میں رحمان ہوں، میں نے رحم تخلیق کیا اور اس کا نام اپنے نام (رحمان) سے تجویز کیا، جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے توڑا میں اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دوں گا"۔ (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے)۔

صلہ رحمی کی پکار

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ! أَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). [1]

ترجمہ: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین چیزیں روزِ قیامت عرش کے نیچے ہوں گی، قرآن بندوں کی طرف سے جھگڑا کرے گا، اس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی (اگرچہ اس کا ظاہر باطن ہمیں نظر نہیں آتا لیکن قیامت کے روز وہ اپنے وجود کے ساتھ ضرور وکالت کرے گا)، اور امانت بھی، جبکہ رحم آواز دے گا، سن لو! جس نے مجھے ملایا، اللہ اسے ملائے اور جس نے مجھے قطع کیا اللہ اسے قطع کرے"۔

---

[1] شرح السنة، رقم: ۳۳۲۵ مشکوۃ (۲۱۳۳) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ دیکھئے: سلسلہ ضعیفہ، رقم [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صلہ رحمی اور اس کی جزا

عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا)). [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرنے والا، صلہ رحمی کرنے والا نہیں، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے“۔

جو رشتہ توڑے اسے جوڑو یہ صلہ رحمی ہے۔ جو آپ سے اچھا سلوک کرے، تحفے تحائف پیش کرے، اس کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں، یہ تو برابری ہے۔ مزہ اس میں ہے جو آپ سے ناراض ہے اسے راضی کرو، اللہ آپ سے راضی ہوگا:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ. فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)). [2]

---

[1] بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافئ، رقم: ۵۹۹۱۔ ابوداؤد، رقم: ۱۶۹۷۔ ترمذی، رقم: ۱۹۰۸۔

[2] مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها، رقم: ٦٥٢٥۔ أحمد: ۲/ ۳۰۰، رقم: ۷۹۷۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کچھ قرابت دار ایسے ہیں تو ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ نیک سلوک نہیں کرتے، ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ حلم و بردباری اور درگزر کا رویہ اختیار کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کے ساتھ پیش آتے ہیں یعنی مجھے برا بھلا کہتے ہیں اور مجھ پر غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہیں اس کی یہ باتیں سن کر رسول اللہ نے فرمایا اگر تم ایسے ہی ہو جیسا کہ تم نے بیان کیا تو گویا تم ان کو گرم راکھ پھکاتے ہو اور تمہارے ساتھ اللہ کی طرف سے ہمیشہ مدد و نصرت ہے جو ان کی ایذاء اور ان کے شر سے تمہاری محافظ ہے جب تک تم اسی صفت پر قائم ہو۔“

ناراض شدہ بھائی کو آگے ہو کر ملنا، اسے راضی کرنا ہی تو کمال ہے۔ ناراض کو چھوڑ دینا اور ناراضگی کو باتوں سے بڑھا دینا تو کوئی کمال نہیں۔ ایسا تو ہر کوئی کر سکتا ہے اور کر رہا ہے۔ شیطان عداوت ویسے ہی مسلمان میں ڈال دیتا ہے۔ عداوت کو ختم کرنا اور محبت و الفت پیدا کرنا ہی انسانی کمال ہے۔

تو جب آپ محبت کریں گے رشتے داروں کو ساتھ ملائیں گے وہ اگر اس کے ردِّعمل میں آپ سے نفرت کریں گے تجھے برا کہیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کا کوئی مددگار کھڑا کر دیں گے۔

کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟

﴿وَ لَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ أَنْ يُّؤْتُوْٓا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (النور: ۲۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا ہے“۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر طوفان اٹھانے والوں میں بعض مسلمان بھی لاعلمی سے شریک ہو گئے۔ ان میں سے ایک حضرت مسطح رضی اللہ عنہ تھے جو ایک مفلس مہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں۔ قصہ افک سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کی امداد اور خبر گیری کیا کرتے۔ جب یہ قصہ ختم ہوا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت آسمان سے نازل ہو چکی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہ کروں گا۔ شاید بعض دوسرے صحابہ کو بھی ایسی صورت پیش آئی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی تم میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی بزرگی اور دنیا کی وسعت دی ہے انہیں لائق نہیں کہ ایسی قسم کھائیں ان کا ظرف بہت بڑا اور ان کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں۔ محتاج رشتہ داروں اور خدا کے لیے وطن چھوڑنے والوں کی اعانت سے دستکش ہو جانا بزرگوں اور بہادروں کا کام نہیں۔ اگر قسم کھالی ہے تو ایسی قسم کو پورا مت کرو۔ اس کا کفارہ ادا کر دو۔ تمہاری شان یہ ہونی چاہیے کہ خطا کاروں کی خطا سے اغماض اور درگزر کرو۔ ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری کوتاہیوں سے درگزر کرے گا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کی امید اور خواہش نہیں رکھتے؟ اگر رکھتے ہو تو تم کو اس کے بندوں کے معاملہ میں یہ ہی خو اختیار کرنی چاہیے۔ گویا اس میں ((تَخَلَّقُوْا بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ)) کی تعلیم ہوئی۔ احادیث میں ہے کہ حضرت ابو بکر نے جب سنا

﴿ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾ (النور: ۲۲)

”کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے؟“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو فوراً بول اٹھے:

بَلٰی وَاللّٰہِ إِنَّا نُحِبُّ أَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَنَا. [1]

"اللہ کی قسم! ہم یقینا چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں معاف کر دے"۔

یہ کہہ کر مسطح کی جو امداد کرتے تھے بدستور جاری فرما دی، بلکہ بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے دگنی کر دی۔

عاجزی سے بلندی ملتی ہے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰہِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰہُ)). [2]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، درگزر کرنے اور معاف کر دینے سے اللہ بندے کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے، اور جو کوئی اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کو رفعت عطا فرماتا ہے"۔ جو خود کو جھکائے گا اللہ اسے بلندی عطا فرمائے گا۔

مسکین کو قریب کر، اللہ تجھے قریب کرے گا

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

((اَللّٰهُمَّ أَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا، وَأَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا، وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ

---

[1] تفسیر الدر المنثور تحت آیۃ النور (۲۲) و تفسیر ابن کثیر ج ٦ ص ۳۱۔

[2] مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، رقم: ٦۵۹۲۔ ترمذی، رقم: ۲۰۲۹۔ دارمی، رقم: ١٦٨٦٦۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْمَسَاكِينَ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّي الْمِسْكِينَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ، فَإِنَّ اللهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [1]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھنا، مسکین ہی فوت کرنا اور مجھے مساکین کے گروہ میں جمع فرمانا"۔ عائشہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیونکہ وہ مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ نہ موڑنا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو، عائشہ! مساکین سے محبت کرنا، انہیں قریب رکھنا چنانچہ روز قیامت اللہ تجھے (اپنے) قریب کرے گا"۔

رحم کرنے والے پر رحم ہوتا ہے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ)). [2]

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رحم کرنے والوں پر رحمان رحم فرماتا ہے، زمین والوں پر تم رحم

---

[1] ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء ان فقراء المھاجرین یدخلون الجنة...، رقم: ۲۳۵۲۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[2] أبوداود، کتاب الادب، باب فی الرحمة، رقم: ٤٩٤١۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ احمد، ۲/ ۱٦٠، رقم: ٦٤٩٤۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا‘‘۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ: أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: ((إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)). فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: ((هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ. فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)). [1]

ترجمہ: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے، لہٰذا آپ تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا اور یہ پیغام دیا: ’’یقیناً اللہ کا ہے جو اس نے لے لیا، اور جو اس نے دے رکھا ہے، اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، پس صبر کریں اور ثواب پائیں‘‘۔ انہوں نے دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دے کر عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور کچھ اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف لائے، بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دے دیا گیا، جب کہ اس کے سانسوں کا ربط

---

[1] بخاري، كتاب الجنائز، باب قول النبي: ((يعذب الميت ببعض بكاء اهله عليه)) رقم: ١٢٨٤. مسلم، رقم: ٢١٣٥. ابوداود، رقم: ٣١٢٥. نسائي، رقم: ١٨٦٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹ رہا تھا، آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (آنسو) تو اللہ کی رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمائی، اللہ بھی اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے"۔

عضو کے بدلے عضو آزاد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)). [1]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے، اللہ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس (آزاد کرنے والے) کے ایک ایک عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے، حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے بدلے میں (آزاد کر دیتا ہے)"۔

تشریح: غلام کو آزاد کرنے کی کس طرح شریعت نے ترغیب دلائی ہے، یہ جہنم سے آزادی کا سبب ہے، حالانکہ ایک مکمل غلام میں اس کے تمام اعضاء شامل ہوتے ہیں لیکن رغبت دلانے کے لیے ایک ایک عضو کو ذکر کر کے بیان کیا تاکہ انسان غلام کو آزاد کرنے کا شوق رکھے۔

سودا واپس لینے کا اجر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

---

[1] بخاری، کتاب کفارات الایمان، باب قول اللہ تعالی: ﴿أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ﴾ رقم: ٦٧١٥۔ مسلم، رقم: ٣٧٩٧۔ ترمذی، رقم: ١٥٤١۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کر دے تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی لغزشیں معاف فرما دے گا۔''

معافی کا بدلہ معافی

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ. قِيلَ لَهُ: أُنْظُرْ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ)). ❷

ترجمہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا۔ فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا گیا: کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا: مجھے پتہ نہیں، پھر اِسے کہا گیا: دیکھ لو۔ اس نے کہا: مجھے اس کے علاوہ تو کوئی اور بات یاد نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ بیع کیا کرتا تھا، اور میں ان سے اچھے انداز سے تقاضا کیا کرتا تھا، میں مال دار شخص کو مہلت دے دیتا تھا جبکہ تنگ دست کو ویسے ہی معاف کر دیا

---

❶ ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی فضل الاقالة، رقم: ۳۴۶۰۔ ابن ماجه، رقم: ۲۱۹۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، رقم: ۳۴۵۱۔ مسلم، رقم: ۳۹۹۳۔ دارمی، رقم: ۲۵۴۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا"۔

صحیح بخاری ۲۰۷۷ میں ہے: ((كُنْتُ أَمُرُ فِتْيَانِي)) میں نے اپنے مزدوروں، جوانوں کو حکم دیا تھا کہ مالدار کو مہلت دینا اور تنگ دست کو معاف کر دینا۔ جب اس شخص کا یہ عمل تھا کہ وہ معاف کر دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کے مطابق اسے معاف کر دیا۔ حدیث کے الفاظ پر غور کرو:

((وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا)). [1]

جیسا عمل ویسا انعام۔

اور ادھر ہمارا عمل یہ ہوتا ہے کہ ہم تنگ دست اور مجبور کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، اس سے ریٹ بھی زیادہ وصول کرتے ہیں۔ ایک آدمی مجبور ہے اس کے پاس پیسے نہیں تو ہم اسے کہتے ہیں تم قسطوں میں دے دینا۔ وہ قسطوں پر لینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ پھر ہم ۱۰۰ روپے کی چیز ۱۵۰ کی دیتے ہیں کہ تم اس کے پندرہ پندرہ روپے دس قسطوں میں ادا کر دینا۔ ظلم کا نام ہم نے "آسان اقساط" رکھا ہوا ہے "آسان اقساط" [illegible] کی چیز کے ۱۰۰ ہی وصول کریں۔ اگر وہ تنگ دست ہو قسط بھی ادا نہ کر سکے تو اسے معاف کر دو۔ اگر معاف نہیں کر سکتے تو اس کو مہلت دو اور اس مہلت کی وجہ سے اس پر کسی قسم کا دباؤ یا ہرجانہ نہ ڈالو اگر دباؤ ڈالو گے یا پیسے زیادہ وصول کرو گے تو ظلم کرو گے، سود لو گے، اللہ تعالیٰ نے سود کا متبادل صدقہ و خیرات بتایا ہے، لہٰذا کسی پر ظلم نہ کرو۔

دنیا میں ظلم کرنے والو! آخرت میں تم پر بھی ظلم ہو گا، کیونکہ ظلم کا بدلہ ظلم اور معافی کا بدلہ معافی۔

---

[1] بخاری (۲۰۷۷).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آسانی کرنے والے پر آسانی ہوگی

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ❶

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو تنگ دست کو مہلت دے گا یا اسے معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے نجات دیں گے“۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ)). ❷

ترجمہ: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ اسے روزِ قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے دے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے (قرض) معاف کر دے“۔

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ)). ❸

ترجمہ: ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

---

❶ البغوی فی شرح السنة، کتاب البیوع، باب ثواب من انظر معسرا، رقم: ۲۱۳۵۔ مستخرج ابی عوانه، رقم: ۴۲۵۸۔ صاحب مشکوٰۃ نے اسے صحیح مسلم کی طرف منسوب کیا ہے لیکن صحیح مسلم میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ مشکوٰۃ (۲۹۰۲) صحیح مسلم کے الفاظ مذکورہ دو حدیثوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

❷ مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل انظار المعسر والتجاوز فی الاقتضاء...، رقم: ۴۰۰۰۔

❸ مسلم، کتاب الزهد، باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسر، رقم: ۷۵۱۲ بطوله۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا: ”جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے تو اللہ اسے اپنا سایہ عطا فرمائے گا“۔

اس نے تنگ دست و مجبور پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ دے گا، اس پر آسانی اور راحت عطا فرمائیں گے۔

غصہ روکنے کا صلہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)). ❶

ترجمہ: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غصے پر قابو پاتا ہے جبکہ وہ اس (غصے) کو نکال سکتا ہے تو اللہ روز قیامت اسے ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اسے اپنی پسند کی حور اختیار کرنے کا اختیار دے گا“۔

تشریح: جہاں آدمی اپنے غصے کے اظہار پر قادر ہو وہاں کنٹرول کرے تو ایسا آدمی یقیناً بہادر ہے اور مضبوط اعصاب کا مالک ہے۔

اس نے اپنے آپ پر ضبط کیا اب اللہ تعالیٰ اسے ضبط کا صلہ دیں گے جس حور کو چاہے اختیار کرے۔

مسلمان کی عزت کا دفاع

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا

---

❶ ابوداؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، رقم: ٤٧٧٧۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
کتاب مذی سرقم ۲۰۲۱ و شعب .... رقم: ٤١٤٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ)). ❶

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی ایسی جگہ تنہا چھوڑ دے جہاں اس کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ تنہا، بے یار و مددگار چھوڑ دے گا جہاں وہ مدد کا محتاج ہوگا، اور اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی بے عزتی اور بے حرمتی کی جاتی ہو تو اللہ ایسی جگہ اس کی مدد فرمائے گا جہاں وہ پسند کرتا ہو کہ اس کی نصرت ہو۔“

یہ روایت ضعیف ہے، لیکن ابوداؤد میں ہی اس سے قبل حسن روایت ہے:

”معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی مومن کو منافق کے شر سے بچایا اسکی حمایت کی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت ایک فرشتہ بھیجیں گے جو اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان پر تہمت لگائی جس سے اس کا مقصد اس مسلمان کی برائی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک دیں گے یہاں

---

❶ ابوداؤد، كتاب الادب، باب من رد عن مسلم غيبة، رقم: ٤٨٨٤.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

احمد، ٣٠/٤، رقم: ١٦٤٨٢.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تک کہ وہ اس تہمت کے گناہ سے پاک ہو کر نکل جائے"۔ ❶

عزت کرو، عزت کراؤ

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ)). ❷

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو نوجوان کسی عمر رسیدہ شخص کی اس کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ اس کے عمر رسیدہ ہونے پر ایسا شخص متعین فرمائے گا جو اس کی عزت کرے گا"۔

پردہ پوشی اور بھائی کی مدد کا صلہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا. نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ يَسَّرَ عَنْ مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ

---

❶ سنن ابی داؤد کتاب الادب باب من ردّ عن مسلم غیبۃ رقم (۴۸۸۳)۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

❷ ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی اجلال الکبیر، رقم: ۲۰۲۲۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)). ❶

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی تکلیف دور کی، تو اللہ اس سے قیامت کے دن کی تکلیف دور فرما دے گا، جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی تو اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ اس کی دنیا و آخرت میں عیب پوشی فرمائے گا، اللہ بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اور جس شخص نے طلب علم کے لیے کوئی سفر کیا تو اللہ اس وجہ سے اس کے لیے راہ جنت آسان فرما دیتا ہے، اور جب کچھ لوگ اللہ کے لیے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے پاس فرشتوں میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے، اور جس کے عمل نے اسے پیچھے کر دیا تو اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکے گا"۔

تشریح: کوئی بھی انسان غلطیوں گناہوں اور خطاؤں سے مبرّا نہیں۔ سب ابن آدم خطا کار ہیں۔ جب ہر کسی سے خطا ہونا ممکن ہے تو پھر ہم دوسروں کی خطائیں

---

❶ مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر، رقم: ۲۶۹۹ واللفظ لہ۔ بخاری، رقم: ۲۴۴۲۔ ابوداؤد، رقم: ۴۹۴۶۔ ابن ماجہ، رقم: ۲۲۵۔ أحمد، ۲/۲۵۲، رقم: ۷۴۲۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور عیوب کیوں تلاش کرتے ہیں؟ آج ہمارا وطیرہ ہی یہ بن چکا ہے کہ دوسروں کے عیوب تلاش کر کے اسے اچھالیں اور اگر کسی میں کوئی عیب نہیں ملتا تو اپنی طرف سے ہی گھڑ کر اس کی طرف منسوب کر دیں۔ جبکہ ہمیں یہ حکم ہے کہ اگر ہمیں دوسرے کے عیب پر اطلاع بھی ہو گئی ہے تو ہم اسے چھپا دیں۔ کسی کے سامنے بیان نہ کریں، کسی کو ذلیل نہ کریں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ہمارے عیوب لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔ جو دوسروں کو ذلیل کرتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے۔ اور جب یہ ذلیل ہو تو پھر کسی کو ملامت نہ کرے، بلکہ "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے" کے مطابق اپنے آپ کو ملامت کرے۔ اور اگر یہ اپنے بھائی کے عیوب چھپائے گا تو اللہ اس کے عیوب چھپائیں گے۔ حدیث کے الفاظ پر غور کرو:

((مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

انسان کو دنیا میں اللہ کی رضا کے لیے اپنے بھائی کی مدد بھی کرنی چاہیے۔ ہر کام پر نفع حاصل کرنے کی اُمید رکھنا اور دنیاوی منفعت کا حصول ہی نہیں ہونا چاہیے۔ ہمارے کسی عمل سے اگر کسی کا کام بن سکتا ہو تو ضرور کرنا چاہیے۔ کئی کام ایسے ہوتے ہیں جن میں ہمارا کچھ بھی نہیں صرف ہونا، نہ مال نہ وقت لیکن معمولی سی توجہ سے ہمارے بھائی کا بہت بڑا کام ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کسی بھائی کی مدد کریں گے تو ہماری ضرورتیں اور حاجات اللہ تعالیٰ پورا کر دیں گے۔

((وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)).

جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔

کھلانے، پلانے، پہنانے کا بدلہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ)). [1]

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی ننگ بدن مسلمان کو لباس پہنائے تو اللہ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ اسے جنت کے میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ اسے کستوری سے سیل بند خالص شراب پلائے گا“۔

تشریح: کسی غریب پر خرچ کرتے وقت دِل تنگ ہوتا ہے۔ جہاں انسان کو کوئی پروٹوکول نہ ملتا ہو وہاں خرچ کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا، برابر کے لوگوں یا اپنے سے اونچے لوگوں کو دے گا تاکہ مشکل پڑنے پر یہ میرے کام آئیں۔ یہ لوگ اپنے صدقہ وزکوٰۃ کا معاوضہ اور صلہ لینے کے چکر میں ہوتے ہیں۔ ایسے ریاکار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں ملے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہیں گے ان ہی سے لے لے جن کے لیے تو نے خرچ کیا ہے۔

آدمی میں اگر اخلاص ہو تو وہ مال خرچ ہی غرباء پر کرے گا۔ اور اس کا صلہ ان سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے لینے کی اُمید رکھے گا۔ کسی غریب مسلمان کو کپڑے دے کر اللہ تعالیٰ سے روزِ قیامت کپڑے لینے کی طمع کرے گا۔ کسی پیاسے کو پانی پلا کر اللہ تعالیٰ سے روزِ محشر پانی کا طلبگار ہوگا، کسی بھوکے کو کھانا کھلا کر اللہ تعالیٰ سے کھانے کی امید رکھے گا، اپنے میں یہ صفت پیدا کرے گا:

﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا

---

[1] أبوداود، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، رقم: ١٦٨٢. ترمذي، رقم: ٢٤٤٩. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾ (الدھر:۸، ۹)

"اور باوجود یہ کہ ان کو خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں) ہم تو صرف اللہ کے چہرے کی خاطر تمہیں کھلاتے ہیں نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔"

ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ دنیا کے کھانے پینے اور لباس سے کئی گنا بہتر، جس کا تصور بھی انسانی دماغ نہیں کرسکتا، کھانا، پانی اور لباس پہنائے گا۔

جو صف ملائے گا اللہ اسے ملائیں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ)).[1]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی صفیں قائم کرو، کندھے برابر رکھو، شگاف بند کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں کے لیے نرم ہو جاؤ، شیطان کے لیے شگاف (خالی جگہ) نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ (اپنی رحمت کے ساتھ) اسے ملائے گا اور جو اسے قطع کرے گا، اللہ اسے (اپنی رحمت سے) قطع کردے گا۔"

تشریح: نماز میں صف ملانا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ جو یہ ملنے والا عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنے ساتھ ملائیں گے اور جس نے صف کو توڑا، اللہ تعالیٰ

---

[1] أبوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف، رقم: ٦٦٦. نسائی، رقم: ٨١٩.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے اپنے سے توڑ دیں گے۔ آج کتنے ہی لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کو توڑتے ہیں، اور اپنی جماعت (پارٹی) کو جوڑتے ہیں جو پارٹی جوڑے اور اللہ کے حکم کو توڑے اللہ اسے توڑ دیں گے۔ صف بندی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صف کے اندر آتے تھے اور ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمھارے دل بھی (ایک دوسرے سے) جڑے نہ رہیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ پہلی صف والوں پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔ [1]

جو دین کی نصرت کرے گا اللہ اس کی نصرت کریں گے

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تَنصُرُوا۟ ٱللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد: ۷)

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا"۔

﴿ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَن يَقُولُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَٰتٌ وَمَسَٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا ٱسْمُ ٱللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ۝﴾ (الحج: ۴۰)

---

[1] ابن داود، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف، رقم (٦٦٤)، علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھا دی جاتیں جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے"۔

جو اللہ کے دین کی نصرت کرے گا، اس کے دین کی تقویت کے لیے کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریں گے۔ اور جس کی اللہ مدد کریں، یقیناً وہ دنیا و آخرت میں ضرور کامیاب و کامران ہوگا۔

شہید کا خون اسی طرح بہہ رہا ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ)). [1]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، اور اللہ جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، تو وہ روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی"۔

---

[1] بخاری، کتاب الجهاد، باب من یجرح فی سبیل الله عزوجل، رقم: ۲۸۰۳.
مسلم، رقم: ٤٨٦٢. نسائی، رقم: ٣١٤٨. ابن ماجه، رقم: ٢٧٩٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریح: اللہ تعالیٰ شہید کو اس کی اسی حالت میں اٹھائیں گے تاکہ وہ اپنی فضیلت اور اپنا کارنامہ جان لے۔ اسی لیے تو شہید کو نہ غسل دیا جاتا ہے نہ کفن پہنایا جاتا ہے، قیامت کے دِن وہ اسی خون اور کپڑوں میں اٹھے گا۔ اسی طرح اس کا خون بہہ رہا ہوگا، رنگ خون کا یہی ہوگا لیکن خوشبو کستوری کی ہوگی۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نُكْبَةً، فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيحُهَا الْمِسْكُ، وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابِعَ الشُّهَدَاءِ)). [1]

ترجمہ: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے ”فواق ناقہ“ (اونٹنی کا دودھ دھوتے وقت جب ایک بار تھن دبا دیا جاتا ہے اور پھر دوبارہ اسے دبایا جاتا ہے تو اس دوبارہ دبانے کے درمیانی وقفے) کے برابر اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگا، یا وہ کسی حادثہ کا شکار ہوا تو وہ (زخم) جس قدر (دنیا میں) تھا اس سے کہیں زیادہ ہو کر روزِ قیامت آئے گا، اس کا رنگ زعفران کا سا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی ہوگی، اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی پھوڑا نکلا تو اس پر شہداء کی مہر و علامت ہوگی۔“

---

[1] ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فيمن سأل الله الشهادة، رقم: ۲۵۴۱. ترمذی، رقم: ۱۶۵۷. نسائی، رقم: ۳۱۴۱. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسے فوت ہوگا، ویسے ہی اٹھے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)). [1]

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حالت احرام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو اس کی اونٹنی نے اسے نیچے گرا کر اس کی گردن توڑ دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اسے اس کے انہیں (احرام کے) دو کپڑوں میں کفن دو، اور اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کے سر کو ڈھانپو، کیونکہ وہ قیامت کے روز تلبیہ پکارتا ہوا اٹھے گا۔"

انصاف کرنے والا حکمران

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوں گے جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک ((إِمَامٌ عَادِلٌ)) انصاف کرنے والا امام، حکمران ہے۔ جس طرح لوگ دنیا میں اس کے عدل کے سایہ میں تھے، اسی طرح آج یہ اللہ کے سایہ میں ہوگا۔ ظِلًّا بِظِلٍّ. جیسا کرو گے

---

[1] بخاری، کتاب الجنائز، باب کیف یکفن المحرم، رقم: ۱۲۶۷. مسلم، رقم: ۲۸۹۱.
ترمذی، رقم: ۹۵۱. نسائی، رقم: ۱۹۰٤. ابن ماجه، رقم: ۳۰۸٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ویسا بھرو گے۔ [1]

سات آدمی جن کو اللہ تعالیٰ اپنا سایہ عطا فرمائیں گے صحیح بخاری کی مندرجہ ذیل حدیث میں ان کا تذکرہ موجود ہے:

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن سوائے اس کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) عدل کرنے والا حکمران، (۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو (۴) اور وہ دو اشخاص جو باہم صرف خدا کے لئے دوستی کریں جب جمع ہوں تو اسی کے لئے اور جب جدا ہوں تو اسی کے لئے (۵) اور وہ شخص جس کو کوئی منصب اور جمال والی عورت زنا کے لئے بلائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اس لئے نہیں آ سکتا (۶) اور وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا (۷) اور وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں"۔ [2]

نگاہ پست رکھنے کا صلہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝﴾ (النور: ۳۰)

"مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں

---

[1] طریق الھجرتین ص ۶۲۱۱.

[2] صحیح بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد رقم (۶۶۰).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی حفاظت کیا کریں یہ انکے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے (اور) جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے“۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے غض بصر اور حفظ الفرج کے حکم کے بعد آیۃ النور بیان کی ہے۔ جس میں اشارہ یہ ہے کہ جو آنکھوں کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نور عطا فرماتے ہیں۔ اور عبدالرحمٰن السلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابوالحسین الوراق سے سنا وہ فرماتے ہیں: جو اپنی نگاہ کو پست رکھتا ہے محرمات کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا تو اللہ تعالیٰ اسے حکمت عطا فرماتے ہیں، جس کے ذریعے وہ ہدایت حاصل کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرتا ہے۔

جب کوئی بندہ اپنی نگاہ کو محرّمات سے اللہ کے لیے پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اپنی پسندیدہ چیز اسے عطا فرما دیتے ہیں۔ اگر کوئی بندہ مکروہات سے اپنی نگاہ پھیر لے تو اس کے دِل میں نور عطا فرما دیتے ہیں اور ایسی بصیرت عطا فرما دیتے ہیں جس سے وہ حق دیکھتا ہے۔

علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو اپنی نگاہ محارم سے پھیر لیتا ہے اور ظاہر کو اتباع السنۃ کا پیروکار بناتا ہے اور اپنے نفس کو اکل حلال کا عادی بناتا ہے اور اپنے نفس کو شبہات سے روکتا ہے تو اس کی فراست خطاء نہیں کھاتی۔ اور جب آدمی کا علم صالح ہو جائے اور حق پہچانے اور حق کی پیروی کرے تو وہ زکی، تقی، جنّۃ ہو جاتا ہے۔ [1]

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ابوشجاع الکرمانی کا قول ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کا قصہ ذکر کیا ہے اور جو عذاب ان پر نازل کیا اس کا ذکر کیا، پھر فرمایا:

---

[1] مجموع الفتاوی (۱۵/۳۹۵).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝٧٥﴾ (الحجر: ۷۵)

"اس میں متوسمین کے لیے نشانیاں ہیں"۔

متوسمین کہتے ہیں صاحب فراست کو، جو حرام اور فاحشہ نظر اٹھانے سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے غض بصر اور حفظ فرج کے حکم کے بعد فرمایا ہے:

﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝٣٥﴾ (النور: ۳۵)

"خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے کہ گویا ایک طاق ہے جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک قندیل میں ہے اور قندیل (ایسی صاف وشفاف ہے کہ) گویا موتی کا سا چمکتا ہوا تارا ہے اس میں ایک مبارک درخت کا تیل جلایا جاتا ہے (یعنی) زیتون کہ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) اس کا تیل خواہ آگ اسے نہ بھی چھوئے جلنے کو تیار ہے (بڑی) روشنی پر روشنی (ہو رہی ہے) خدا اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے اور خدا (جو مثالیں) بیان فرماتا ہے (تو) لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے"۔

اس میں راز یہ ہے، چونکہ جزاء جنس العمل سے ہوتی ہے۔ پس جب اس نے اپنی نگاہ کو پست کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض اس کی جنس سے اس سے بہتر عطا فرمایا، جیسے اس نے اپنی نگاہ کے نور کو محرمات سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بصیرت اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دِل کے نور کو جلا بخشی۔ پس اس نے وہ کچھ دیکھا جو دوسرا نہیں دیکھتا۔ ❶

ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمانوں پر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ)). ❷

"میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی پشت بیت المعمور کے ساتھ لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں"۔

ابراہیم علیہ السلام نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کا گھر بنایا تھا تو اسی کا صلہ یہ ملا کہ آسمانوں پر جو اللہ کا گھر ہے اس کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔

---

❶ اغاثۃ اللھفان ج۱ ص۵۹۔

❷ صحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ ﷺ رقم (۱۶۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا حصّہ

جَزَآءً وِّفَاقًا

"بدی کرو گے، بدی پاؤ گے"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا حصہ

"بدی کرو گے، بدی پاؤ گے"

﴿جَزَآءً وِّفَاقًا﴾

تو نے مجھے بھلایا، میں نے تجھے بھلا دیا

بھولنے اور بھولا دینے میں فرق ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام و اوامر کو بھلا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جاتا ہے، دنیا میں اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ جس مرضی وادی میں مرتا پھرے اور آخرت میں اسے جہنم میں پھینک کر اسے چھوڑ دیں گے جتنی مرضی آوازیں پکارتا رہے کوئی آواز اس کی نہیں سنی جائے گی۔ اس کا پرسان حال کوئی نہیں ہوگا۔

﴿وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱﴾ (اعراف: ۵۰، ۵۱)

"اور دوزخی بہشتیوں سے گڑگڑا کر کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے ان میں سے کچھ ہمیں بھی عطا کرو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے۔ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا، تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اور ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے اسی طرح آج ہم بھی انہیں بھلا دیں گے"۔

دوزخیوں کی ذلت وخواری اور ان کا بھیک مانگنا اور ڈانٹ دیا جانا بیان ہو رہا ہے کہ وہ جنتیوں سے پانی یا کھانا مانگیں گے۔ اپنے نزدیک کے رشتے کنبے والے جیسے باپ بیٹے بھائی بہن وغیرہ سے کہیں گے کہ ہم جل بھن رہے ہیں، بھوکے پیاسے ہیں، ہمیں ایک گھونٹ پانی یا ایک لقمہ کھانا دے دو۔ وہ بحکم الٰہی انہیں جواب دیں گے کہ یہ سب کچھ کفار پر حرام ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال ہوتا ہے کہ کس چیز کا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سب سے افضل خیرات پانی ہے۔ دیکھو جہنمی اہل جنت سے اسی کا سوال کریں گے ابن کثیر میں ہے جب ابو طالب موت کی بیماری میں مبتلا ہوا تو قریشیوں نے اس سے کہا کسی کو بھیج کر اپنے بھتیجے سے کہلواؤ کہ وہ تمہارے پاس جنتی انگور کا ایک خوشہ بھجوا دے تا کہ تیری بیماری جاتی رہے۔ جس وقت قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس موجود تھے۔ سنتے ہی فرمانے لگے اللہ نے جنت کی کھانے پینے کی چیزیں کافروں پر حرام کر دی ہیں۔ پھر ان کی بد کرداری بیان فرمائی کہ یہ لوگ دین حق کو ایک ہنسی کھیل سمجھے ہوئے تھے دنیا کی زینت اور اس کے بناؤ چناؤ میں ہی عمر بھر مشغول رہے۔ یہ چونکہ اس دن کو بھول بسر گئے تھے اس کے بدلے ہم بھی ان کے ساتھ ایسا معاملہ کریں گے جو کسی بھول جانے والے کا معاملہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھولنے سے پاک ہے اس کے علم سے کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چیز نکل نہیں سکتی۔ فرمایا ہے:

﴿لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى﴾ (طه:٥٢)

"نہ تیرا رب غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے"۔

یہاں جو فرمایا یہ صرف مقابلہ کیلئے ہے جیسے فرمان ہے:

﴿نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ﴾ (التوبة:٦٧)

"وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انہیں بھلا دیا"۔

اور جیسے دوسری آیت میں ہے:

﴿قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾﴾
(طه:١٢٦)

"تیرے پاس ہماری نشانیاں آئی تھیں جنہیں تو بھلا بیٹھا تھا اسی طرح آج تجھے بھی بھلا دیا جائے گا"۔

ایک جگہ فرمایا:

﴿وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٤﴾﴾ (الجاثية: ٣٤)

"اور کہہ دیا جائے گا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھلا دیا اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارے کوئی مدد کرنے والے نہیں"۔

پس یہ بھلائیوں سے بالقصد بھلا دیئے جائیں گے۔ ہاں برائیاں اور عذاب برابر ہوتے رہیں گے۔ انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلایا ہم نے انہیں آگ میں چھوڑا رحمت سے دور کیا جیسے یہ عمل سے دور تھے۔

اب کتاب یا سزا کے فیصلہ اور جہنم میں پھینک دیئے جانے کے بعد انہیں وہیں پڑا رہنے دیا جائے گا۔ وہ خواہ چیخیں پکاریں، فریاد کریں۔ ان کی کوئی بات سنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی نہ جائے گی۔ اور جو حال بھی ان پر گزرے ان کی خبر تک نہ لی جائے گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا)). قَالَ: ((فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ: أَيْ فُلْ: أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ بَلَىٰ قَالَ: ((أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا. فَيَقُوْلُ: فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي. ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ. فَيَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ. فَيَقُوْلُ: هٰهُنَا إِذًا. ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ، وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلَىٰ فِيْهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ: اِنْطِقِي، فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ)). ❁

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ

❁ مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن و جنۃ للکافر، رقم: ۷۴۳۸۔

بخاری، رقم: ۸۰۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے رسول! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم دو پہر کے وقت جبکہ مطلع ابر آلود نہ ہو، سورج دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم چودھویں رات جبکہ مطلع ابر آلود بھی نہ ہو، چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیدار میں بس اتنی تکلیف محسوس کرو گے، جس طرح تم ان دونوں (سورج اور چاند) میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں محسوس کرتے ہو"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا تو وہ فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت نہیں بخشی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے لیے مسخر نہیں کیے تھے؟ کیا میں نے تجھے (تیری قوم پر) سردار نہیں بنایا تھا؟ اور تو ان سے چوتھا حصہ وصول کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں"۔ فرمایا: "رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو جانتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرنے والا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ پھر رب تعالیٰ فرمائے گا: میں نے (آج) تجھے) بھلا دیا جس طرح تم نے مجھے (دنیا میں) بھلا رکھا تھا، پھر رب تعالیٰ دوسرے سے ملاقات کرے گا اور اسی (پہلے) کی مثل ذکر کیا، پھر وہ تیسرے ملاقات کرے گا تو وہ اس سے بھی اسی کی مثل کہے گا۔ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں آپ پر، آپ کی کتاب پر اور آپ کے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ کیا، اور وہ جس قدر ہو سکا اپنی تعریف کرے گا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا: یہیں ٹھہرو، پھر کہا جائے گا: ہم ابھی تجھ پر گواہ پیش کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں، وہ اپنے دل میں غور و فکر کرے گا، وہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے گا، اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کی ران سے کہا جائے گا، بولو۔ چنانچہ اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے مطابق کلام کریں گی، اور یہ اس لیے ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی طرف سے اس کا عذر زائل کر دے، اور یہ منافق شخص ہوگا، اور یہ وہ ہوگا جس پر اللہ ناراض ہوگا۔"

جو اللہ کو بھلائے گا اللہ اس کو اپنا آپ ہی بھلا دیں گے

﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۹﴾ (حشر: ۱۹)

"اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اس نے انھیں ان کی جانیں بھلوا دیں، یہی لوگ نافرمان ہیں۔"

یعنی اللہ نے بطور جزا انہیں ایسا کر دیا کہ وہ ایسے عملوں سے غافل ہو گئے جن میں ان کا فائدہ تھا اور جن کے ذریعے سے وہ اپنے نفسوں کو عذاب الٰہی سے بچا سکتے تھے یوں انسان خدا فراموشی سے خود فراموشی تک پہنچ جاتا ہے۔

جب انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، نمازوں سے غافل ہو جاتا ہے، تو پھر اس کا کوئی کام بھی سیدھا نہیں ہوتا ہے وہ خود اپنے آپ کو بھولا ہوتا ہے، اس کا اٹھنا بیٹھنا بے وقت ہوتا ہے۔ اس کا سونا جاگنا بے وقت ہوتا ہے، اس کے کام منتشر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْیَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ (الکهف: ۲۸)

"اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اسکی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا"۔

عبادت کے لیے وقت نہیں تو بیماریوں، پریشانیوں میں وقت لگے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ: ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ، أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًی، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَّا تَفْعَلْ، مَلَأْتُ یَدَكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ)). [1]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ فرماتا ہے: انسان! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرے دل کو مال داری (قناعت) سے بھر دوں گا، تیری محتاجی ختم کر دوں گا اور اگر تو (ایسے) نہیں کرے گا تو میں تجھے کاموں میں مصروف کر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا"۔

---

[1] ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق، باب، رقم: ۲٤٦٦۔ ابن ماجه، رقم: ٤١٠٧۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اگر یہ عبادت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملات سیدھے کر دیں گے، ورنہ یہ اپنا وقت بچاتے ہوئے عبادت نماز وغیرہ ادا نہ کرے گا تو اس پر کئی ایسے کام اور مصائب پڑیں گے کہ جن میں اس کی ساری عمر گزر جائے گی۔ اس کا وقت بھی اس بیماری میں گزرے گا یا عدالتوں کچہریوں کے چکروں میں اس کا وقت گزرے گا اور پریشانی ساتھ زائد ملے گی۔

انسان دنیاوی معاملات میں اتنا پھنسا ہوا ہے کہ اس کے پاس اپنے رب کی عبادت کے لیے بھی وقت نہیں۔ سوچتا ہے اگر نماز پڑھنے چلا گیا تو پیچھے سے گاہک چلا جائے گا۔ اگر نماز کے ساتھ نوافل وسنن پڑھنے لگ گیا تو میرے باقی کے کام ادھورے رہ جائیں گے، وہ دنیاوی معاملات کو سدھارنے کے لیے عبادت کا وقت نہیں نکالتا ہے، لیکن شاید اس کو اس بات کا علم نہیں کہ عبادت کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کے دنیاوی معاملات کو سدھار دیں گے۔ اس کے کاموں کو سیدھا کر دیں گے۔ اس کی زندگی میں برکات نازل فرمائیں گے۔ یہ عبادت کرے گا، اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ اس کے معاملات اور کاروبار میں برکت نازل فرمائیں گے۔ آئی ہوئی پریشانی ٹل جائے گی۔ مصیبت، بیماری، اللہ تعالیٰ دور کر دیں گے۔ اور اگر تیرے پاس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقت نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ تجھے چھوڑ دیں گے۔ پھر تو خود اپنی آفتوں، مصیبتوں، بیماریوں سے نپٹے گا اور تجھ سے نپٹا نہیں جائے گا۔

جس نے دنیا میں سجدہ نہیں کیا
وہ روزِ قیامت بھی نہیں کر سکے گا

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَ قَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (القلم: ۴۲، ۴۳)

"جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیا جائے گا اور کفار سجدے کے لئے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ حالانکہ (اس وقت) سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے جب کہ وہ صحیح سالم تھے"۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا)). [1]

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "ہمارا رب (روزِ قیامت) اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر مومن مرد اور مؤمنہ عورت اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائیں گے، صرف وہی باقی رہ جائے گا جو دنیا میں ریا اور شہرت کی خاطر سجدہ کیا کرتا تھا، وہ سجدہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی کمر تختہ بن جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے جھک نہیں سکے گی)"۔

تشریح: قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا کامیابی کی علامت ہوگی۔ وہ کامیاب و کامران ہوں گے جو اس روز اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں گے، اور ناکام و نامراد ہوں گے۔ جو اس دن سجدہ نہ کر پائیں گے، اور اس روز سجدہ کرنے کی توفیق انہیں ہی

---

[1] بخاری، کتاب التفسیر، باب ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾، رقم: ۴۹۱۹ واللفظ له۔
مسلم، رقم: ۴۵۴ بطوله۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصیب ہو گی جنہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا ہو گا۔ اور جنہوں نے دنیا میں سجدہ نہیں کیا وہ روزِ قیامت بھی سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ جیسا عمل دنیا میں، ویسا ہی عمل آخرت میں ہو گا۔

توبہ نہ کر سکنے کی سزا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۰﴾ (السجدة: ۲۰)

"لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور کہہ دیا جائیگا کہ اپنے جھٹلانے کے بدلے آگ کا عذاب چکھو۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝۲۲﴾ (الحج: ۲۲)

"یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔"

جو مرتے دم تک فسق و فجور میں رہا، کبھی خیال آتا تھا کہ نیک بن جاؤں لیکن یہ صرف آرزو ہی رہی اور اسی طرح فاسق و نافرمان اور کافر ہی مرا تو اب اب یہ بڑی خواہش کرے گا جہنم سے نکلوں تو یہ اس کی آرزو ہی رہے گی۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایسے لوگ ہیں جو کفر و شرک کی قید میں تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب اس سے نکل کر ایمان کی فضاء اور میدان کی طرف آنے کا ارادہ کرتے تو پھر کفر و شرک کے گڑھے میں لوٹ جاتے۔ اسی طرح انہیں سزا آخرت میں دی جا رہی ہے۔

جو شرمندہ نہ ہو بلکہ فخر کرے، اسے معافی کیسے؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ، وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلًا بِاللَّيْلِ ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ. فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ)). [1]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری ساری اُمت کے گناہ قابل معافی ہیں، مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں، اور علانیہ گناہ کرنا یہ ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی (گناہ کا) عمل کرے، پھر صبح ہونے پر کہتا پھرے: اے فلاں! میں نے رات کو اس طرح اس طرح کیا تھا، حالانکہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی ہوئی تھی، اور اس نے رات اس طرح بسر کی کہ اس کے رب نے اسے چھپا رکھا تھا اور جب صبح کرتا ہے تو اپنے اوپر سے اللہ کے پردے کو اٹھا دیتا ہے"۔

تشریح: ((معافًا)) عفا يعفو سے اسم مفعول ہے "جسے معاف کیا جائے"۔ ((المجاھرون)) جو اپنی معصیت اور نافرمانی کو ظاہر کرتے ہیں، رات کو بے حیائی کی، اس بے حیائی کا کسی کو علم نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا ہوا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ

---

[1] بخاری، کتاب الادب، باب ستر المؤمن علی نفسه، رقم: ٦٠٦٩۔ مسلم، رقم: ٢٩٩٠۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے، لیکن اس نے اپنی بے حیائی کو بڑے فخر کے ساتھ صبح اپنے دوستوں کی مجلس میں بیان کیا۔ آجکل موبائل دور ہے، لوگ فلمیں بنا کر دکھاتے ہیں، کیسا بے وقوف ہے، خود اپنے عمل کو ریکارڈ کر رہا ہے تاکہ روز قیامت اس پر گرفت مضبوط ہو اور یہ انکار بھی نہ کر سکے۔ جب اس نے خود اس عمل کو اچھالا ہے اور اس پر فخر کیا ہے تو اب اس کی معافی کیسے؟ معافی تو اسے ملتی ہے جو شرمندہ ہو۔

صفوان بن محرز مازنی سے روایت کرتے ہیں، کہ میں ابن عمر کے ساتھ ایک بار ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے چلا جا رہا تھا، کہ ایک شخص سامنے آیا اور کہا کہ تم نے سرگوشی کرنے کے متعلق نبی ﷺ سے کس طرح سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا، اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپائے گا، پھر فرمائے گا، کیا تمہیں فلاں فلاں گناہ معلوم ہے؟ وہ کہے گا ہاں! اے میرے پروردگار! یہاں تک کہ وہ جب اس سے گناہوں کا اقرار کرا لے گا، تو وہ مومن اپنے دل میں سمجھے گا، کہ وہ تو اب تباہ ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

((سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ)).

"میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پردہ ڈالا، آج میں تیرے گناہ کو بخش دیتا ہوں"۔

پھر نیکیوں کی کتاب اسے دی جائے گی، لیکن کافر اور منافق تو ان کے متعلق گواہی دیں گے کہ یہی لوگ ہیں، جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا سن لو کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے۔ ❶

---

❶ صحیح بخاری کتاب المظالم والغضب حدیث (۲۴۴۱).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیچھے رہو گے تو اللہ پیچھے کر دے گا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ: ((تَقَدَّمُوا وَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ)). [1]

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کا (پہلی صف سے) پیچھے ہٹنا ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: "آگے بڑھو، میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں، لوگ پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں (اپنی رحمت میں) پیچھے کر دے گا"۔

تشریح: جو شخص خود اللہ کے قریب نہیں ہونا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے شخص کو اپنے قریب نہیں کرتے۔ کئی لوگ مسجد میں آ بھی جاتے ہیں پھر جھجکتے رہتے ہیں، شرماتے رہتے ہیں۔ امام کے قریب نہیں ہوں گے۔ دور دور کھڑے ہوں گے۔ شاید ان کے دلوں میں کوئی خوف ہوتا ہے۔

ایسے بھائیوں سے گزارش ہے کہ مسجد میں آئیں تو امام کے قریب کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قریب کریں گے۔ شیطان کی طرف سے خیالات ختم ہو جائیں گے، اللہ کا قرب نصیب ہوگا۔ دین کی سمجھ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نصیب ہوگی۔ اور اگر آپ ہمیشہ مسلسل پیچھے ہٹتے رہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی آپ کو پیچھے کر دیں گے۔

---

[1] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتها وفضل الاول...، رقم: ٤٣٨. أبو داؤد، رقم: ٦٨٠. نسائی، رقم: ٧٩٥. ابن ماجه، رقم: ٩٧٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"بندہ صف سے پیچھے ہٹتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت اور عظیم فضل، بلند منزلت اور علم سے دور کر دیتے ہیں"۔ ❶

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرُ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا)). ❷

ترجمہ: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ذکر (جمعہ) کے لیے آؤ، امام کے قریب ہو کر بیٹھو، کیونکہ آدمی دور ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کو جنت میں مؤخر کر دیا جاتا ہے، اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائے"۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)). ❸

ترجمہ: عائشہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں جہنم میں سب سے آخری طبقے میں ڈال دے گا"۔

---

❶ شرح نووی، رقم (٤٣٨).

❷ أبو داود، كتاب الصلاة، باب الدنو من الإمام عند الموعظة، رقم: ١١٠٨.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

احمد، ٥/١١، رقم: ٢٠٧٩. حاکم، ١/٢٨٩، رقم: ١٠٦٨.

❸ أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب صف النساء و كراهية التأخر عن الصف الاول، رقم: ٦٧٩.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ.

"ابوواقد اللیثی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ تین شخص آئے تو (ان میں سے) دو رسول اللہ ﷺ کے سامنے آگئے اور ایک چلا گیا (ابو واقد) کہتے ہیں کہ وہ دونوں (کچھ دیر) رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے رہے، پھر ان میں سے ایک نے حلقہ میں گنجائش دیکھی اور وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے (جہاں) مجلس ختم ہوتی تھی، بیٹھ گیا، اور تیسرا واپس چلا گیا، پس جب رسول اللہ ﷺ نے (وعظ سے) فراغت پائی، تو صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں کہ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے (بھی) اس سے حیا کی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے (بھی) اس سے اعراض فرمایا"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کو وعظ کرنا خود عمل نہ کرنا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۴۴ ﴾ (البقرة: ٤٤)

"(یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کیے دیتے ہو حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں؟"

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلَانُ! مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)). [1]

ترجمہ: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"روزِ قیامت ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کی انتڑیاں آگ میں نکل آئیں گی، وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، جہنمی اس پر جمع ہو جائیں گے، اور اس سے دریافت کریں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا،

---

[1] بخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: ٣٢٦٧۔ مسلم، رقم: ٢٩٨٩۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا تو ہمیں نیکی کرنے کا حکم نہیں دیتا تھا اور ہمیں برائی کرنے سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، اور میں تمہیں برائی سے روکتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کرتا تھا"۔

تشریح: چونکہ اس شخص کا باطن گندا تھا، اس لیے اس کے باطن کو سزا دی جا رہی ہے۔ ظاہر میں بڑا متقی پرہیز گار اور پارسا ہوا تھا، اور اندر سے خبیث، تھا، بے عمل اور بدعمل تھا۔ اب اس کے اندر کو باہر نکال اس کو چکر لگوائے جا رہے ہیں۔

یہاں پر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اچھی چیز کا حکم دینے پر اس کی برائی نہیں کی گئی بلکہ خود عمل نہ کرنے پر برائی بیان کی گئی ہے اچھی بات کو کہنا تو خود اچھائی ہے بلکہ یہ تو واجب ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ انسان کو خود بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے جیسے حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿وَ مَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾﴾ (هود: ۸۸)

"اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے (تمہارے معاملات کی) اصلاح چاہتا ہوں اور (اس بارے میں) مجھے توفیق کا ملنا خدا ہی (کے فضل) سے ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں"۔

یعنی میں ایسا نہیں ہوں کہ تمہیں جس کام سے روکوں وہ خود کروں میرا ارادہ تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح کا ہے میری توفیق اللہ کی مدد سے ہے میرا بھروسہ اسی پر ہے اور میری رغبت و رجوع بھی اسی کی طرف ہے پس نیک کاموں کے کرنے کے لئے کہنا بھی واجب ہے اور خود کرنا بھی۔ ایک واجب کو نہ کرنے سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا بھی چھوڑ دینا نہیں چاہیے۔ علماء سلف و خلف کا قول یہی ہے گو بعض کا ایک ضعیف قول یہ بھی ہے کہ برائیوں والا دوسروں کو اچھائیوں کا حکم نہ دے لیکن یہ قول ٹھیک نہیں، پھر ان حضرات کا اس آیت سے دلیل پکڑنا تو بالکل ہی ٹھیک نہیں بلکہ صحیح یہی ہے کہ بھلائی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اور خود بھی بھلائی کرے اور برائی سے رکے۔ اگر دونوں چھوڑے گا تو دوہرا گنہگار ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے کہا: میں بھلائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے لوگوں کو روکنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تم اس درجہ تک پہنچ گئے ہو؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اگر تم ان تینوں آیتوں کی نصیحت سے نڈر ہو گئے ہو تو شوق سے وعظ شروع کرو۔ اس نے پوچھا وہ تین آیتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک تو آیت:

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۴۴﴾ (البقرة : ٤٤)

"(یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کیے دیتے ہو حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں؟"

دوسری آیت:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳﴾ (الصف: ۲، ۳)

"اے ایمان والو! کیوں تم وہ کہتے ہو جو خود نہیں کرتے؟ اللہ کے نزدیک یہ بڑی ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو۔"

تیسری آیت حضرت شعیب علیہ السلام کا فرمان:

﴿وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾ (ھود: ۸۸)

"اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے (تمہارے معاملات کی) اصلاح چاہتا ہوں اور (اس بارے میں) مجھے توفیق کا ملنا خدا ہی (کے فضل) سے ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں"۔

یعنی میں جن کاموں سے تمہیں منع کرتا ہوں ان میں تمہاری مخالفت کرنا نہیں چاہتا، میرا ارادہ صرف اپنی طاقت بھر اصلاح کرنا ہے کیا تم ان تینوں آیتوں سے بے خوف ہو؟ اس نے کہا نہیں فرمایا پھر تم اپنے نفس سے شروع کرو۔ (تفسیر مردویہ) ایک ضعیف حدیث طبرانی میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کو کسی قول فعل کی طرف بلائے اور خود نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے غضب وغصہ میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ خود آپ عمل کرنے لگ جائے۔ حضرت ابراہیم نخعی نے بھی حضرت ابن عباس والی تینوں آیتیں پیش کر کے فرمایا ہے کہ میں ان کی وجہ سے قصہ گوئی پسند نہیں کرتا۔ [۱]

نیکیاں دے کر انصاف کیا جائے گا

جو خود اپنی نیکی کی حفاظت نہیں کرتا اسے روز قیامت اللہ تعالیٰ سے نیکی کی کیا جزا ملنی ہے، جو اپنی نیکی کو خود لٹا دے، ضائع کر دے، اس سے بڑا مفلس کون ہو سکتا ہے؟ نماز بھی پڑھتا ہے لوگوں کا حق بھی چھینتا ہے، صدقہ بھی کرتا ہے غریب کو گالیاں بھی دیتا ہے۔ روزہ بھی رکھتا ہے، بہتان طرازیاں بھی کرتا ہے۔

---

[۱] تفسیر ابن کثیر تحت آیة بقرة (٤٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسا شخص قیامت کے دن مفلس ہوگا، کوئی نیکی اس کے پاس نہیں ہوگی، جیسا عمل تھا ویسی سزا ملی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟)). قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِيْ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ أَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)).[1]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا، جس شخص کے پاس درہم ہوں نہ مال و متاع۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری اُمت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو روز قیامت نماز، روزے اور زکوۃ لے کر آئے گا، اور وہ بھی آجائے گا جسے اس نے گالی دی ہوگی، جس کسی پر بہتان لگایا ہوگا، جس کسی کا مال کھایا ہوگا، جس کسی کا خون بہایا ہوگا، اور جس کسی کو مارا پیٹا ہوگا، اس (مظلوم) کو اس کی نیکیوں میں سے نیکیاں دے دی جائیں گی، اور اگر اس کے ذمے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان (حق داروں) کے گناہ لے کر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا“۔

---

[1] مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الظلم، رقم: ٦٥٧٩. ترمذی، رقم: ٢٤١٨. أحمد، ٣٠٣، رقم: ٨٠١٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریح: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہو اور اللہ کے لیے زکوٰۃ دیتا ہوں وہ دوسروں کا حق غصب نہیں کر سکتا۔ ایک طرف وہ لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے کھا رہا ہے، دوسری طرف وہ زکوٰۃ دے رہا ہے۔ اگر اس میں انصاف کا مادہ ہوگا تو ضرور سوچے گا کہ میں ایسا کیوں کرتا ہوں۔ انصاف سے کام لے گا تو ظلم ترک کر دے گا۔ اگر وہ ظلم نہیں چھوڑتا تو سمجھ لو یہ جو زکوٰۃ ادا کرتا ہے اس میں رضاء الٰہی نہیں۔ یہ اپنی بڑائی جتانے کے لیے زکوٰۃ دیتا ہے اس کا غریب سے تعاون کرنا مقصود نہیں۔ ورنہ یہ غریب کا خون نہ چوستا، اس پر ظلم نہ کرتا۔

کئی کارخانے دار اپنے ملازموں سے بڑی گندی اور ظالمانہ زبان استعمال کرتے ہیں، اور دوسری طرف یہی مالک دوسروں پر صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں۔ اگر ان میں عقل و شعور ہو تو سوچیں کہ ایک طرف ہم غریب کو زکوٰۃ و خیرات دے رہے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی فیکٹری میں کام کرنے والے غریب مزدور، تنگدست پر زبان اور ہاتھ چلا رہے ہیں!!

اسی طرح کئی نمازی بڑے سنگدل ہوتے ہیں، نماز بھی پڑھتے ہیں اور مسجد میں ہی دوسرے نمازیوں پر ظلم کرتے ہیں، اونچا اونچا بولیں گے، کوئی ان کی جگہ کے قریب بھی آئے گا تو یہ اس پر جھپٹ پڑیں گے۔ ایسے لوگ جب کاروبار کرتے ہیں تو دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش میں ہی ہوتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں، حرام بھی کھاتے ہیں، جھوٹ بھی بولتے ہیں، لوگوں کو ورغلا کر دھوکہ دے کر مال ہتھیا لیں گے۔ مزدوروں کو اجرت پوری نہیں دیں گے۔ اپنی طرف سے بڑے ہوشیار اور چالاک بنتے ہیں، یہ معاملات دیکھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نمازیں اللہ کے لیے ہیں ہی نہیں۔ ان میں خلوص نہیں، للّٰہیت کا فقدان ہے۔ ورنہ نمازی کی توصفت ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کی ہے کہ وہ ضدی ہٹ دھرم رونے چلانے والا نہیں ہوتا، مال پر حرص کرنے والا نہیں ہوتا۔ مال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آ جائے تو روکتا نہیں، نہ ملے تو روتا نہیں۔

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝١٩ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝٢٠ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝٢١ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝٢٢ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝٢٣﴾

(المعارج: ۱۹ تا ۲۳)

”بیشک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے۔ جب پہنچے اس کو برائی تو بے صبرا۔ اور جب آسائش حاصل ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے۔ مگر نماز گزار۔ جو نماز کا التزام رکھتے (اور بلا ناغہ پڑھتے) ہیں“۔

بہر حال اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن انصاف کریں گے۔ جس نے کسی کا ناحق خون کیا ہوگا، ناجائز مال کھایا ہوگا، کسی پر ظلم کیا ہوگا، قیامت کے دِن اس کی نیکیوں سے ان کا حساب برابر کیا جائے گا۔ اور یہ نیکیوں سے خالی ہو کر رہ جائے گا۔ ابھی بھی اگر مظلوم لوگ باقی ہوئے تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے، یہ مفلس بن کر جہنم میں جا گرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔ کیا فائدہ نمازوں کا، روزوں کا، صدقہ وخیرات کا؟

اے نمازی بھائیو! اپنی نمازوں کی حفاظت فرماؤ۔ اگر نماز اللہ کے لیے پڑھتے ہو تو پھر اللہ کو ناراض کبھی نہ کرو۔ اگر صدقہ غریب پر تعاون کرتے ہوئے اللہ کو خوش کرتے ہو تو پھر کسی غریب کا حق نہ چھینو۔

اس سے بڑا مفلس کون ہے جس کے پاس اپنی ذاتی کمائی ہو اور وہ دوسرے لے جائیں اور پھر دوسروں کا بوجھ بھی اس پر ڈال دیا جائے۔

﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ﴾

بکری کو بھی انصاف ملے گا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)). ❶

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم روزِ قیامت حق داروں کو ان کے حقوق ضرور ادا کرو گے، حتیٰ کہ سینگوں والی بکری سے سینگوں کے بغیر بکری کو بدلہ دلایا جائے گا"۔

اللہ کے نہیں یہودیوں کے ہاتھ تنگ ہیں

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ وَ لُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ وَ لَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ اَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۞﴾ (المائدہ: ٦٤)

"اور یہود کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (گردن سے) بندھا ہوا ہے۔ (یعنی اللہ بخیل ہے) انہیں کے ہاتھ باندھے جائیں اور ایسا کہنے کے سبب ان پر لعنت ہو۔ بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ جتنا چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اے محمد یہ کتاب جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے اس سے ان میں سے اکثر کی شرارت اور انکار اور بڑھے گا اور ہم نے اُنکے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کیلئے ڈال دیا ہے۔ یہ جب لڑائی کے لئے آگ جلاتے ہیں تو خدا اس کو بجھا دیتا ہے اور یہ ملک میں فساد

---

❶ مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، رقم: ٦٥٨٠. ترمذی، رقم: ٢٤٢٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں اور خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا"۔

اللہ تعالیٰ ملعون یہودیوں کا ایک خبیث قول بیان فرما رہا ہے کہ یہ اللہ کو بخیل کہتے تھے، یہی لوگ اللہ کو فقیر بھی کہتے ہیں۔ اللہ کی ذات ان کے اس ناپاک مقولے سے بہت بلند و بالا ہے۔

البتہ گستاخیوں اور شرارتوں کی نحوست سے خدا کی جو لعنت اور پھٹکار تم پر پڑی ہے اس نے تمہارے حق میں خدا کی زمین باوجود وسعت کے تنگ کر دی ہے اور آئندہ اور زیادہ تنگ ہونے والی ہے اپنی تنگ حالی کو خدا کی تنگدستی سے منسوب کرنا تمہاری انتہائی سفاہت ہے۔

اور آیت میں ہے کہ اگر یہ بادشاہ بن جائیں تو کسی کو کچھ بھی نہ دیں۔ بلکہ یہ تو اوروں کی نعمتیں دیکھ کر جلتے ہیں۔ یہ ذلیل تر لوگ ہیں۔ بلکہ اللہ کے ہاتھ کھلے ہیں وہ سب کچھ خرچ کرتا رہتا ہے اس کا فضل وسیع ہے، اس کی بخشش عام ہے، ہر چیز کے خزانے اس کے ہاتھوں میں ہیں۔ ہر نعمت اس کی طرف سے ہے۔ ساری مخلوق دن رات ہر وقت ہر جگہ اسی کی محتاج ہے۔ فرماتا ہے:

﴿وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾﴾ (ابراھیم: ۳۴)

"تم نے جو مانگا، اللہ نے دیا، اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار بھی نہیں کر سکتے، یقیناً انسان بڑا ہی ظالم بے حد ناشکرا ہے"۔

مسند میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ اوپر ہے، دن رات کا خرچ اس کے خزانے کو گھٹاتا نہیں، شروع سے لے کر آج تک جو کچھ بھی اس نے اپنی مخلوق کو عطا فرمایا، اس نے اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ اس کا عرش پہلے پانی پر تھا، اسی کے ہاتھ میں فیض ہی فیض ہے، وہی بلند اور پست کرتا ہے۔ اس کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمان ہے کہ لوگو تم میری راہ میں خرچ کرو گے تم تو دیئے جاؤں گے۔ بخاری مسلم میں بھی یہ حدیث ہے۔

اپنے ہی کسب مصائب بنتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مَآ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿۳۰﴾﴾ (الشوریٰ: ۳۰)

"اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے"۔

انسان پر جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ سوچتا ہے کہ یہ مصیبت مجھ پر کیوں آئی ہے؟ کیسے آئی ہے؟ لیکن وہ اپنے اعمال پر غور نہیں کرتا، اس نے کسی سے زیادتی کی ہوتی ہے، کسی کا مال ناحق غصب کیا ہوتا ہے پھر یہی اس کا عمل اس پر کسی مصیبت کے انداز سے نازل ہوتا ہے۔ یہ اس کا اپنا ہی عمل ہوتا ہے جو اس پر مصیبت بن کر نازل ہوتا ہے۔

بالشت زمین کے بدلے سات زمینوں کا طوق

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ)). [1]

---

[1] بخاری، کتاب المظالم والغصب باب اثم من ظلم شیئًا من الارض، رقم: ۲۴۵۲۔ مسلم، رقم: ۴۱۳۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص ظلم سے بالشت برابر زمین حاصل کرتا ہے تو روزِ قیامت سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا"۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ)). [1]

ترجمہ: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص تھوڑی سی بھی زمین ناحق وصول کرے گا تو روزِ قیامت اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا"۔

تشریح: ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت میں ((شِبْرًا)) کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ ظلم بالشت برابر ہو یا زیادہ ہو، ظلم ظلم ہی ہے۔ (فتح الباری)
جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں: چوری لکھ دی وی تے چوری لکھ دی وی۔

طوق اور سزا کی وضاحت:

① ابوعوانہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں:
((جَاءَ بِهِ مُقَلَّدَهُ)). [2]
"قیامت کے دن اس کا پٹہ گردن میں ڈالے ہوئے آئے گا"۔

② امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((طُوِّقَهُ)) کا مطلب ہے کہ اسے سات زمینوں میں دھنسا دیا جائے گا، تو اس حالت میں یہ سات زمینیں اس کے لیے طوق ہوں گی۔ اس کی تائید بخاری کی ہی حدیث کرتی ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، اس کے الفاظ ہیں:

---

[1] بخاری، کتاب المظالم، باب اثم من ظلم شیئًا من الارض، رقم: ۲٤٥٤۔

[2] مستخرج ابی عوانہ حدیث (٤٤٩١) (ج ٦ ص ١٣٣)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ)). ❶

③ امام طبری اور ابن حبان رحمہ اللہ نے یعلی بن مرہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے:

((أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)). ❷

"جو آدمی بالشت برابر زمین ظلم سے حاصل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں تک گڑھا کھودنے کا حکم دیں گے، پھر قیامت کے دِن اسے طوق پہنایا جائے گا جب تک لوگوں کے درمین فیصلہ نہیں کیا جائے گا (وہ حالت طوق میں ہی رہے گا)"۔

④ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ابو یعلی میں حسن سند کے ساتھ حکم بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَخَذَ مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ شِبْرًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ)).

"جو کوئی مسلمانوں کا رستہ بالشت برابر غصب کرے گا وہ قیامت کے دِن سات زمینوں تک اسے اٹھائے ہوئے آئے گا"۔

یہ ویسے ہی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیانت کے متعلق فرمایا:

((مَنْ غَلَّ بَعِيرًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ)).

"جس نے اونٹ چرایا وہ قیامت کے دِن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا"۔

⑤ پانچویں توجیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس زمین کا طوق بنانے کا حکم دیں گے

---

❶ بخاری (٢٤٥٤).

❷ صحیح ابن حبان حدیث (٥١٦٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ جو زمین تو نے غصب کی تھی اس کا طوق بناؤ، جیسا کہ جھوٹی خواب بیان کرنے والے کے متعلق کہا گیا ہے:

((أَنْ يَّعْقِدَ شَعِيرَةً)).

"وہ جو کے دانے کی گرہ بنائے"۔

⑥ چھٹی توجیہہ یہ ہے کہ طوق سے مراد گناہ کا طوق ہے۔ یعنی جس طرح گناہ انسان کے ساتھ چمٹ جاتا ہے اسی طرح یہ ظلم اس کی گردن پر چمٹ جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ أَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ﴾

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ توجیہات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ تمام قسم کی سزائیں اس ظلم کرنے والے مختلف افراد کو دی جائیں، جس کا ظلم جتنا سنگین ہوگا اس حساب سے اسے سزا دی جائے گی۔ کسی کو سات زمینوں کی کھدائی کا حکم سنایا جائے، کسی کو سات زمینوں میں دھنسنے کی سزا دی جائے، کسی کو اس زمین کے طوق بنانے کا حکم سنایا جائے اور کسی کو اس زمین کو اٹھانے کا حکم دیا جائے۔ [1]

ابن ابی شیبہ میں حسن سند کے ساتھ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعْظَمُ الْغُلُوْلِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاعُ أَرْضٍ يَسْرِقُهُ رَجُلٌ فَيُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ)). [2]

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی خیانت ذراع برابر کسی کی زمین کو غصب کرنا ہے، سو ایسے آدمی کو سات زمینوں کا طوق

---

[1] فتح الباری حدیث (۲۴۵۲).

[2] مصنف ابن ابی شیبہ حدیث (۲۲۴۵۰) مسند احمد رقم (۱۷۸۳۲). شعیب الارنؤوط نے اسنادہٗ حسنٌ کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہنایا جائے گا"۔

اس شخص کو یہ سزا اس لیے دی جائے گی کہ اس نے زمین کو ہی قبضہ میں کیا، اب وہی زمین طوق بنا کر اس کی گردن میں ڈال دی جائے گی۔

ان وعیدوں کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ نہیں کیا تھا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ وَمَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ)). فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا. فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا. قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. [1]

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے متعلق اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کی عدالت میں مقدمہ پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین غصب کر لی ہے، سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سن لینے کے بعد بھی

---

[1] بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی سبع ارضین، رقم: ۳۱۹۸۔
مسلم، رقم: ۴۱۳۳، ۴۱۳۴ واللفظ لہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کروں گا؟ مروان نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے بالشت بھر زمین ناحق حاصل کی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا"۔ تب مروان نے کہا: اس کے بعد میں آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگتا۔ سعید نے دعا فرمائی: "اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو اسے اندھی بنا دے اور اسے اس کی زمین میں موت دے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب وہ فوت ہوئی تو اندھی ہو چکی تھی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور فوت ہو گئی"۔

اور صحیح مسلم میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے یہ بیان ہوا ہے:

وَأَنَّهُ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ، تَقُوْلُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيْدٍ، وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ فِيْهَا. فَوَقَعَتْ فِيْهَا. فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

"انہوں نے اسے بینائی سے محروم دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے دیکھا، اور وہ کہتی تھی: مجھے سعید کی بددعا لگ گئی، اور وہ گھر کے اس کنویں کے پاس سے گزری جس کے متعلق اس نے ان (سعید رضی اللہ عنہ) سے مقدمہ کیا تھا، وہ اس میں گری اور وہی اس کی قبر بنی"۔

دوسروں کو ذلیل کرنے والے کی اسی طرح سزا ہوتی ہے۔

ظلم، ظلمات ہو جائیں گی

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ)). ❶

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم روز قیامت ظلمات ہوں گے، اور مزید کی حرص (بخل) سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اور باہم قتل و غارت کرنے اور محارم کو حلال کرنے پر انہیں آمادہ کیا"۔

تشریح: ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ظلم دو معصیتوں پر مشتمل ہے:

① کسی کے مال کو ناحق لینا۔

② ربّ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا۔

کسی کے مال کو ناحق چھیننا، یہ ظلم زیادہ سنگین ہوتا ہے، کیونکہ یہ کمزور شخص پر کیا جاتا ہے جو انتقام کی طاقت نہیں رکھتا۔

امام نووی رحمہ اللہ نے لفظ قیل سے بیان کیا ہے کہ ((شح)) کہتے ہیں اس چیز کی حرص کرنا ہے جو پاس نہ ہو۔ اور ((بخل)) کہتے ہیں اس پر حریص ہونا ہے جو پاس ہو۔ ❷

وراثت سے بے دخل

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَطَعَ مِيرَاثَ وَارِثِهِ، قَطَعَ اللّٰهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❸

---

❶ مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، رقم: ۲۵۷۸۔
بخاری کتاب المظالم والغصب، رقم: ۲٤٤٧. أحمد، ۳۲۳/۳، رقم: ۱٤۵۱۵۔

❷ نووی تحت حدیث ۲۵۷۸۔

❸ ابن ماجه، کتاب الوصایا، باب الحیف فی الوصیة، رقم: ۲۷۰۳۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اپنے وارث کی میراث کاٹی تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی جنت کی میراث کاٹ دے گا"۔

تشریح: قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو جنت کا وارث بنائیں گے جیسا کہ سورۃ مؤمنوں میں ارشادِ خداوندی ہے:

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١﴾﴾ (مومنون: ۱۰، ۱۱)

"یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں۔ (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔

دنیا کی وراثت جس نے چھینی وہ جنت کی وراثت سے محروم ہوگا۔

غلام پر تہمت لگانے کی سزا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)). ❶

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے اپنے مملوک پر بہتان باندھا جبکہ وہ اس سے بری ہو جو اس نے کہا تو روزِ قیامت اسے کوڑے مارے جائیں گے مگر یہ کہ وہ ویسے ہی ہو جیسے اس نے کہا"۔

---

❶ بخاری، کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة، باب قذف العبید، رقم: ٦٨٥٨.
مسلم، رقم: ٤٣١١. ابوداؤد، رقم: ٥١٦٥. ترمذی، رقم: ١٩٤٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریح: دنیا میں کتنے ہی لوگ ہیں جو اپنے زور اور قوت کے بل بوتے پر دوسروں پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں ہمیں کوئی کچھ کہنے والا نہیں، لیکن شاید ان لوگوں کو یہ پتہ نہیں کہ ایک عزیز قوی ان کے اوپر بھی ہے جو انصاف کا دِن لگائے گا اور ہر مظلوم کو اس کا حق دلوائے گا۔ دنیا میں ایک غلام اپنے آقا کے سامنے کچھ نہیں بول سکتا ہے، اس کا آقا اس پر جتنا مرضی ظلم ڈھاتا رہے، اس پر جونسی مرضی تہمت لگاتا رہے لیکن روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس تہمت سے اسے بری بھی قرار دیں گے اور اس کے مالک پر اس تہمت کی سزا میں کوڑے بھی برسائیں گے۔

جس کوڑوں کا سزاوار یہ اپنے غلام کو ٹھہرا رہا تھا انہیں کوڑوں کا سزاوار یہ خود ٹھہرا (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

دو میں سے ایک کی طرف مائل ہونے والا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ)). [1]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے مابین عدل نہ کرے تو وہ روز قیامت اس حال میں ہوگا کہ اس کا ایک پہلو (نصف دھڑ) مفلوج ہوگا"۔

تشریح: اسلام نے مرد کو چار تک بیویاں کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن ایک شرط لگائی

---

[1] ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر، رقم: ۱۱۴۱۔
ابوداؤد، رقم: ۲۱۳۳۔ نسائی، رقم: ۳۹۴۲۔ ابن ماجه، رقم: ۱۹۶۹۔ دارمی، رقم: ۲۲۰۶۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے اور وہ ہے بیویوں کے درمیان عدل کرنا، اور اگر عدل نہیں کر سکتے تو پھر ایک ہی کرو زیادہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝﴾ (النساء: ۳)

"اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا لونڈی جس کے تم مالک ہو یہ زیادہ قریب ہے (کہ ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھکنے سے بچ جاؤ"۔

تو جو شخص عدل نہیں کرے گا، ایک کی طرف مائل ہوگا قیامت کے دن اس کی بھی ایک سائیڈ مفلوج ہوگی (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

جیسے قتل کیا، ویسے قتل کیے گئے

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ یَأْتُوْا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَیْدِیَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْیُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ یَحْسِمْهُمْ حَتّٰی مَاتُوْا)). وَفِيْ رِوَایَةٍ: فَسَمَّرُوْا أَعْیُنَهُمْ وَفِيْ رِوَایَةٍ: أَمَرَ بِمَسَامِیْرَ فَأُحْمِیَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ یَسْتَسْقُوْنَ فَمَا یُسْقَوْنَ حَتّٰی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَـاتُوا۔ ❶

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عکل کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم فرمایا تاکہ وہاں وہ ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ انہوں نے ایسے کیا اور وہ صحت یاب ہو گئے۔ اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے تو وہ انہیں پکڑ کر لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں، پھر ان کا خون بہتا رہا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: "انہوں نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں"۔ اور ایک روایت میں ہے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلائیوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں گرم کیا گیا اور انہیں ان کی آنکھوں میں پھیر کر انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا، وہ پانی طلب کرتے رہے مگر انہیں پانی نہ دیا گیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے"۔

تشریح: یہ کل سات آدمی تھے۔ چار آدمی عرینہ قبیلے کے تھے اور تین آدمی عکل کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چرواہے کا نام یسار تھا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا، نماز بڑی اچھی پڑھتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا تو اسے آزاد کر دیا اور اسے حرۃ میدان میں اونٹوں کی نگرانی کے لیے مقرر کیا۔

---

❶ بخاری، کتاب المحاربین، من اھل الکفر والردۃ، باب قول اللہ تعالی: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ...﴾ رقم: ٦٨٠٢، ٦٨٠٤، ٦٨٠٥. مسلم، رقم: ١٦٧١. أبوداود، رقم: ٤٣٦٤. ترمذی، رقم: ٧٢.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے عکل کے ان قاتلوں کے تعاقب میں گھوڑ سواروں کا ایک دستہ کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بھیجا، یہ گرفتار کر کے انہیں لے آئے، انہوں نے چرواہے کو جس طرح قتل کیا تھا اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے انہیں قتل کیا (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس میں دلیل ہے کہ اگر ایک جماعت ایک آدمی کو قتل کرے گی تو اس ساری جماعت کو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ ❶

جیسے مارا، ویسے مارو

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ أَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ. ❷

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا، اس سے پوچھا گیا، تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں۔ اس یہودی کو پیش کیا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کے سر کو پتھر کے ساتھ کچل دیا گیا۔

جس طرح اس یہودی نے مارا تھا اسی طرح اسے مارا گیا (جیسا کرو گے

❶ فتح الباری تحت حدیث (۲۳۳)۔

❷ بخاری، کتاب الدیات، باب اذا اقر بالقتل مرة قتل به، رقم: ٦٨٨٤۔ مسلم، رقم: ٤٣٦١۔ ابوداؤد، رقم: ٤٥٢٧۔ ترمذی، رقم: ١٣٩٤۔ ابن ماجہ، رقم: ٢٦٦٥۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ویسا بھرو گے)۔ اگر یہ قانون نافذ ہو جائے اور قاتل کو اسی طرح قتل کیا جائے جس طرح اس نے قتل کیا ہے تو آئندہ قتل و غارت رُک جائے۔ ایک قاتل کا خاتمہ ہوگا دوسرا قاتل جنم نہیں لے گا۔

سزا دیتے وقت کئی لوگ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور شریعت کی حدود میں طرح طرح کی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ قاتل نے جب قتل کیا تھا وہ کتنا دردناک اذیت ناک قتل تھا، اس کو ایسی سزا دیتے وقت کیوں چونکتے ہو۔

بلی کو باندھا، بلی نے ہی نوچا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ)). [1]

ترجمہ: ابن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا گیا، اس نے اسے باندھ رکھا تھا، حتیٰ کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی، اس نے خود اسے کھلایا نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض کھا لیتی"۔

یہ عورت بنی اسرائیل میں سے تھی۔ صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي

---

[1] بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم، رقم الحدیث: ۳۳۱۸۔ مسلم، کتاب السلام باب تحریم قتل الهرة، رقم: ۲۲۴۲۔ ابن ماجه، رقم: ۴۲۵۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هِرَّةٍ لَّهَا)). ❶

"میرے سامنے آگ پیش کی گئی، میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی اس کو اپنی بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا"۔

صحیح بخاری ۷۴۵ میں ہے:

((تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ)).

"بلی اس عورت کو نوچ رہی تھی"۔

اس نے بلی کو باندھ کر رکھا، اسے کھانے پینے نہیں دیا، وہی بلی اسے جہنم میں نوچ رہی ہے (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے)۔

حاجیوں کی چیزیں گھسیٹنے والا انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُوْنَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ، لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ، وَذٰلِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُّصِيْبَنِي مِنْ لَفْحِهَا. وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ، فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي. وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ. وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا. فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا. ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ

❶ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، حدیث (۹۰٤)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مُقَامِي، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ)). [1]

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوعوں اور چار سجدوں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو (دو رکعت) نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اپنی اصلی (چمک دار) حالت پر آ چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا میں نے اپنی اس نماز میں اسے دیکھ لیا، جہنم میرے سامنے لائی گئی اور یہ اس وقت تھی جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں، اس اندیشے کے پیش نظر کہ کہیں اس کی حرارت مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لے، پیچھے ہٹ گیا، حتیٰ کہ میں نے کھونڈی والے شخص کو آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا، وہ اپنی کھونڈی سے حاجیوں کی چیزیں چرایا کرتا تھا، اگر پتہ چل جاتا تو کہتا: یہ چیزیں کھونڈی سے لٹک گئی تھیں، اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اسے لے جاتا، اور حتیٰ کہ میں نے اس میں بلی والی خاتون بھی دیکھی جس نے اسے باندھ رکھا تھا، وہ اسے خود کھلاتی نہ اسے چھوڑ دیتی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، حتیٰ کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت پیش کی گئی، اور یہ اس وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، حتیٰ کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں اس کا پھل لینا چاہتا تھا کہ تم اسے دیکھ لو، لیکن پھر مجھے ظاہر ہوا کہ میں (ایسے) نہ کروں۔"

---

[1] مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی فی صلاۃ الکسوف من امر الجنۃ والنار، ح: ۹۰۴۔ احمد: ۳/۳۱۸، ح: ۱۴۴۷۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو کسی کا مال تلف کرے گا، اللہ اسے تلف کر دے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا، أَدَّى اللهُ عَنْهُ. وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا، أَتْلَفَهُ اللهُ عَلَيْهِ)). [1]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص بطور قرض لوگوں کا مال حاصل کرتا ہے اور وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی توفیق سے نوازتا ہے، اور جو شخص اسے تلف کرنے کے لیے حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تلف فرما دے گا"۔

تشریح: اس دور میں اکثر لوگ دھوکہ وفراڈ سے کام لے رہے ہیں۔ نظریہ یہ بن چکا ہے کہ پیسہ آنا چاہیے جیسے مرضی آئے۔ حلال ہو یا حرام، اس سے کوئی غرض نہیں۔ بڑے بڑے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں لوگوں کو ورغلانے کے۔ اگر کوئی کسی بھی طریقے سے داؤ میں نہ آئے تو اس سے ادھار مانگ لیا جاتا ہے، اور ادھار بھی اس نیت سے مانگا جاتا ہے کہ اسے واپس نہیں کرنا۔

یاد رکھو! جو شخص کسی کا مال کسی بھی طریقے سے ہتھیائے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا مزا دنیا میں ہی چکھا دے گا۔ حدیث کے الفاظ پر غور کرو، جو کسی کے مال کو تلف کرنے کا ارادہ رکھے گا اللہ اسے ہی تلف کر دیں گے، اور یہ واقعتاً اسی طرح ہوتا ہے۔ ہم مشاہدہ کرتے ہیں جو لوگ حرام کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں وہ جتنا مرضی روپیہ اکٹھا کر لیں ان کی کبھی بھی پوری نہیں پڑتی۔ ہمیشہ بدحال ہی ہوتے ہیں اور

---

[1] صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض وأداء الدیون والحجر والتفلیس باب من أخذ أموال الناس یرید أداءها رقم: ۲۳۸۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی نظروں میں بھی ذلیل، کمینے، حرامی مشہور ہوتے ہیں۔
لوگوں کا مال اکٹھا کرتے رہتے ہیں، بالآخر خود ہی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔
سچ فرمایا نبی ﷺ نے جو لوگوں کا مال تلف کرے گا اللہ اسے تلف کر دیں گے (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا یہ بھی نبوت کے علم میں سے ایک علم، نشانی ہے کہ آپ ﷺ نے جو فرمایا وہ سچ ثابت ہو رہا ہے۔ ہم اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ [1]

ظالم اسی مصیبت میں پھنسے گا

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ)). [2]

ترجمہ: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سرکشوں ظالموں کے زمرے میں لکھا جاتا ہے، چنانچہ جس (عذاب) میں وہ مبتلا ہوئے یہ بھی اسی میں مبتلا ہوگا"۔

تشریح: ((یذھب بنفسہ)) اس کا مطلب ہے اپنے نفس کو لوگوں سے اونچا لے جاتا ہے۔ اپنے آپ کو اونچا سمجھتا ہے۔ اور پھر دوسروں کو حقیر سمجھ کر ظلم و زیادتی کرتا ہے، تو اسے بھی اسی طرح کا عذاب ملے گا جو دوسرے متکبرین کو ملے گا۔ فرعون، ہامان، قارون کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

---

[1] فتح الباری تحت حدیث ۲۳۸۷۔

[2] ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الکبر، رقم: ۲۰۰۰۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تکلیف کا بدلہ تکلیف

عَنْ أَبِي صِرْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). [1]

ترجمہ: ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی (مسلمان) کو تکلیف پہنچاتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اسے تکلیف پہنچاتا ہے، اور جو شخص کسی کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے تو اللہ اسے مشقت میں مبتلا کر دیتا ہے۔"

دوسروں پر مشقت ڈالنے والے پر جب کبھی مشقت پڑے تو وہ اسے اس کا نتیجہ سمجھے کسی کو پریشان کر کے تکلیف دے کر اس کے بنتے ہوئے کام کو خراب کر کے خود آدمی آرام وسکون میں کیسے رہ سکتا ہے۔ یہ لوگوں پر مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں مبتلا کر دیں گے۔ یہ کسی کو تکلیف دے گا اللہ تعالیٰ اس پر تکلیف ڈال دیں گے۔

ذلت کی سزا ذلت

عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: اُنْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ

---

[1] ابو داؤد، کتاب الأقضية، ابواب من القضاء، رقم: ۳۶۳۵. ترمذی، رقم: ۱۹۴۰ واللفظ له. ابن ماجه، رقم: ۲۳۴۲. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَهَانَهُ اللّٰهُ)). ❶

ترجمہ: زیاد بن کسیب عدوی بیان کرتے ہیں، میں ابو بکرہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے پاس تھا جبکہ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اور اس نے باریک لباس پہنا ہوا تھا، (یہ دیکھ کر) ابو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے امیر کو دیکھو، اس نے فاسقوں جیسا لباس پہن رکھا ہے۔ ابو بکرہ نے کہا: خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جس شخص نے اللہ کے سلطان کی زمین میں اہانت کی تو اللہ اس کی اہانت کرے گا"۔

تشریح: عبدالرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ ملا علی قاری کے حوالہ سے لکھتے ہیں: "ابو بلال" ہو سکتا ہے ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری ہو۔ ان کا بیٹا بلال بصرہ کا والی تھا۔

((ثِيَابٌ رِقَاقٌ))

"باریک لباس"۔

شاید یہ لباس ریشم کا تھا، یا اتنا باریک تھا کہ اس سے صحیح طرح ستر بھی نہ چھپتا ہو، یا ہو سکتا ہے گراں قیمت ہو جو کہ ناز و نعم والوں کا انداز ہے۔ اور ابو بلال تغلیظاً ان کی طرف فسق کو منسوب کیا ہے، اسی لیے ابو بکرہ نے انہیں روک دیا۔

سلطان کی نسبت اللہ کی طرف عظمت کے لیے ہے۔ جیسے بیت اللہ، ناقۃ اللہ، اللہ کا سلطان، یعنی اللہ کے لیے سلطنت کرنے والا، اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کرنے والا۔ تو جو بادشاہ اللہ کا حکم نافذ کرے اس کی اہانت کرنا گناہ ہے، اور اس کی سزا اللہ کی طرف سے یہ ملتی ہے کہ اللہ اسے رسوا کر دیتے ہیں۔

جس طرح سعد بن ابی وقاص کی ایک شخص نے توہین کی تو اللہ تعالیٰ نے

---

❶ ترمذی، كتاب الفتن، باب ما جاء في الخلفاء، رقم: ۲۲۲٤. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ أحمد، ٥/٤٢، رقم: ١٩٩٢٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے دنیا میں ذلیل کر دیا۔ اس کی عمر لمبی ہوگئی، پلکیں آنکھوں پر گرتی تھیں، اور رستے سے گزرنے والی لڑکیوں سے جوتے کھاتا تھا (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہل کوفہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کو معزول کر دیا، اور عمار رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کا حاکم بنایا ان لوگوں نے (سعد کی بہت سی) شکایتیں کیں، یہاں تک کہ بیان کیا کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا بھیجا اور کہا کہ اے ابواسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے، انہوں نے کہا سنو! خدا کی قسم! ان کے ساتھ میں نے ویسی نماز ادا کی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہوتی تھی، چنانچہ پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور اخیر کی دو رکعت میں تخفیف کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابواسحاق! تم سے یہی امید تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص یا چند شخصوں کو سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ بھیجا، تاکہ وہ کوفہ والوں سے سعد رضی اللہ عنہ کی بابت پوچھیں (چنانچہ وہ گئے) اور انہوں نے کوئی مسجد نہیں چھوڑی کہ جس مین سعد رضی اللہ عنہ کی کیفیت نہ پوچھی ہو اور سب لوگ ان کی عمدہ تعریف کرتے رہے یہاں تک کہ بنی عبس کی مسجد میں گئے تو ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوگیا، اس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے کنیت اس کی ابوسعدہ تھی اس نے کہا کہ سنو! جب تم نے ہمیں قسم دلائی تو مجبور ہو کر میں کہتا ہوں کہ سعد رضی اللہ عنہ لشکر کے ہمراہ جہاد کو خود نہ جاتے تھے اور غنیمت کی تقسیم برابر نہ کرتے تھے سعد (یہ سن کر) کہنے لگے کہ دیکھ میں تین بددعائیں تجھ کو دیتا ہوں اے اللہ! اگر یہ تیر بندہ جھوٹا ہو نمود و نمائش کے لئے اس وقت کھڑا ہوا ہو تو اس لی عمر بڑھا دے اور اس کو فقر میں مبتلا کر، اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کے بعد جب اس سے (اس کا حال) پوچھا جاتا تھا تو کہتا ایک بڑی عمر والا بوڑھا ہوں، فتنوں میں مبتلا مجھے سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی۔ عبد الملک (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے، اس کی دونوں ابرو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ن کی آنکھوں پر بڑھاپے کے سبب سے جھک پڑی ہیں، وہ راستوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا ہے، ان پر دست درازی کرتا ہے۔ ❶

خلفاء راشدین ابوبکر، عمر، عثمان، علی، حسن، معاویہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کی جو اہانت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کریں گے۔ یہ بھی دنیا میں اللہ کے سلطان تھے۔

جدائی کا بدلہ جدائی

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

ترجمہ: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے والدہ اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو روز قیامت اللہ اس کے اور اس کے چہیتوں (والدین اور اولاد وغیرہ) کے درمیان جدائی ڈال دے گا"۔

تشریح: کسی شخص کے پاس لونڈی اور اس کا بچہ ہے تو اگر اس نے فروخت کرنا ہے یا ہبہ کرنا ہے تو دونوں کو اکٹھا کرے، ایسا نہ کرے کہ والدہ کو کسی اور کے ہاتھوں فروخت کرے اور بچے کو کسی اور کے ہاتھوں فروخت کرے۔

ماں بیٹے کے درمیان ایک محبت ہوتی ہے، جسے "مامتا" کہتے ہیں۔ یہ دنیا کی تمام محبتوں سے مضبوط ترین محبت ہے۔ جس ماں کا بچہ اس سے بچھڑ جائے اس کا

---

❶ بخاری (۷۵۵).

❷ ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی کراهیة ان یفرق بین الاخوین، رقم: ۱۲۸۳۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حال وہ ماں جانے یا اس کا بچہ جانے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ایک ماں کی بے تابی، بے چینی دیکھی اور پھر اس کے بعد ایک سکون اور اطمینان دیکھا تو آپ ﷺ نے اس محبت کو بطورِ مثال ذکر کیا:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْعَى، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ. فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((أَتَرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟)) فَقُلْنَا: لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا)). ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ نکل رہا تھا، وہ دوڑتی پھرتی تھی، جب وہ قیدیوں میں کوئی بچہ پاتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ سے لگاتی اور اسے دودھ پلاتی۔ نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: "کیا تم گمان کرسکتے ہو یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟" ہم نے عرض کیا: نہیں! اگر وہ اسے نہ پھینکنے پر قادر ہو (تو وہ نہیں پھینکے گی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اپنے بندوں پر اس عورت سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ اپنے بچے پر مہربان ہے۔"

عَنْ عَامِرِ الرَّامِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ. يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ، فَسَمِعْتُ فِيهَا

---

❶ بخاري، كتاب الادب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، رقم: ۵۹۹۹.
مسلم، رقم: ٦٩٧٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ، فَأَخَذْتُهُنَّ، فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي، فَجَائَتْ أُمُّهُنَّ، فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي، فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ، فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي، فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ: ((ضَعْهُنَّ)) فَوَضَعْتُهُنَّ وَ أَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاحِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ: لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا إِرْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ)) وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ. [1]

عامر رام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثناء میں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے ایک آدمی آیا، اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے اس نے لپیٹ رکھا تھا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں درختوں کے جھنڈ کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں تو میں نے انہیں پکڑ لیا اور انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا، پھر ان کی ماں آئی اور میرے سر پر چکر لگانے لگی، میں نے ان (بچوں) سے پردہ ہٹایا تو وہ بھی ان پر آ گری، میں نے انہیں اپنی چادر میں لپیٹ لیا، اور وہ یہ میرے پاس ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں رکھو"۔ اس نے انہیں رکھا تو ان کی ماں بھی ان کے ساتھ ہی رہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم بچوں کی ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اللہ اپنے بندوں کے ساتھ، بچوں کی ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے، انہیں وہیں جا

---

[1] أبوداؤد، كتاب الجنائز، باب الامراض المكفرة للذنوب، رقم: ۳۰۸۹ بطوله.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر رکھ آؤ جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا"۔ اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ تھی، وہ (آدمی) انہیں واپس لے گیا۔

تو جو شخص ماں اور بیٹے میں جدائی ڈالے گا، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے محبوب کے درمیان قیامت کے دِن جدائی ڈال دیں گے تاکہ اسے جدائی کا پتہ چلے۔ اگر اسے جدائی کا احساس ہوتا تو دنیا میں ایسا کبھی نہ کرتا۔

غیبت کرنے والا جہنم کا نوالہ کھائے گا

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾﴾ (الحجرات : ۱۲)

"اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم کسی کی غیبت کرو، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے"۔

اس آیت میں غیبت کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے، کیونکہ مردہ بھائی کا گوشت جہاں سے مرضی نوچ لو وہ آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتا اور نہ روک سکتا ہے۔ اسی طرح غیبت کرنے والا اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں جو مرضی کہتا رہے وہ اس کو نہ روک سکتا ہے نہ اسے کچھ کہہ سکتا ہے۔ مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے اس کی طبیعت خراب ہوگی، اسی طرح غیبت کرنے سے اس کا ایمان خراب ہوگا، اس کا مزاج خراب ہوگا۔

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْلَةً فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[1]

مستور بن شداد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی غیبت کا نوالہ کھایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اس کے مثل جہنم کا نوالہ کھلائیں گے اور جس نے کسی مسلمان کی برائی کا لباس پہنا اللہ اسے اس کے مثل جہنم کا لباس پہنائیں گے اور جس شخص نے کسی کو شہرت و ریاکاری اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کیا یا کسی شخص کی وجہ سے ریاکاری و شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ قیامت کے روز اس سے ریاکاری اور شہرت کے مقام پر کھڑا کرے گا۔

جو عیب ٹٹولے گا، اللہ اس کے عیب کھول دے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ)).[2]

---

[1] الادب المفرد حدیث ۲٤۰. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[2] ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی تعظیم المؤمن، رقم: ۲۰۳۲.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔
أحمد، ٤/١٢٤، رقم: ٢٠٠١٤. ابوداؤد، رقم: ٤٨٨٠ عن ابی برزة نحوه.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور باآواز بلند فرمایا: "اے لوگو جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو جبکہ ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا، تم مسلمانوں کو تکلیف مت پہنچاؤ اور نہ انہیں عار دلاؤ اور نہ ہی ان کے عیوب تلاش کرو، کیونکہ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے عیوب تلاش کرتا ہے، تو اللہ اس کے عیوب کا پیچھا کرتا ہے، اور جس کے عیوب کا اللہ پیچھا کرتا ہے تو وہ اسے رسوا کر دیتا ہے، خواہ وہ اپنے گھر کے وسط میں ہو۔"

جو کسی کو عار دے گا وہ خود اس عار میں پھنسے گا

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ)) يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. [1]

ترجمہ: خالد بن معدان، معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو (اس کے سابقہ کسی) گناہ پر ملامت کرتا ہے تو یہ شخص مرنے سے پہلے اس (گناہ) کا ارتکاب کر لیتا ہے۔" اس سے وہ گناہ مراد ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند متصل نہیں کیونکہ خالد کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

---

[1] ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب، رقم: ۲۵۰۵۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوغلے کی دوزبانیں

عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ)). [1]

ترجمہ: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص دنیا میں دوغلہ ہوگا تو روزِ قیامت اس کی دوزبانیں آگ کی ہوں گی"۔

تشریح: غیبت چغلی کرنے والا شخص ہمیشہ ذلیل ورسوا ہی ہوتا ہے۔ ایک مجلس میں ایک شخص کی تذلیل وتحقیر کرتا ہے تو دوسری مجلس میں جہاں وہ موجود ہو وہاں دوسرے کی توہین کرے گا جس کے پاس اس نے اس شخص کی تذلیل کی۔ جس کے پاس جائے گا اس کے ساتھ ہوجائے گا اور دوسرے کی توہین کرے گا۔ اور جب ان دونوں کو اس کی حرکت کا علم ہوتا ہے تو پھر اس کی ذلت ورسوائی لوگوں کے سامنے آشکارا ہوجاتی ہے۔ یوں یہ دنیا میں ذلیل ہوتا ہے، اور آخرت کو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے مطابق اسے دوزبانیں عطا کریں گے، وہ دوزبانیں کیا آگ کے دو انگارے ہوں گے۔

کبر ونخوت کا علاج طينة الخبال

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ

---

[1] ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی ذی الوجهين، رقم: ٤٨٧٣.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ دارمی، رقم: ٢٧٦٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ إِلَى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى: بُوْلَسَ، تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)). ❶

ترجمہ: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "تکبر کرنے والوں کو روز قیامت آدمیوں کی صورت میں چیونٹوں کی مثل جمع کیا جائے گا، ہر جگہ سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم میں بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا، آگوں کی آگ (سب سے بڑی آگ) انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کی طینۃ الخبال پلائی جائے گی"۔

"خبال" کا لغوی معنی ہے "فساد، خرابی"۔ یہ فساد اور بیماری افعال، ابدان اور عقول میں ہوتی ہے۔ جب ان کی عقل خراب ہو جاتی ہے تو پھر کسی کو انان ہی نہیں سمجھتے، اپنے آپ کو کوئی اور ہی چیز سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ دنیا میں یہ لوگ عقل کو خراب کرنے والی چیز استعمال کرتے رہے، اب انہیں عقل ٹھکانے لانے کے لیے صحیح چیز دی جا رہی ہے۔

متکبر لوگ بہت زیادہ فسادی ہوتے ہیں، زمین میں دنگا فساد برپا کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر جب یہ حکمران ہوتے ہیں، بااختیار ہوتے ہیں، پھر تو ان کا ظلم وتشدد، جبر وکبر انتہاء کو پہنچا ہوتا ہے۔ تو روز جزاء ان کو ان کے اعمال اور احوال کے مطابق سزا دی جائے گی۔ یہ کمزور لوگوں پر ظلم وزیادتی ان کو حقیر سمجھ کر اور خود کو ان سے بالاتر سمجھ کر کرتے تھے۔ یہ ان کے دماغ کا فتور تھا، تو ان کے

---

❶ ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب، رقم: ۲۴۹۲۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

أحمد ۴/۲۲۶، رقم: ۱۸۱۴۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دماغ اور اعمال کے مناسب طینۃ الخبال ہی ہے۔

متکبر، چیونٹی جیسا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى: بُولَسَ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ)). [1]

ترجمہ: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "تکبر کرنے والوں کو روز قیامت آدمیوں کی صورت میں چیونٹوں کی مثل جمع کیا جائے گا، ہر جگہ سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم میں بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا، آگوں کی آگ (سب سے بڑی آگ) انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کی طینۃ الخبال پلائی جائے گی"۔

تشریح: متکبر شخص چونکہ دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھتا ہے، اس لیے اسے یہ سزا ملے گی کہ یہ خود ذلیل اور چیونٹی کی طرح حقیر بن کر اٹھے گا (جیسا سمجھو گے، ویسا بنو گے)۔

---

[1] ترمذی، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب، رقم: ٢٤٩٢.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
أحمد ٤/٢٢٦، رقم: ١٨١٤٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

متکبر زمین کے اندر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [1]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس اثناء میں کہ ایک آدمی تکبر کے طور پر اپنا تہبند گھسیٹتا تھا، اس وجہ سے اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اور وہ روزِ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا"۔

تشریح: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو وصیت کی ہے:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝٣٧﴾ (الاسراء: ۳۷)

"اور مت چل زمین پر اتراتا ہوا تو پھاڑ نہ ڈالے گا زمین کو اور نہ پہنچے گا پہاڑوں تک لمبا ہو کر"۔

متکبرانہ چال اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، جب انسان خود پسندی میں مبتلا ہو جائے اور دوسرے انسانوں کو حقیر سمجھے اور یہ گمان کرے کہ زمین کے اوپر مجھ سے بڑا کوئی نہیں تو ایسے شخص کی سزا یہی ہے کہ اسے اسی زمین میں دھنسا دیا جائے جس زمین کے دوشوں پر گھمنڈ اور غرور کرتا ہے۔

اکثر لوگوں کی شلواریں، ازار بند، ٹخنوں سے نیچے لٹک رہے ہوتے ہیں۔ انہیں جب سمجھائیں تو کہتے ہیں ہم تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے، تو ایسے لوگوں کو سمجھ

---

[1] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب، رقم: ۳۴۸۵. نسائی، رقم: ۵۳۲۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لینا چاہیے کہ ازار بند، شلوار وغیرہ کا لٹکانا ہی تکبر ہے۔ شلوار اور تہہ بند لٹکانے والے کو اس جرم کی سزا سن لینی چاہیے:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ((اِزْرَۃُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْہِ لَا جُنَاحَ عَلَیْہِ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَعْبَیْنِ مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِی النَّارِ)) قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ((وَلَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا)). [1]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: "مومن کا ازار اس کی نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے، اور اگر وہ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو اس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں (لے جاتا) ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین بار فرمایا: "اللہ روز قیامت اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھسیٹتا ہے"۔

مؤمن کی شلوار اور ازار بند نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کو جب کہا جاتا ہے کہ شلوار ٹخنوں سے اونچی رکھو تو اس پر کئی طرح سے پھبتیاں کستے ہیں۔ مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ بے حیائی ہے، یہ شلوار کیا بچوں کا جھانگیا ہے۔ لیکن یہی لوگ گرمیوں میں پنڈلیاں کیا رانیں بھی ننگی کر کے چھوٹی چھوٹی پینٹیں پہنتے ہیں اور پینٹیں بھی ایسی جس کے دھاگے نکلے ہوتے ہیں، اس وقت انہیں بچوں کا جھانگیا اور چھوٹے بھائی کا پائجامہ یاد نہیں آتا پھر ایسے باحیا کو بے حیائی بھی نظر نہیں آتی۔ دراصل ایسے لوگ خود بے حیا ہوتے

---

[1] ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی قدر موضع الازار، رقم: ٤٠٩٣. ابن ماجه، رقم: ٣٥٧٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے

www.KitaboSunnat.com

ہیں خواہش پرست اور ہوس کے پجاری ہوتے ہیں، جس پر دل آیا وہ عمل کر لیا اور دوسرے عمل کو مذاق کیا اگرچہ وہ شریعت کا اُمر اور حکم ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے لوگوں کو شریعت سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ إِزَارِيْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ)). فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((زِدْ)). فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ إِلٰى أَيْنَ؟ فَقَالَ: إِلٰى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ۔ ❶

"ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ میرا تہبند لٹک رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیکھ کر) فرمایا: "عبداللہ! اپنا تہبند اونچا کرو"۔ میں نے اونچا کر دیا۔ پھر فرمایا: "مزید اونچا کرو"۔ میں نے مزید اونچا کر لیا۔ میں اس کے بعد اس کا بہت خیال رکھتا رہا، لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: (تہبند) کہاں تک؟ انہوں نے فرمایا: نصف پنڈلیوں تک"۔

تو نے پانی روک لیا، میں نے فضل روک لیا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَلْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ

---

❶ مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم جر الثوب خیلاء، رقم: ٥٤٦٢.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محنت سے زائد عطیہ ہے، یعنی یہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے عطا کرتے ہیں۔

شہرت کا بھوکا مشہور ہو گا

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ)). [1]

ترجمہ: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص شہرت کی خاطر کوئی عمل کرتا ہے تو (روز قیامت) اللہ اس شخص کو (لوگوں کے سامنے) ذلیل فرمائے گا (کہ اس نے اس نیت سے عمل کیا تھا) اور جو دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ اسے (لوگوں کو) دکھلا دے گا (کہ یہ شخص ریاکار ہے)"۔

تشریح: امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص اخلاص کے بغیر کوئی عمل کرے گا جس سے اس کا مقصود صرف دکھلاوا ہوا تو اسے اسی کے مطابق جزا ملے گی اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دیں گے کہ یہ شہرت پسند ہے، اور اسے رسوا کریں گے۔ جو اس کے پیٹ میں ہے اسے ظاہر کر دیں گے، اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو اطلاع کر دیں گے کہ اس نے یہ عمل تمہارے لیے کیا ہے میرے لیے نہیں کیا۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝﴾ (هود: ۱۵)

"جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہوا چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں

---

[1] بخاری، کتاب الرقا، باب الریاء والسمعة، رقم: ٦٤٩٩۔ مسلم، رقم: ٢٩٨٧۔
ترمذی، رقم: ٢٣٨١۔ ابن ماجہ، رقم: ٤٢٠٧۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوئی کمی نہیں کی جاتی"۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ)). ❶

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص اپنے عمل کے متعلق لوگوں کو سناتا ہے تو اللہ اس کے متعلق اپنی مخلوق کے کانوں تک سنا دیتا ہے اور وہ اسے حقیر و ذلیل کر دیتا ہے"۔ (جیسا سوچو گے، ویسا نتیجہ لو گے)۔

جن کے لیے کیا ان سے لو

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ: ((الرِّيَاءُ)). وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ: إِذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَيْرًا؟)). ❷

ترجمہ: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے تمہارے متعلق شرک اصغر کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے"۔ انہوں نے

---

❶ أحمد ۲/۱۶۲، رقم: ۶۵۰۹ مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص۔ شعب الایمان، ۵/۳۳۱۔ ابن ماجہ، رقم: ۴۲۰۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

❷ شعب الایمان، ۵/۳۳۳، رقم: ۶۸۳۱۔ أحمد ۵/۴۲۸، رقم: ۲۳۱۱۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ دیکھیے: صحیح الترغیب والترھیب حدیث (۳۲)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ریا کاری"۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اس دن کہ جب وہ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ یعنی قیامت کے دن ریا کاروں سے فرمائے گا کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھلانے کے لئے تم عمل کرتے تھے اور دیکھو کہ تمہیں ان کے پاس جزا یا بھلائی ملتی ہے؟"

شہرت کا کھانا

عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((طَعَامُ أَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ، وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ، وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَۃٌ، وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ)). [1]

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلے روز (ولیمہ) کا کھانا حق (واجب) ہے، دوسرے روز دعوت کرنا سنت ہے، جبکہ تیسرے روز دعوت کرنا شہرت و ریا کاری ہے اور جو کوئی دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ (قیامت کے دن) اسے رسوا کر دے گا"۔

تشریح: عبدالرحمان مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حَقٌّ" کا مطلب یہاں یہ ہے:

أَيْ ثَابِتٌ وَلَازِمٌ فِعْلُہٗ وَإِجَابَتُہٗ.

"یعنی یہ ثابت ہے اور اس کا کرنا لازم ہے، واجب ہے"۔

جو شخص ولیمہ کے وجوب کا قائل ہے یہ حدیث اس کی دلیل ہے۔

---

[1] ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی الولیمۃ، رقم: ۱۰۹۷۔
علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں:

اَلْوَلِيمَةُ أَوَّلُ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِي مَعْرُوفٌ أي لَيْسَ بِمُنْكَرٍ.

"پہلے دِن ولیمہ حق ہے اور دوسرے روز دعوت معروف ہے یعنی منکر نہیں جائز ہے"۔

دعوت ولیمہ آدمی زیادہ سے زیادہ دو دِن تک کر سکتا ہے اس کے بعد نہیں۔ کیونکہ اس میں دکھلاوا اور شہرت ہو گی۔ جن مہمانوں کو بلانا ہے انہیں پہلے اور دوسرے دِن تک بلا لے۔ یہاں تک تو مہمانوں کو کھلانا مقصود ہو سکتا ہے، پھر اس کے بعد نمود و نمائش اور شہرت، مقابلہ بازی اور دکھلاوا ہی رہ جاتا ہے۔ تو جو مشہوری چاہے گا اللہ اس کی مشہوری کر دیں گے۔

شہرت کے بھوکے کو ذلت ہی ملے گی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [1]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص دنیا میں لباسِ شہرت پہنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت لباسِ مذلت پہنائے گا"۔

تشریح: ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس سے مراد ایسا لباس ہے جو لوگوں کے درمیان رائج نہیں، اس سے

---

[1] ابوداؤد، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، رقم: ٤٠٢٩، ٤٠٣٠.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
ابن ماجه، رقم: ٣٦٠٦. أحمد، ٢/١٣٩، رقم: ٦٢٤٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہٹ کر کوئی اور رنگ پہنتا ہے تا کہ سبھی لوگ اس کی طرف نظریں اٹھائیں اور یہ ان پر فخر و غرور کرے"۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ "لباسِ شہرت" سے مراد جھوٹی شہرت ہے۔ اپنے آپ کو مشہور کرنے کی کوشش کرنا اور اس کے لیے جھوٹ بولنا۔ یا کوئی کارنامہ سرانجام دیئے بغیر لوگوں میں یہ مشہور کرنا کہ اس کارنامہ کا سرخیل میں ہوں یا نیکی کا کوئی کام کر کے لوگوں کے سامنے اس کا ڈھنڈورا پیٹنا، تو جو شخص ایسے اپنے آپ کو مشہور کرنے کے لیے جو بھی لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت ذلت کا لباس پہنا کر مشہور کریں گے۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ کسی کام کی شہرت ہو رہی ہے یا ہوگئی ہے تو وہ فوراً اسے اپنے کھاتے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر مشہور چیز کے پیچھے دوڑیں گے، تا کہ کسی طرح بھی شہرت حاصل ہو جائے:

﴿وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ (آل عمران: ۱۸۸)

"اور (پسندیدہ کام) جو کرتے نہیں ان کے لیے چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے"۔

دروازہ بند کرنے والے پر دروازہ بند ہوگا

عَنْ أَبِي الشَّمَّاخِ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ وُلِّيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَوِ الْمَظْلُوْمِ، أَوْ ذِي الْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ أَفْقَرَ مَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَكُوْنُ إِلَيْهِ)). [1]

ترجمہ: ابوشماخ ازدی اپنے چچا زاد سے، جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، روایت کرتے ہیں کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جسے لوگوں کے کسی معاملے کی ذمہ داری سونپی جائے، پھر وہ مسلمانوں یا مظلوموں یا حاجت مندوں کی ضرورتوں سے دروازے بند کر لے تو اللہ اس کی حاجت اور ضرورت کے وقت، جبکہ وہ انتہائی ضرورت مند ہو، اپنی رحمت کے دروازے بند کر لیتا ہے"۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ وَلَّاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ، وَفَقْرِهِمْ، إِحْتَجَبَ اللهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ، وَخَلَّتِهِ، وَفَقْرِهِ)). فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ. [2]

ترجمہ: عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ جس شخص کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا سرپرست بنا دے اور وہ ان کی ضرورت، ان کی شکایت اور ان کی حاجتوں کو پورا کرنے میں رکاوٹ بن جائے تو اللہ اس کی ضرورت و شکایت اور اس کی حاجت پوری کرنے میں رکاوٹ

---

[1] أحمد، ۳/۴۴۱، رقم (۱۵۶۸۹) شعب الأرنؤوط نے اسے صحیح لغیرہ کہا ہے۔
شعب الایمان، ۶/۲۱، رقم: ۷۳۸۴.

[2] ابوداؤد، کتاب الخراج والامارۃ والفیئ، باب فیما یلزم الامام من امر الرعیۃ، رقم: ۲۹۴۸.
ترمذی، رقم: ۱۳۳۲. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ أحمد، ۴/۲۳۱، رقم: ۱۸۱۹۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بن جاتا ہے"۔ پس معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کے لیے ایک آدمی کو مقرر کرلیا۔

تشریح: عہدہ ومنصب چاہنا، اس کی خواہش کرنا، نفس انسانی کو بڑی مرغوب ہے۔ ہر کوئی خواہش کرتا ہے کہ میں وزیراعظم ہی بن جاؤں۔ اور جب وہ وزیراعظم یا وزیر، مشیر بن جاتا ہے تو پھر اپنے آپ کو کوئی اور ہی مخلوق سمجھنے لگ جاتا ہے۔ پہلے لوگوں کے دروازے کھٹکا کھٹکا کر ووٹ مانگتے ہیں، پھر جب ووٹ لے کر کامیاب ہو جاتے ہیں تو اپنی پہلی حالت یکسر ہی بھول جاتے ہیں۔ فقیرانہ انداز جب شاہانہ صورت اختیار کرتا ہے تو مخلوق خدا کو حقیر و ذلیل سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ اب لوگ ان کے پیچھے بھاگتے ہیں کہ ہمارا فلاں کام کر دو، ہمارے ہاں گیس نہیں، بجلی نہیں، درخواست دی ہے لیکن میٹر نہیں لگتا، عدالتوں کچہریوں میں ساری زندگی خراب ہو گئی ہے، لیکن ان بیچاروں کا کوئی پرسانِ حال ہی نہیں ہوتا۔

ایسے حکمرانوں اور وزیروں مشیروں کو شاید علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جرم کی سزا انہیں ویسے ہی دیتے ہیں جیسے ان کے کام ہوتے ہیں۔ پھر ان وزیروں پر کوئی مقدمہ پڑتا ہے تو یہ منہ دکھانے کے بھی قابل نہیں ہوتے۔ ان کے راز جب افشاں ہوتے ہیں تو یہ عوام کی لعنتوں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ملک میں عوام کے لیڈر بنے ہوتے ہیں اور دوسرے ملکوں میں جا کر دونوں ہاتھ جوڑ کر سر نیچے کر کے آقا و سردار کہہ کر اپنی ضرورتوں کو پورا کروانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن وہ ان کو اس سے بھی زیادہ ذلیل کرتے ہیں جتنا یہ اپنی عوام کو ذلیل کرتے ہیں۔ یہ تو دنیا میں ہوتا ہے، لیکن آخرت کی سزا اس سے کہیں زیادہ سنگین ہے:

﴿وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ﴾ (القلم: ۲۶)

جامع ترمذی (۱۳۳۲) میں ہے:

((اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ))

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسے شخص کی حاجت اور مسکینی سے اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے بند کر دیں گے۔
جب یہ حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنی تو انہوں نے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک آدمی مقرر کر دیا۔ [1] اللہ ہمارے حکمرانوں کو بھی ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بندوں کی حاجات روکیں جنت کی ہوائیں رُک گئیں

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)). [2]

ترجمہ: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ جس بندے کو کسی رعیت کا نگہبان بنائے اور وہ ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا"۔

اسلام سے براءت کا اظہار کرنے والا

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا)). [3]

---

[1] ترمذی کتاب الأحکام باب فی إمام الرعیة حدیث (۱۳۳۲)۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[2] بخاری، کتاب الاحکام، باب من استرعی رعیة فلم ینصح، رقم: ۷۱۵۰۔
مسلم، رقم: ۳۶۳۔

[3] ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور، باب ماجاء فی الحلف بالبراءة وبملة غیر الاسلام، رقم: ۳۲۵۸۔ نسائی، رقم: ۳۷۷۲۔ ابن ماجه، رقم: ۲۱۰۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص قسم اٹھاتے وقت یہ کہتا ہے کہ معاملہ ایسا ہوا تو میں اسلام سے بیزار ولاتعلق ہوں، اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا، اور اگر وہ سچا ہے تو وہ سالم طور پر اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا“۔

تشریح: اسلام دین فطرت ہے اور سچا دین ہے۔ جو شخص اسے قبول کرتا ہے اس پر ضروری ہے کہ وہ اسے دِل و جان سے قبول کرے اور جب اسلام کی صداقت کا یقین ہو جائے تو پھر اس سے بے زار ہونا اس کے لائق نہیں۔ اس سے بیزاری کا خیال لانا بھی جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اس نے قسم اٹھاتے وقت اسلام سے بیزاری کو شروط ٹھہرایا تو اس نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ چونکہ اس نے خود اسلام سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ تو اب یہ سچا ہونے کی صورت میں بھی مکمل اسلام میں کیسے داخل ہوسکتا ہے، جبکہ یہ اسلام سے بیزاری کی باتیں منہ سے نکال رہا ہے۔

یہ کوئی جراءت اور عقلمندی نہیں کہ انسان معمولی معمولی سی باتوں پر یہ کہتا پھرے اگر ایسا ہوا تو میں کافر ہو کر مروں، جیسا کہ اکثر لوگوں کا یہ تکیہ کلام بنا ہوا ہے۔ ذرا سی بات پر یہ کہنا میں کافر ہو کر مروں یا میں اسلام کو چھوڑ دوں گا۔ ایسے لوگ اسلام اور ایمان پختہ نہیں ہوتے، پھر ایک روز واقعتاً اسلام سے بیزار ہو ہی جاتے ہیں۔

جو انسان اسلام سے مخلص ہوتا ہے وہ کبھی بھی کسی صورت میں اسلام سے بیزاری کی باتیں زبان سے نہیں نکالتا۔

کافر کہو گے تو کافر بنو گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)). ❶

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے کہا: کافر، تو ان دونوں میں سے ایک ضرور (ایمان سے) کفر کی طرف لوٹا"۔

تشریح: کسی مسلمان کو کافر کہنا کبیرہ گناہ ہے۔ جو کسی مسلمان کو کافر کہے گا وہ خود اس کا پہلے مرتکب ہوگا۔

جس نے دنیا میں پی، آخرت میں نہیں پیئے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ)). ❷

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور وہ اسی پر دوام کرتے ہوئے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائے تو وہ اسے آخرت میں نہیں پیئے گا"۔

تشریح: دنیا کی شراب انسانی طبیعت اور مزاج کے لیے انتہائی مضر ہے۔ سر چکرا جاتا ہے، حواس گم ہو جاتے ہیں، انسان پاگل اور بے وقوف لگتا ہے۔ ہذیان بکتا ہے۔ ماں بہن کی تمیز اُٹھ جاتی ہے۔ جبکہ جنت کی شراب سے نہ سر چکرائے گا اور نہ

---

❶ بخاری، کتاب الادب، باب من کفر أخاه بغیر تاویل فھو کما قال، رقم: ۶۱۰۴۔ مسلم، رقم: ۲۱۹۰۴۔

❷ بخاری: ۵۵۷۵۔ مسلم، کتاب الاشربة، باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام، رقم: ۱۴۸۶۔ ابن ماجه، رقم: ۳۳۷۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طبیعت خراب ہوگی بلکہ اس سے ایک فرحت اور تازگی ملے گی:

﴿لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾﴾ (الواقعہ: ۱۹)

"وہ نہ اس سے دردسر میں مبتلا ہوں گے اور نہ بہکیں گے"۔

سورۃ صافات میں فرمایا:

﴿يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾﴾ (صافات: ۳۷)

"جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہوگا۔ جو صاف شفاف اور پینے میں لذیذ ہوگی۔ نہ اس سے درد ہوگا اور نہ اسکے پینے سے بہکیں گے"۔

﴿وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾

جو شخص دنیا کی گندی شراب پیئے گا اسے آخرت کی پاک وصاف شراب نہیں ملے گی۔ یہ سزا ہے اس کے عمل کی جو اس نے دنیا میں کیا۔

جو شراب پیئے گا وہ جہنمیوں کی پیپ پیئے گا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: ((عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ)). [1]

---

[1] مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام، رقم: ۲۰۰۲۔ نسائی، رقم: ۵۷۰۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن سے ایک آدمی آیا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ملک میں جوار سے تیار ہونے والی مِزر نامی پی جانے والی شراب کے متعلق دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا وہ نشہ آور ہے؟" اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بے شک یہ بات اللہ کے ذمہ ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا تو اللہ اسے "طینۃ الخبال" پلائے گا"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! "طینۃ الخبال" کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہنمیوں کا پسینہ یا جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والا خون اور پیپ"۔

"خبال" کا لغوی معنی ہے "فساد، خرابی"۔ یہ فساد اور بیماری افعال، ابدان اور عقول میں ہوتی ہے۔ دنیا میں یہ لوگ عقل کو خراب کرنے والی چیز استعمال کرتے رہے، اب انہیں عقل ٹھکانے لانے کے لیے صحیح چیز دی جا رہی ہے۔ دنیا میں خود اپنی عقل خراب کرتے تھے، اب ان کی عقل کو اللہ تعالیٰ خراب کریں گے۔

ریشم، جو دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ)). [1]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا میں صرف وہی شخص ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں"۔

عَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي

---

[1] بخاري، كتاب اللباس، باب لبس الحرير للرجال، رقم: ٥٨٣٥ عن انس و ٥٤٢٦ عن ابی امامة و ٥٤١٠ عن عمر.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْآخِرَةِ)). [1]

ترجمہ: عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا"۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا. فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ)). [2]

ترجمہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "باریک اور موٹا ریشمی کپڑا مت زیب تن کرو اور سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں"۔

ریشم اور سونا امت محمدیہ کے مردوں پر حرام ہے تو جو اس حرام چیز کو دنیا میں استعمال کرے گا وہ جنت کی ان نعمتوں سے محروم رہے گا جہاں اوڑھنا بچھونا اور تکیے، گدے ہوں گے جن کا اندرون بیرون ریشم کا ہوگا اور تخت اور بیڈ سونے کے ہوں گے۔

[1] بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر للرجال وقدر ما یجوز منه، رقم: ۵۸۳۲ عن انس و ۵۸۳۳ عن ابن الزبیر، و ۵۸۳٤ عن عمر.
مسلم، رقم: ۵٤۲۵ عن انس و ۵٤۲٦ عن ابی امامة و ۵٤۱۰ عن عمر.

[2] بخاری، کتاب الاشربة، باب فی آنیة الفضة، رقم: ۵٦۳۳. مسلم، رقم: ۵۳۹٤.
ابوداود، رقم: ۳۷۲۳. ترمذی، رقم: ۱۸۷۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لعنتی کام

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ)). [1]

ترجمہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اسے دھوکہ دیتا ہے"۔

کسی مومن کو دھوکہ دے کر یا نقصان پہنچا کر لعنت ہی لینی ہے۔

لعنت لوٹ آتی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)). [2]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کو ملعون کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہوا کو لعن طعن نہ کرو کیونکہ وہ تو حکم کی پابند ہے، جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی اہل نہیں تو پھر لعنت اس شخص پر لوٹ آتی ہے"۔

بدکاری چھپانے کے لیے قسم اٹھائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[1] ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الخيانة والغش، رقم: ۱۹۴۱۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

[2] أبوداود، کتاب الادب، باب في اللعن، رقم: ۴۹۰۸۔ ترمذی، رقم: ۱۹۷۸۔
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ)). [1]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لعان کے متعلق آیت نازل ہوئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو عورت بچے کو ایسی قوم میں داخل کر دے جس سے اس کا ناطہ نہیں (یعنی کسی سے زنا کر کے بچہ جنے اور کہے یہ بچہ میرے شوہر کا ہے) اللہ کے نزدیک اس عورت کی کوئی عزت نہیں اور وہ اسے جنت میں داخل نہیں فرمائے گا، اور جو شخص اپنے بچے کا انکار کر دے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ یہ بچہ اسی کا ہے (یعنی اپنی عورت پر بہتان لگائے اور کہے کہ اس نے جو بچہ جنم دیا ہے وہ میرا نہیں)، اللہ اس سے حجاب فرمالے گا اور اس کو تمام اوّل و آخر پوری مخلوق کے سامنے رسوا کر دے گا۔“

تشریح: مرد اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو وہ وقت کے قاضی اور حاکم کے سامنے جا کر اسے بیان کرے، حاکم عورت کو بلا کر پوچھے وہ اگر انکار کر دے تو ان دونوں کے درمیان لعان ہوگا ظاہر ہے ان میں سے ایک جھوٹا ہے۔ عورت جھوٹی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کریں گے اور مرد جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ ذلیل کریں گے۔ لعان یہ ہے کہ آدمی اپنی عورت کے متعلق یہ کہے کہ یہ فلاں کے ساتھ بُری ہے، اور عورت اس کا انکار کرے۔ پھر وقت کا قاضی حاکم وہ ان دونوں کو سامنے کھڑا کر کے قسمیں لے۔

---

[1] ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب التغلیظ فی الانتفاء، رقم: ۲۲۶۳. نسائی، رقم: ۳۴۸۱. ابن ماجہ، رقم: ۲۷۴۳ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کی صورت یہ ہے کہ امام کے سامنے آ کر وہ اپنا بیان دے جب شہادت نہ پیش کر سکے تو حاکم اس سے چار گواہوں کے قائم مقام چار قسمیں لے گا اور یہ قسم کھا کر کہے گا کہ وہ سچا ہے جو بات کہتا ہے وہ حق ہے۔ پانچویں دفعہ کہے گا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔ اتنا کہتے ہی اس کی عورت اس سے بائن ہو جائے گی اور ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے گی۔ یہ مہر ادا کر دے گا اور اس عورت پر زنا ثابت ہو جائے گا۔ لیکن اگر وہ عورت بھی سامنے ملاعنہ کرے تو حد اس پر سے ہٹ جائے گی۔ یہ بھی چار مرتبہ حلفیہ بیان دے گی کہ اس کا خاوند جھوٹا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ کہے گی کہ اگر وہ سچا ہو تو اس پر اللہ کا غضب نازل ہو۔ اس نکتہ کو بھی خیال میں رکھئے کہ عورت کیلئے غضب کا لفظ کہا گیا اس لئے کہ عموماً کوئی مرد نہیں چاہتا کہ وہ اپنی بیوی کو خواہ مخواہ تہمت لگائے اور اپنے آپ کو بلکہ اپنے کنبے کو بھی بدنام کرے عموماً وہ سچا ہی ہوتا ہے اور اپنے صدق کی بنا پر ہی وہ معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے عورت پانچویں مرتبہ میں اس سے یہ کہلوایا گیا کہ اگر اس کا خاوند سچا ہو تو اس پر اللہ کا غضب آئے۔

مجاہد کے گھر والوں پر ہاتھ ڈالنے کی سزا

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ، إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟)). [1]

---

[1] مسلم، كتاب الامارة، باب حرمة نساء المجاهدين واثم من خانهم فيهن، رقم: ٤٩٠٨.
ابوداؤد، رقم: ٢٤٩٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجاہدین کی خواتین کی حرمت، جہاد میں شریک نہ ہونے والوں پر، ان کی ماؤں کی حرمت جیسی ہے، جہاد میں شریک نہ ہونے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل خانہ کی جانشینی کرتا ہے اور وہ اِن کے بارے میں خیانت کرتا ہے تو روزِ قیامت اسے کھڑا کیا جائے گا اور وہ (مجاہد) اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا، تمہارا کیا خیال ہے (وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑے گا)؟"

تشریح: اس شخص نے مجاہد کے گھر والوں کی عزت پر ہاتھ ڈالنا چاہا تو آج مجاہد اس کے نامہ اعمال پر ہاتھ ڈال کر اس کی نیکیاں لے جائے گا (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

زنا اور رشوت کی سزا

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرُّشَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالرُّعْبِ)). [1]

ترجمہ: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جس قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے وہ قحط سالی کا شکار ہو جاتی ہے، اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے اس پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے"۔

رشوت خور نے جس سے رشوت لی ہوتی ہے ساری عمر اس کا کانا ہونا ہے،

---

[1] احمد، ٤/٢٠٥، رقم: ١٧٩٧٦ و ١٧٣٦٧۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ دیکھئے: السلسلة الضعيفة، رقم (١٢٣٦)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس سے خوف زدہ ہونے کے ساتھ ایسا مرعوب اور بزدل ہو جاتا ہے کہ ہر وقت خوف اس پر طاری رہتا ہے کہیں کوئی میری شکایت نہ کر دے، کوئی افسر میری چھٹی ہی نہ کرا دے، ہر وقت خوف و ہراس اس پہ طاری رہتا ہے۔

پانچ گناہوں کی پانچ سزائیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ. [1]

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔

① جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی

---

[1] سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب العقوبات حدیث (۴۰۱۹).
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں ② اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط و مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم وستم میں مبتلا کردی جاتی ہے ③ اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے ④ اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالی غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ انکے اموال چھین لیتے ہیں ⑤ اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالی کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کرلیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالی اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں"۔

زانی زانیہ کیلئے اور زانیہ زانی کیلئے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً ۘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۳ ﴾ (النور: ۳)

"زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے اور سے نکاح نہیں کرتا اور زنا کار عورت بھی بجز زانی یا مشرک مرد کے اور سے نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کردیا گیا"۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں بڑی پیاری بات کہی ہے: جب آدمی زانیہ عورت سے نکاح کرنے پر راضی ہوگیا ہے تو اس کا مطلب ہے وہ اس بات پر راضی ہے کہ اس کی بیوی زنا کرے اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے مابین مودت اور رحمت رکھی ہے۔ ان دونوں میں ایک جو چیز اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی چیز دوسرے کے لیے پسند کرتا ہے۔ پس جب عورت راضی ہو جاتی ہے کہ وہ زانی مرد سے نکاح کرے تو اس کا مطلب ہے وہ اس کے عمل سے راضی ہے اور اسی طرح مرد جب زانیہ عورت سے شادی کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے وہ اس کے عمل سے راضی ہے۔ تو جو زنا سے راضی ہے وہ زنا کے ہی مقام پر ہے، کیونکہ اصل فعل ارادہ ہی ہوتا ہے۔ [1]

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زانی اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے کوڑے مارے جاتے ہیں۔ شادی شدہ ہو تو اسے رجم کیا جاتا ہے، کیونکہ زانی اپنے تمام بدن سے زنا کرتا ہے، اپنی شہوت کو پورا کرنے میں سارے جسم سے لذت اندوز ہوتا ہے۔ اکثر احوال میں زانیہ عورت کی رضا ہی شامل ہوتی ہے۔ تو یہ کسی ایسی چیز سے خائف نہیں ہوتا جس سے چور خائف ہوتا ہے۔ کیونکہ زانی اور زانیہ دونوں راضی ہیں۔ تو اس لیے اسے بدن پر کوڑے مارنے اور رجم کرنے کی سزا دی گئی۔

زنا امہات الجرائم اور کبائر المعاصی میں سے ہے۔ کیونکہ اس سے اختلاط انساب ہو جاتا ہے۔ اس میں کھیتی اور نسل کی ہلاکت ہے۔ تو جب زانی غیر شادی شدہ ہو اسے رجم نہیں کیا جاتا کیونکہ اسے عذر حاصل ہے، جو شادی شدہ کو حاصل نہیں۔ شادی شدہ وہ جانتا ہے جو غیر شادی شدہ نہیں جانتا۔ اسی لیے شادی شدہ کو رجم کیا جائے گا اور غیر شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے۔ [2]

اور آخرت میں جو سزا اسے ملنی ہے، اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: رات کو دو آدمی مجھے ایک جگہ پر لے گئے، وہاں میں نے دیکھا تنور کی مثل ایک گھڑا ہے، اوپر سے تنگ نیچے سے کھلا ہوا ہے۔ اس میں آگ بھڑکائی ہوئی

---

[1] مجموع الفتاوی (۵/۳۱۹).

[2] اعلام الموقعین ج۲ ص ۱۰۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں ننگے جل رہے ہیں۔ جب آگ کا انگارہ بلند ہوتا ہے تو یہ اوپر کو اٹھتے ہیں، نکلنے کے قریب ہوتے ہیں تو پھر واپس لوٹ جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ زانی لوگ ہیں۔ ❶

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ اس عذاب کا زانیوں کے احوال کے ساتھ مطابقت پر غور فرمائیں، جب بھی یہ لوگ اس گناہ کو چھوڑنے اور توبہ کرنے کا ارادہ کرتے اس میں پھر لوٹ جاتے (اور جس طرح دنیا میں ننگے اکٹھے ہوتے تھے، اسی طرح آخرت میں آگ کے تنور میں اکٹھے ہیں) باہر نکلنے کا ارادہ کرتے ہیں پھر اسی میں لوٹ جاتے ہیں۔ ❷

جھوٹ، زنا، سود، اور ترک قرآن کی سزا

حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ اقدس ہماری طرف متوجہ کرتے اور پوچھتے کہ آج کی رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر ہم سے کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا اور آپ اس کی وہ تعبیر فرما دیتے جو اللہ تعالیٰ الہام فرماتا۔ چنانچہ اپنے اپنے معمول کے مطابق ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وہی سوال کیا اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن میں نے آج کی رات خواب دیکھا ہے (اور وہ یہ) کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر مجھے مقدس سرزمین، ملک شام کی طرف لے چلے، پس ایک جگہ پہنچ کر میں کیا دیکھتا ہوں کہ:

---

❶ بخاری.

❷ روضة المحبين ص ٤٢٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِیْ شِدْقِهٖ فَيَشُقُّهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ فَلَا يَرْجِعُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلُ ذَالِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ ہٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَاہٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا.❶

”ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص اپنے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے، اور وہ اس آنکڑے کو بیٹھے ہوئے شخص کے کلے (گلپھڑے) میں ڈالتا ہے اور اس کو چیرتا ہے، یہاں تک کہ اس کی گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے، پھر وہ دوسرے کلے کے ساتھ اس طرح کرتا ہے (یعنی اس کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے) جب وہ کلہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے تو پھر پہلے کی طرح وہی عمل کرتا ہے (یعنی وہ کلے کو چیرتا ہے اور جب وہ کلہ درست ہوجاتا ہے تو پھر چیرتا ہے غرضیکہ بار بار یہی عمل کرتا ہے اور یہ عمل جاری رہتا ہے)“۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے، انہوں نے کہا: آگے بڑھو، (یہ مت پوچھئے کہ کیا ہو رہا ہے بلکہ آگے چلئے ابھی بہت عجائبات دیکھنے ہیں اس کی تعبیر معلوم ہوجائے گی) چنانچہ ہم آگے چلے:

حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْصَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ.

”یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ آئے جہاں ایک شخص چت پڑا ہوا تھا اور

❶ بخاري، كتاب الجنائز، باب، رقم: ١٣٨٦. أحمد، ١٤/٥، رقم: ٢٠٤٢٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص اس سر کے پاس اتنا بڑا پتھر لئے کھڑا تھا (جس سے ہاتھ بھر جائے) اور اس سے چت پڑے شخص کے سر کو کچلتا تھا، چنانچہ جب وہ پتھر کو (کھینچ کر) اس کے سر پر مارتا ہے تو پتھر سر کو کچل کر لڑھکتا ہوا دور چلا جاتا (پھر وہ دوبارہ مارنے کی غرض سے) اس پتھر کو اٹھانے کے لئے جاتا اور جب لوٹ کر آتا تو اس کے پہنچنے سے پہلے ہی اس شخص کا سر درست ہو جاتا اور پھر وہ اس پر پتھر مارتا اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری تھا کہ اس کا سر درست ہوتا رہتا اور وہ اس پر پتھر مارتا رہتا"۔

میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ چلیے چلیے۔ چنانچہ ہم آگے چلے:

حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَیِّقٌ وَاَسْفَلَهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفِعُوْا حَتّٰی كَادَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْ فِیْهَا وَفِیْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ.

"یہاں تک کہ ایک ایسے گڑھے پر پہنچے جو تنور کی مانند تھا کہ اس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نیچے کا حصہ کشادہ تھا اور اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جب آگ اوپر کی طرف بھڑکتی تو کچھ لوگ جو آگ کے اندر تھے (شعلوں کے ساتھ) اوپر آجاتے یہاں تک کہ اس گڑھے سے نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب شعلہ کا زور گھٹ جاتا تو وہ سب پھر اندر چلے جاتے میں نے دیکھا کہ اس آگ میں کئی مرد تھے اور کئی عورتیں تھیں اور سب ننگے تھے"۔

میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے تو ان دونوں نے کہا کہ چلیے چلیے۔ چنانچہ ہم آگے چلے:

حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَّعَلٰی وَسَطِ النَّهَرِ وَعَلٰی شَطِّ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِىْ فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِي فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ.

"یہاں تک کہ ایک ایسی نہر پر پہنچے جو (پانی کے بجائے) خون سے بھری ہوئی تھی، نہر کے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے کنارے پر تھا جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے جب وہ شخص جو نہر کے بیچ میں تھا (آگے کنارے پر) آیا اور چاہا کہ باہر نکل آئے تو اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر پھینک کر مارا جس سے وہ اپنی جگہ لوٹ گیا اور پھر اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا کہ نہر کے اندر کا آدمی جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اس کو اسی جگہ واپس کر دیتا ہے"۔

میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ چلے چلئے۔ چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک ایک سرسبز شاداب باغ کے پاس پہنچے اس باغ میں ایک بڑا درخت تھا اور اس کی جڑ پر ایک بوڑھا اور کچھ بچے (بیٹھے) تھے پھر کیا دیکھتا ہوں کہ اس درخت کے پاس ایک اور شخص بھی ہے جس کے آگے آگ جل رہی ہے وہ اس کو جلا بھڑکا رہا تھا، پھر وہ دونوں آدمی مجھ کو لے کر درخت پر چڑھے اور مجھ کو ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو درخت کے بالکل درمیان تھا (اور یہ گھر اتنا اچھا تھا، کہ) میں نے کبھی بھی اس سے اچھا کوئی گھر نہیں دیکھا اس گھر میں کتنے ہی جوان بوڑھے، مرد تھے، کتنی ہی عورتیں اور کتنے اور بچے تھے، اس کے بعد وہ دونوں مجھ کو اس گھر سے نکال کر درخت کے اور اوپر لے گئے اور مجھ کو ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو پہلے گھر سے بھی بہت اچھا اور افضل تھا اس میں بھی بوڑھے اور جوان آدمی موجود تھے اب میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا کہ آج کی رات تم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجھ کو خوب گھمایا پھرایا لیکن میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت سے تو مجھ کو آگاہ کرو؟ ان دونوں نے کہا کہ اچھا ہم آپ ﷺ کو بتاتے ہیں (پھر انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ):

اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ مَاتَرٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ.

"جس شخص کو آپ (ﷺ) نے دیکھا کہ اس کے کلّے چیرے جا رہے تھے وہ ایسا شخص ہے جو جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے اور اس کی جھوٹی باتیں نقل و بیان کی جاتی ہیں، جو دنیا میں چاروں طرف پھیلتی ہیں، جن سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو آپ (ﷺ) نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا"۔

وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَأْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ بِمَا فِیْهِ بِالنَّهَارِ یُفْعَلُ بِهٖ مَارَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ.

اور جس شخص کو آپ (ﷺ) نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا وہ ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا تھا یعنی اس کو قرآنی علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی لیکن وہ شخص اس (قرآن سے) بے نیاز ہو کر رات میں سوتا رہا اور دن میں قرآن کے مطابق عمل نہیں کیا، چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو آپ (ﷺ) نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا"۔

وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ.

"اور جن لوگوں کو آپ (ﷺ) نے تنور میں دیکھا ہے، وہ زناکار ہیں"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّهْرِ اٰکِلُ الرِّبَا.

"اور جس شخص کو آپ (ﷺ) نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے"۔

(ان سب کو بھی اپنے کیئے کی سزا مل رہی ہے اور قیامت تک یوں ہی ملتی رہے گی) اور جس بوڑھے شخص کو آپ (ﷺ) نے درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے پاس جو بچے ہیں وہ آدمیوں کی اولاد ہیں اور جو شخص درخت سے کچھ فاصلہ پر آگ جلا رہا ہے وہ دوزخ کا درغہ ہے اور درخت کے اوپر پہلا گھر جس میں آپ (ﷺ) داخل ہوئے تھے وہ (جنت میں عام) مؤمنوں کا مکان ہے اور یہ گھر (جو پہلے گھر سے اوپر واقع ہے) شہداء کا مکان ہے۔

وَاَنَا جِبْرَئِیْلُ وَهٰذَا مِیْکَائِیْلُ وَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِثْلَ الرِّبَابَةِ الْبَیْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اِسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَكَ.

"میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں اور یہ جو میرے ساتھ ہیں میکائیل (علیہ السلام) ہیں اور ذرا آپ (ﷺ) اوپر سر اٹھایئے (آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر (نہایت بلندی میں) ابر کی مانند کوئی چیز ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تہ در تہ سفید ابر کی مانند کوئی چیز ہے ان دونوں نے کہا کہ یہ ابر کی مانند جو چیز آپ (ﷺ) دیکھ رہے ہیں دراصل جنت میں آپ (ﷺ) کا مکان ہے۔ میں نے کہا کہ تو پھر تم لوگ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے مکان میں چلا جاؤں ان دونوں نے کہا کہ ابھی تو آپ کی عمر باقی ہے جس کو آپ (ﷺ) نے پورا نہیں کیا ہے جب آپ (ﷺ) اپنی عمر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو پورا کرلیں گے تو اپنے مکان میں چلے جائیں گے"۔

① جھوٹا آدمی منہ پھٹ ہوتا ہے، اس لیے منہ میں ہی سزا دی جارہی ہے۔

② زانی اور زانیہ اب اکھٹے ننگے ہونے کا مزا چکھیں۔

③ سود خور اب خوب اچھی طرح خون پیئے۔

④ صاحبِ قرآن بن کر عمل نہیں کیا، اب اس کا دماغ ٹھکانے آجائے گا۔

مکر و فریب کی سزا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝٤٥ وَ قَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝٤٦﴾

(ابراھیم: ٤٥، ٤٦)

"اور جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے تم ان کے مکانوں میں رہتے تھے اور تم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کس طرح (کا معاملہ) کیا تھا اور تمہارے (سمجھانے) کیلئے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔ اور انہوں نے (بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی (سب) تدبیریں خدا کے ہاں (لکھی ہوئی) ہیں۔ گو وہ تدبیریں ایسی (غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں"۔

ماضی کی ان مجرم قوموں کی حق اور اہلِ حق کے خلاف سازشیں اتنی ہولناک اور اس قدر سخت تھیں کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل اور ٹل جائیں۔ مگر ان کی وہ سب چالیں اور سازشیں اللہ ہی کے پاس دھری کی دھری رہ گئیں۔ اس نے ان کی ان تمام چالوں کو بیکار کر دیا۔ پس چالیں سب اللہ ہی کے اختیار میں ہیں، جیسا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا گیا اور مذید وضاحت اور تاکید کے ساتھ ارشاد فرمایا گیا:

﴿وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا﴾ (الرعد:۴۲)

معاملہ سب کا سب اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت و اختیار میں ہے۔ کہ اس ساری کائنات کا خالق و مالک بھی تنہا وہی ہے، اور اس میں حکم و تصرف بھی اسی کا چلتا ہے۔ پس ہوتا وہی ہے جو اس کو منظور ہوتا ہے۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تدبیر اُن سے ان کے مکر کے سبب ہی ہے۔ یہ ان ہی کا مکر ہے جو ان پر لوٹ آتا ہے:

﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾﴾ (فاطر: ۴۲، ۴۳)

”اور یہ اللہ کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ہدایت کرنے والا آئے تو یہ ہر ایک امت سے بڑھ کر ہدایت پر ہوں مگر جب ان کے پاس ہدایت کرنے والا آیا تو اس سے ان کو نفرت ہی بڑھی۔ یعنی (انہوں نے) ملک میں غرور کرنا اور بری چال چلنا (اختیار) کیا اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے یہ اگلے لوگوں کی روش کے سوا کسی چیز کے منتظر نہیں سو تم اللہ کی عادت میں ہرگز تبدل نہ پاؤ گے اور خدا کے طریقے میں کبھی تغیر نہ دیکھو گے۔“

جو کسی کے ساتھ جس طرح کا سوچے اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کے جال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں پھنسا دیتے ہیں۔

قریش نے اور عرب نے نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے بڑی سخت قسمیں کھا رکھی تھیں کہ اگر اللہ کا کوئی رسول ﷺ ہم میں آئے تو ہم تمام دنیا سے زیادہ اس کی تابعداری کریں گے۔ جیسے اور جگہ فرمان ہے:

﴿ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝۱۵۶ ﴾ (الانعام: ۱۵۶)

"(اور اس لئے اتاری ہے) کہ (تم یوں نہ) کہو کہ ہم سے پہلے دو ہی گروہوں پر کتابیں اتری تھیں۔ اور ہم ان کے پڑھنے سے (معذور اور) بے خبر تھے"۔

یعنی اس لئے کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم سے پہلے کی جماعتوں پر تو البتہ کتابیں اتریں۔ لیکن ہم تو ان سے بے خبر ہی رہے۔ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے بہت زیادہ راہ یافتہ ہو جاتے۔ تو لو اب تو خود تمہارے پاس تمہارے رب کی بھیجی ہوئی دلیل آ پہنچی ہدایت و رحمت خود تمہارے ہاتھوں میں دی جا چکی اب بتاؤ کہ رب کی آیتوں کی تکذیب کرنے والوں اور ان سے منہ موڑنے والوں سے زیادہ ظالم کون ہے؟ اور دوسری آیات میں ہے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے اپنے پاس اگلے لوگوں کے عبرتناک واقعات ہوتے تو ہم تو اللہ کے مخلص بندے بن جاتے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے ان کے جانے کے بعد کفر کیا، اب انہیں عنقریب اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ ان کے پاس اللہ کے آخری پیغمبر ﷺ اور رب کی آخری اور افضل تر کتاب آ چکی لیکن یہ کفر میں اور بڑھ گئے، انہوں نے اللہ کی باتیں ماننے سے تکبر کیا خود نہ مان کر پھر اپنی مکاریوں سے اللہ کے دوسرے بندوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکا۔ لیکن انہیں باور کر لینا چاہئے کہ اس کا وبال خود ان پر پڑے گا۔ یہ اللہ کا نہیں البتہ اپنا بگاڑ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکاریوں سے پرہیز کرو مکر کا بوجھ مکار پر ہی پڑتا ہے اور اس کی جواب دہی اللہ کے ہاں ہوگی۔ محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ تین کاموں کا کرنے والا نجات نہیں پا سکتا، ان کاموں کا وبال ان پر یقینا آئے گا، مکر، بغاوت اور وعدوں کو توڑ دینا پھر آپ نے یہی آیت پڑھی، انہیں صرف اسی کا انتظار ہے جو ان جیسے ان سے پہلے گزرنے والوں کا حال ہوا کہ اللہ کے رسولوں کی تکذیب اور فرمان رسول ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے اللہ کے دائمی عذاب ان پر آ گئے۔ پس یہ تو اللہ تعالیٰ کی عادت ہی ہے اور تو غور کر۔ رب کی عادت بدلتی نہیں نہ پلٹتی ہے۔ جس قوم پر عذاب کا ارادہ ہو چکا پھر اس ارادے کے بدلنے پر کوئی قدرت نہیں رکھتا کہ ان پر سے عذاب ہٹیں نہ وہ ان سے بچیں۔ نہ کوئی انہیں گھما سکے۔ واللہ اعلم۔ [1]

مسخروں سے مسخرہ

ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو ہم محنت مزدوری کرتے اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے اور جو مزدوری ملتی وہ لا کر صدقہ کر دیتے:

((كُنَّا نَتَحَامَلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا)).

"ہم اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے"۔

تو منافقین اور کفار ہمارا مذاق اڑاتے۔ کوئی صدقہ لے کر آتا تو اسے کہتے یہ "دکھلاوا کرتا ہے" کسی کو کہتے:

((اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا)).

"اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ سے غنی ہیں"۔

تو اللہ نے ان کے اس مذاق اور مسخرے پن پر یہ آیت نازل فرمائی:

﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ

---

[1] تفسیر ابن کثیر تحت آیۃ فاطر (٤٣).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ (التوبة: ۷۹)

”جو لوگ ان مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں، پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے انہی کے لئے دردناک عذاب ہے“۔ [1]

کفار اور ان کے ہم مزاج لوگوں کا وطیرہ ہی یہ ہے کہ وہ ایمان والوں کو مذاق کرتے ہیں، اور پھر یہ مذاق ان کا اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات سے مذاق کرنا شروع کر دیتے ہیں:

﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾﴾ (الزخرف: ۴۷)

”پس جب وہ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے تو وہ بے ساختہ ان پر ہنسنے لگے“۔

﴿زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾﴾ (البقرة: ۲۱۲)

”کافروں کے لئے دنیا کی زندگی خوب زینت دار کی گئی ہے، وہ ایمان والوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں حالانکہ پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان سے اعلیٰ ہونگے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے“۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾﴾ (المطففين: ۲۹)

”گنہگار لوگ ایمانداروں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے“۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب التفسیر رقم (٤٦٦٨)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں یہ لوگ ایمانداروں سے مذاق کرتے ہیں، اس کے بدلہ میں روزِ قیامت ایماندار ان کافروں سے مذاق کریں گے:

﴿فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝﴾ (المطففين:۳۴تا۳۶)

"پس آج ایمان والے ان کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے کہ اب ان منکروں نے جیسا یہ کرتے تھے پورا پورا بدلہ پالیا"۔

نفاق کی سزا ۱ـ

(نور ہی بجھ گیا)

نفاق میں ظاہر اور باطن میں تضاد ہوتا ہے۔ اوپر سے مؤمن، اندر سے کافر، اس لیے ایسے لوگوں کے لیے سزا بھی ایسی ہی تجویز کی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ۝ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝﴾ (البقرہ: ۱۷، ۱۸)

"ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی، جب آگ نے اس کے اردگرد کی چیزیں روشن کیں تو خدا نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔ یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے راستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے"۔

مثال کو عربی میں مثیل بھی کہتے ہیں اس کی جمع امثال آتی ہے۔ جیسے قرآن میں ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾﴾

(العنکبوت: ٤٣)

"ہم یہ مثالیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے بیان کرتے ہیں اور اسے تو اہل دانش ہی سمجھتے ہیں"۔

یعنی یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں جنہیں صرف عالم ہی سمجھتے ہیں۔ اس آیت شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو منافق گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور اندھے پن کو بینائی کے بدلے مول لیتے ہیں ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے اندھیرے میں آگ جلائی اس کے دائیں بائیں کی چیزیں اسے نظر آنے لگیں، اس کی پریشانی دور ہوگئی اور فائدے کی امید بندھی کہ دفعتہ آگ بجھ گئی اور سخت اندھیرا چھا گیا نہ تو نگاہ کام کر سکے، نہ راستہ معلوم ہو سکے اور باوجود اس کے وہ شخص خود بہرا ہو۔ کسی کی بات کو نہ سن سکتا ہو۔ گونگا ہو کسی سے دریافت نہ کر سکتا ہو، اندھا ہو جو روشنی سے کام نہ چلا سکتا ہو۔ اب بھلا یہ راہ کیسے پا سکے گا؟ ٹھیک اسی طرح یہ منافق بھی ہیں کہ ہدایت چھوڑ کر راہ گم کر بیٹھے اور بھلائی چھوڑ کر برائی کو چاہنے لگے۔ اس مثال سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں نے ایمان قبول کر کے کفر کیا تھا۔ جیسے قرآن کریم میں کئی جگہ یہ صراحت موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

امام رازی نے اپنی تفسیر میں سدی سے بھی نقل کیا ہے۔ پھر کہا ہے کہ یہ تشبیہ بہت ہی درست اور صحیح ہے، اس لئے کہ اولاً تو ان منافقوں کو نور ایمان حاصل ہوا پھر ان کے نفاق کی وجہ سے وہ چھن گیا اور یہ حیرت میں پڑ گئے اور دین گم ہو جانے کی حیرت سے بڑی حیرت اور کیا ہوگی؟ امام ابن جریر فرماتے ہیں کہ جن کی یہ مثال بیان کی گئی ہے انہیں کسی وقت بھی ایمان نصیب ہی نہ ہوا تھا کیونکہ پہلے فرمان الٰہی گزر چکا ہے کہ آیت ﴿وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ﴾ یعنی گو یہ زبان سے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لانے کا اقرار کرتے ہیں مگر حقیقتاً یہ ایماندار نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت اس آیۃ مبارکہ میں ان کے کفر و نفاق کے وقت کی خبر دی گئی ہے اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس حالت کفر و نفاق سے پہلے کبھی انہیں ایمان حاصل ہی نہیں ہوا۔ ممکن ہے ایمان لائے ہوں، پھر اس سے ہٹ گئے ہوں اور اب دلوں میں مہریں لگ گئی ہوں دیکھئے دوسری جگہ قرآن کریم میں ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۝﴾ (المنافقون: ۳)

"یہ اس لئے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا، پھر ان کے دلوں پر مہر لگ گئی۔ اب وہ کچھ نہیں سمجھتے"۔

یہی وجہ ہے کہ اس مثال میں روشنی اور اندھیرے کا ذکر ہے یعنی کلمہ ایمان کے ظاہر کرنے کی وجہ سے دنیا میں کچھ نور ہو گیا، کفر کے چھپانے کی وجہ سے پھر آخرت کے اندھیروں نے گھیر لیا، یہاں شخص واحد سے مثال کو بیان کیا گیا ہے۔ ایک جماعت کی مثال شخص واحد سے اکثر دی جاتی ہے۔ قرآن پاک میں اور جگہ ہے:

﴿رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ﴾ (الاحزاب: ۱۹)

"تو دیکھے گا کہ وہ تیری طرف آنکھیں پھیر پھیر کر اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح وہ شخص جو سکرات موت میں ہو"۔

اور اس آیت کو بھی دیکھئے:

﴿مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (لقمان: ۲۸)

"تم سب کا پیدا کرنا اور مار ڈالنے کے بعد پھر زندہ کر دینا ایسا ہی ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسے ایک جان کو دوبارہ زندہ کرتا"۔

تیسری جگہ توراۃ سیکھ کر عملی عقیدہ اس کے مطابق نہ رکھنے والوں کی مثال میں کہا گیا ہے:

﴿كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا﴾ (الجمعة: ٥)

"گدھے کی مانند ہیں جو کتابیں لادے ہوئے ہو"۔

سب آیتوں میں جماعت کی مثال ایک ہی شخص سے دی گئی ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا آیت میں منافقوں کی جماعت کی مثال ایک شخص سے دی گئی۔

منافقین پہلے ایمان لاتے ہیں پھر کفر اختیار کر لیتے ہیں، پہلے دیکھتے ہیں پھر نابینے ہو جاتے ہیں، پہلے حق بات پہچان لیتے ہیں پھر انکار کر دیتے ہیں دنیاوی مفاد ان کا اصل مقصد ہوتا ہے، جدھر سے مفاد نظر آیا اس طرف ہو گئے اور اپنا نور ایمان دنیا کی خاطر خود بجھا دیا۔ قیامت کے دِن انہیں عذاب بھی اسی طرح کا دیا جائے گا:

﴿يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۭ ﴿١٣﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿١٤﴾﴾ (الحديد: ١٣، ١٤)

"اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظر (شفقت) کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے کو لوٹ جاؤ اور (وہاں) نور تلاش کرو پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا جو اسکی جانب اندرونی ہے اس میں تو رحمت ہے اور جو جانب بیرونی ہے اس طرف عذاب (و اذیت)۔ (تو منافق لوگ مومنوں سے) کہیں گے کہ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں تھے لیکن تم نے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور (ہمارے حق میں حوادث کے) منتظر رہے اور (اسلام میں) شک کیا اور (لاطائل) آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا یہاں تک کہ خدا کا حکم آ پہنچا اور خدا کے بارے میں تم کو (شیطان) دغاباز دغا دیتا رہا"۔

جس طرح آنکھوں والے کی بصارت سے اندھا کوئی نفع حاصل نہیں کر سکتا منافق و کافر ایماندار کے نور سے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔ تو منافق ایمانداروں سے آرزو کریں گے کہ اس قدر آگے نہ بڑھ جاؤ کچھ تو ٹھہرو جو ہم بھی تمہارے نور کے سہارے چلیں تو جس طرح یہ دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ مکر و فریب کرتے تھے آج ان سے کہا جائے گا کہ لوٹ جاؤ اور نور تلاش کر لاؤ یہ واپس نور کی تقسیم کی جگہ جائیں گے لیکن وہاں کچھ نہ پائیں گے، یہی اللہ کا وہ مکر ہے جس کا بیان: ﴿وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ میں ہے۔ اب لوٹ کر یہاں جو آئیں گے تو دیکھیں گے کہ ان کے اور مومنوں کے درمیان ایک دیوار حائل ہوگئی ہے جس کے اس طرف رحمت ہی رحمت ہے اور اس طرف عذاب و سزا ہے۔ پس منافق نور کی تقسیم کے وقت تک دھوکے میں ہی پڑ رہے گا نور مل جانے پر بھید کھل جائے گا تمیز ہو جائے گی اور یہ منافق اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب کامل اندھیرا چھایا ہوا ہوگا کہ کوئی انسان اپنا ہاتھ بھی نہ دیکھ سکے اس وقت اللہ تعالیٰ ایک نور ظاہر کرے گا مسلمان اس طرف جانے لگیں گے تو منافق بھی پیچھے لگ جائیں گے۔ جب مومن زیادہ آگے نکل جائیں گے تو یہ انہیں ٹھہرانے کے لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آواز دیں گے اور یاد دلائیں گے کہ دنیا میں ہم سب ساتھ ہی تھے۔

سلف صالحین میں سے کئی بزرگوں نے فرمایا ہے، منافقین کو قیامت کے دن نور دیا جائے گا پھر ان کا نور بجھا دیا جائے گا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۖ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٨﴾ (التحریم: ۸)

"مومنو! اللہ کی طرف صاف دل سے توبہ کرو امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ بلکہ ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

صلاح الدین یوسف صاحب اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"یہ دعا اہل ایمان اس وقت کریں گے جب منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا"۔ [1]

سچ فرمایا جس نے فرمایا:

((مَنْ تَزَيَّنَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ شَانَهُ اللهُ)).

"جو خود کو ایسی چیز سے مزین کرنے کی کوشش کرے جس کا وہ اہل نہیں،

---

[1] احسن البیان سورۃ تحریم آیت نمبر ۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اسے رسوا کر دیتے ہیں"۔

نفاق کی سزا ۲

(مرض بڑھتا گیا)

منافقین کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ﴾ (البقرہ: ۱۰)

"ان کے دلوں میں بیماری تھی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا"۔

عبدالرحمان بن زید بن اسلم فرماتے ہیں یہ الجزاء من جنس العمل سے ہے۔ یعنی جیسا ان کا عمل تھا، اللہ تعالیٰ نے اسی عمل میں انہیں بڑھا دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ دوسرے مقام میں فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۱۲۴ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۲۵﴾ (التوبة: ۱۲٤، ۱۲۵)

"اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو بعض منافقین کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان کو زیادہ کیا سو جو لوگ ایماندار ہیں اس سورت نے ان کے ایمان کو زیادہ کیا ہے اور وہ خوش ہو رہے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں روگ ہے اس سورت نے ان میں ان کی گندگی کے ساتھ اور گندگی بڑھا دی اور وہ حالت کفر ہی میں مر گئے"۔

یعنی کلام الٰہی جس مسلمان کے دل کے خطرہ سے موافق پڑتا وہ خوش ہو کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بول اٹھتا کہ سبحان اللہ۔ اس آیت نے میرا ایمان ویقین اور زیادہ کر دیا۔ اسی طرح جب کسی سورت میں منافقین کے پوشیدہ عیوب ظاہر کیے جاتے تو وہ بھی شرمندگی سے کھسیانے ہو کر کہتے کہ بیشک اس کلام نے ہمارے یقین و ایمان کو بڑھا دیا۔ لیکن یہ کہنا چونکہ خوشی اور انشراح سے نہ تھا۔ محض رفع خجالت کے لیے کہہ دیتے تھے اس لیے یہ توفیق نہ ہوتی تھی کہ آئندہ توبہ کر کے سچے دل سے حق کی پیروی کریں۔ بلکہ پہلے سے زیادہ اپنے عیب چھپانے کی فکر وتدبیر کرتے تھے۔ یہ ہی ہے گندگی پر گندگی۔ عیب دار کو لازم ہے کہ نصیحت سن کر اپنی اصلاح کرے نہ یہ کہ الٹا ناصح سے چھپانے لگے۔

کتمانِ حق وکفرانِ حق کی سزا

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴾ (النساء: ۴۷)

"اے کتاب والو! قبل اس کے کہ ہم لوگوں کے مونہوں کو بگاڑ کر ان کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہفتے والوں پر کی تھی ہماری نازل کی ہوئی کتاب پر جو تمہیں کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے ایمان لاؤ اور خدا نے جو حکم فرمایا سو (سمجھ لو کہ) ہو چکا"۔

جس دِن اللہ تعالیٰ جزا و سزا دیں گے اس دن کاذبین کاتمین کے چہروں کو اللہ تعالیٰ مسخ کر دیں گے، اور انہیں ان کی پشتوں کے بل لوٹا دیں گے جس طرح انہوں نے حق کے چہرے کو مسخ کیا اور اسے اس کے چہرے سے پھیر دیا، اسی طرح انہیں سزا دی جائے گی۔ ان کے چہرے سیدھی جانب سے پھیر دیئے جائیں گے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿جَزَآءً وِّفَاقًا﴾

﴿وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾

اللہ عزوجل یہود و نصاریٰ کو حکم دیتا ہے کہ میں نے اپنی بہترین کتاب اپنے بہترین نبی کے ساتھ نازل فرمائی ہے جس میں خود تمہاری اپنی کتاب کی تصدیق بھی ہے اس پر ایمان لاؤ اس سے پہلے کہ ہم تمہاری صورتیں مسخ کر دیں یعنی منہ بگاڑ کر دیں آنکھیں بجائے ادھر کے ادھر ہو جائیں، یا یہ مطلب کہ تمہارے چہرے مٹا دیں آنکھیں کان ناک سب مٹ جائیں پھر یہ مسخ چہرہ بھی الٹا ہو جائے۔ یہ عذاب ان کے بد اعمال کا بدلہ ہے یہی وجہ ہے کہ یہ حق سے ہٹ کر باطل کی طرف، ہدایت سے پھر کر ضلالت کی جانب بڑھے چلے جا رہے ہیں بایں ہمہ اللہ تعالیٰ انہیں احساس دلا رہے ہیں کہ اب بھی باز آ جاؤ اور اپنے سے پہلے ایسی حرکت کرنے والوں کی صورتوں کے مسخ ہونے کو یاد کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی طرح تمہارا منہ الٹ دیا جائے گا تا کہ تمہیں پچھلے پیروں چلنا پڑے تمہاری آنکھیں گدی کی طرف کر دوں اور اسی جیسی تفسیر بعض نے:

﴿إِنَّا جَعَلْنَا فِيٓ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ﴾ (یٰسٓ:۸)

کی آیت میں بھی کی ہے غرض یہ ان کی گمراہی اور ہدایت سے دور پڑ جانے کی بری مثال بیان ہوئی ہے، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مطلب یہ ہے کہ ہم تمہیں یعنی سچ مچ حق کے راستے سے ہٹا دیں اور گمراہی کی طرف متوجہ کر دیں، ہم تمہیں کافر بنا دیں اور تمہارے چہرے بندروں جیسے کر دیں، ابو زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوٹا دینا یہ تھا کہ ارض حجاز سے بلاد شام میں پہنچا دیا۔ یہ بھی مذکور ہے کہ اسی آیت کو سن کر حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ مشرف با اسلام ہوئے تھے۔ ابن جریر میں ہے کہ ابراہیم (تابعی) رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے اسلام کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمان ہوئے یہ بیت المقدس جاتے ہوئے مدینہ میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے کعب رضی اللہ عنہ مسلمان ہو جاؤ انہوں نے جواب دیا تم تو قرآن میں پڑھ چکے ہو کہ جنہیں توراۃ کا حامل بنایا گیا انہوں نے اسے کما حقہ قبول نہ کیا۔ ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بوجھ لادے ہوئے ہو اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جو توراۃ اٹھوائے گئے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا یہ یہاں سے چل کر حمص پہنچے وہاں سنا کہ ایک شخص جوان کے گھرانے میں سے تھا اس آیت کی تلاوت کر رہا ہے:

﴿مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ﴾

جب اس نے آیت ختم کی انہیں ڈر لگنے لگا کہ کہیں سچ مچ اس آیت کی وعید مجھ پر صادق نہ آ جائے اور میرا منہ مسخ کر پلٹ نہ جائے یہ جھٹ سے کہنے لگے ((یَارَبِّ اَسْلَمْتُ)) میرے اللہ میں ایمان لایا۔ پھر حمص سے ہی واپس اپنے وطن یمن میں آئے اور یہاں سے اپنے تمام گھر والوں کو لے کر سارے کنبے سمیت مسلمان ہو گئے، ابن ابی حاتم میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ اس طرح مروی ہے کہ ان کے استاد ابو مسلم جلیلی ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے میں دیر لگانے کی وجہ سے ہر وقت انہیں ملامت کرتے رہتے تھے پھر انہیں بھیجا کہ دیکھیں کہ آپ وہی پیغمبر ہیں جن کی خوشخبری اور اوصاف توراۃ میں ہیں؟ یہ آئے تو فرماتے ہیں جب میں مدینہ پہنچا تو ایک شخص قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا کہ اے اہل کتاب ہماری نازل کردہ کتاب تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرتی ہے بہتر ہے کہ اس پر اس سے پہلے ایمان لاؤ کہ ہم تمہارے منہ بگاڑ دیں اور انہیں الٹا کر دیں۔ میں چونک اٹھا اور جلدی جلدی غسل کرنے بیٹھ گیا اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا جاتا تھا کہ کہیں مجھے ایمان لانے میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیر نہ لگ جائے اور میرا چہرہ الٹا نہ ہو جائے۔ پھر میں بہت جلد آ کر مسلمان ہو گیا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یا ہم ان پر لعنت کریں جیسے کہ ہفتہ والوں پر ہم نے لعنت نازل کی یعنی جن لوگوں نے ہفتہ والے دن حیلے کے لئے شکار کھیلا حالانکہ انہیں اس کام سے منع کیا گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بندر اور سور بنا دیئے گئے۔

تصویر بنائی ہے، روح ڈال کر دکھاؤ

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ، كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَىٰ حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، أَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ، صُبَّ فِيْ أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). [1]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص کسی ایسے خواب کے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے دیکھا نہیں تو اسے مکلف بنایا جائے گا کہ وہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا، جو شخص کان لگا کر لوگوں کی باتیں سنتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں یا وہ اس سے دور بھاگتے ہوں تو روزِ قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے مکلف بنایا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا"۔

---

[1] بخاري، كتاب التعبير، باب من كذب في حلمه، رقم: ٧٠٤٢.
أبوداؤد، رقم: ٥٠٢٤. ترمذي، رقم: ١٧٥١.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریح: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ذی روح کی تصویر بنانے سے منع کر دیا ہے، انسان کمزور مخلوق ہے، خالق جیسی صفت اپنے میں پیدا کرنے کی جسارت کرے گا تو یہ ایسا ہرگز نہیں کر پائے گا۔ اگر یہ کسی ذی روح کی تصویر بنا کر خالق کی نقل اتارتا ہے تو خالق اسے اس میں روح پھونکنے کا حکم دیں گے۔ اگر میری نقل کی ہے تو پھر پورا کر کے دکھا اور یہ اسے پورا کر نہیں سکتا تو پھر یہ ایسا کام کیوں کرتا ہے جس سے یہ اپنے آپ کو جھوٹا خالق تصور کرائے۔ صرف لکیریں کھینچ کر خالق بننا چاہتا ہے، اتنا فنکار ہے تو روح ڈال کر دکھا، اس کی اپنی روح نکل جائے گی لیکن یہ روح نہیں ڈال سکے گا۔ بہر حال اس کا جو عمل تھا اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل میں ہی پھنسا دیں گے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنِّي رَجُلٌ، إِنَّمَا مَعِيْشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً، فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا أَبَدًا)). فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ! إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ. [1]

ترجمہ: سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں، میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا جب ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے کہا: ابن عباس! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری معیشت کا انحصار دست کاری پر ہے، اور میں

---

[1] بخاری، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر التی لیس فیہا روح، رقم: ۲۲۲۵۔
احمد، ۱/ ۳۶۰، رقم: ۲۱۹۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تصاویر بناتا ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث ہی سنا دیتا ہوں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جس شخص نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے عذاب دیتا رہے گا حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونکے جبکہ وہ کبھی بھی اس میں روح نہیں پھونک سکے گا"۔ اس آدمی نے بڑا سا سانس لیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ اس پر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: افسوس تجھ پر، اگر تم نے ضرور یہی کام کرنا ہے تو پھر درخت اور ایسی چیزوں کی تصاویر بنا لیا کر جس میں روح نہ ہو۔

جس نے خود منہ کو لگام دی اسے قیامت کے دِن آگ کی لگام ڈالی جائے گی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ)). [1]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے، جسے وہ جانتا ہو، پھر وہ اسے چھپائے تو روز قیامت اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی"۔

تشریح: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے، اسے چاہیے کہ وہ دوسروں تک

---

[1] ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی کتمان العلم، رقم: ۲٦٤۹. ابن ماجه، رقم: ۲٦۱.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔
أحمد، ۲/۲٦۳، رقم: ۷٥٦۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے پہنچائے۔ اور اگر اس سے کوئی بات پوچھے تو اسے بتائے۔ اگر وہ اس بات کو چھپاتا ہے جس کی دوسرے کو ضرورت ہے اور یہ اسے جانتا ہے اس کے پوچھنے پر اس نے اپنے منہ کو لگام دی ہے تو اسے قیامت کے دِن آگ کی لگام دے کر چپ کرا دیا جائے گا۔

جو چیز چرائے گا وہی کندھے پر چڑھے گی

عَنْ أَبِي حَمِيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ: اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللهُ فَيَأْتِيْ أَحَدُكُمْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهٖ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا؟ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرًا لَهُ خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَيْعَرُ)). ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)). [1]

ترجمہ: ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے کے ابن لتبیہ نامی شخص کو صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا، جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ

---

[1] بخاری، کتاب الزکاۃ، باب من لم یقبل الهدیة لعلة، رقم: ۲۵۹۷۔
مسلم، رقم: ۴۷۳۸۔ ابوداؤد، رقم: ۲۹۴۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(تحفہ دیا گیا ہے)۔ (یہ سن کر) نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: "اما بعد! میں تم میں سے کچھ آدمیوں کو ان امور پر، جو اللہ نے میرے سپرد کیے ہیں، مامور کرتا ہوں تو ان میں سے کوئی آ کر کہتا ہے: یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے، وہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا اور وہ دیکھتا کہ آیا اسے ہدیہ (تحفہ) ملتا ہے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے جو شخص اس (مال صدقات) میں سے جو کچھ لے گا وہ روزِ قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ آواز کر رہا ہوگا، اگر گائے ہوئی تو وہ آواز کر رہی ہوگی، اور اگر وہ بکری ہوئی تو وہ ممیا رہی ہوگی"۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟"

تشریح: جس چیز کی انسان چوری اور خیانت کرے گا وہی چیز قیامت کے دِن اس کے کندھوں پر سوار ہوگی اور اس کے لیے وبال بنے گی۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [1]

ترجمہ: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر مامور کریں اور اگر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز چھپا لے تو یہ خیانت ہوگی، جسے وہ روزِ قیامت لے کر حاضر ہوگا"۔

---

[1] مسلم، كتاب الإمارة، باب تحريم هدايا العمال، رقم: ٤٧٤٣. ابوداؤد، رقم: ٢٩٤٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ: ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا. قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ)) [1]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر خطاب فرمایا اس میں آپ نے خیانت کا ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملے کو سنگین قرار دیا، پھر فرمایا: "میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو، اور وہ شخص مجھے کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں اس سے

---

[1] بخاری، الجهاد، باب الغلول، رقم: ۳۰۷۳، مسلم برقم: ۱۸۳۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہوں کہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو اور وہ آدمی کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری ممیا رہی ہو، وہ شخص کہے، اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر کوئی نفس (یعنی مملوک) ہو اور وہ چلا رہا ہو اور وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روز قیامت آئے اور اس کی گردن پر چادر حرکت کر رہی ہو تو وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا، میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر کوئی غیر ناطق چیز (سونا، چاندی وغیرہ) ہو تو وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا''۔

چوری کر کے ''یا رسول اللہ ﷺ'' کہتا پھرے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، جس کا عمل صحیح ہوگا، امانت داری اور ایمان داری ہوگی تو نجات پائے گا اور سفارش بھی پائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سونے کے کنگن کے بدلے آگ کا کنگن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ مِنْ ذَهَبٍ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا)). [1]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے دوست کو آگ کا چھلا پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنا دے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا طوق پہنا دے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کے کنگن پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے، لیکن تم چاندی کو لازم پکڑو اور اس کے زیور بناؤ۔"

سونا اُمت محمدیہ کے مردوں کے لیے حرام ہے، جو شخص سونے کی کوئی بھی چیز پہنے گا روز قیامت وہی چیز اسے آگ کی پہنائی جائے گی (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا: ((تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟)) قَالَتَا: لَا. فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ

[1] ابو داؤد، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الذهب للنساء، رقم: ٤٢٣٦.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

أحمد ٢/٤٣، ٦٩٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ((أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟)) قَالَتَا: لَا. قَالَ: ((فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ)). ❶

ترجمہ: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: "کیا تم اس (سونے کی) زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟" انہوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنا دے؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر اس سونے کی زکوٰۃ ادا کرو۔"

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: ((مَا بَلَغَ أَنْ يُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ)). ❷

ترجمہ: ام سلمہ بیان کرتی ہیں، میں سونے کے پازیب پہنا کرتی تھی، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ بھی خزانہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو مال نصاب زکوٰۃ کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو پھر وہ خزانہ نہیں۔"

تشریح: سونا اُمت محمدیہ کے مردوں کے لیے حرام ہے۔ جو سونے کا زیور پہنے گا

---

❶ ترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء فی زکاة الحلی، رقم: ٦٣٧.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
ابوداؤد، رقم: ١٥٦٣. نسائی، رقم: ٢٤٧٩.

❷ ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب الکنز ما هو وزکاة الحلی، رقم: ١٥٦٤.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
مؤطا، رقم: ٥٩٥. دارقطنی، رقم: ١٩٣٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے قیامت کے دِن آگ کا زیور پہنایا جائے گا۔
چاندی اُمت محمدیہ کے مردوں کے لیے جائز ہے اور وہ بھی صرف ایک مثقال سے کم کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((لَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا)).

"ایک مثقال پورا نہ کر۔" [1]

عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ تحفۃ الاحوذی میں فرماتے ہیں: ((فَالْعَبُوا بِهَا)) کا مطلب ہے اپنی عورتوں کو چاندی کی انگوٹھی یا کڑا بنا کر دو۔ کیونکہ مسند احمد میں حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

((وَلٰكِنِ الْعَبُوا لَهُنَّ بِالْفِضَّةِ مِنَ التَّحْلِيقِ وَالسُّوِيرِ بِهَا لَهُنَّ أَوْ مَا شِئْتُمْ مِنَ التَّحْلِيَةِ بِهَا لَهُنَّ)).

"تم ان کے لیے چاندی کے کڑے اور کنگن بنا کر کھیلو، یا ان کے لیے جو تم زیور چاہتے ہو وہ ان کے لیے (اس سے کھیلو)"۔

بخیل کا ضائع ہوتا ہے، سخی کو اور ملتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)). [2]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں تو ان میں سے

---

[1] ترمذی کتاب اللباس باب ما جاء فی خاتم الحدید، رقم: ۱۷۸۵.
[2] بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ عزوجل: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾، رقم: ۱۴۴۲۔ مسلم، رقم: ۲۳۳۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما جبکہ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! بخیل کو تباہی سے دوچار کر۔"

تشریح: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أَعْطِ مُمْسِكًا میں "أَعْطِ" مشاکلة کے لیے بیان ہوا ہے۔ أَعْطِ مُنْفِقًا کی مشاکلة کے لیے، کیونکہ تلف میں عطیہ نہیں ہوتا۔ ((أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) کا معنی ہوگا "روکنے والے کا تلف کرے" اور فرشتوں کی بددعا سے مراد یا تو مال کے تلف ہونے کی بددعا ہے یا صاحب مال کے تلف ہونے کی بددعا ہے۔ خرچ کرنے والے کو اور ملتا ہے اور روکنے والے سے رُک جاتا ہے۔ دینے والے کو اور ملتا ہے، روکنے والے کا رُکتا ہے۔ (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

بخیل آدمی چونکہ احسان کرنے سے بخل کرتا ہے، نیکی و خیر سے روکا ہوا ہوتا ہے، اس لیے اس کا سینہ تنگ کر دیا جاتا ہے۔ انشراح صدر اسے نہیں ہوتا، بخیل آدمی صغیر النفس اور قلیل الفرح ہوتا ہے۔ ھم، غم، حزن اسے کافی لاحق ہوتے ہیں۔ اس کی ضرورت پوری نہیں ہوتی، اس کے کاموں پر اس کی معاونت بھی نہیں کی جاتی۔

سخی آدمی خوشحال ہوتا ہے، صدقہ کرتے وقت اسے شرح صدر نصیب ہوتا ہے۔ اس کا سینہ صدقہ کے وقت خوشی محسوس کرتا ہے۔ اسی لیے بخیل کو ملتا بھی کم ہے اور سخی کو ملتا بھی زیادہ ہے۔

جیسا دو گے ویسا لو گے

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک آدمی نے ردی کھجوروں کا ایک گچھا اہل صفہ کے لیے مسجد میں لٹکایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اسے حرکت دی اور کہا: اگر یہ چاہتا تو اس سے اچھا اور عمدہ صدقہ کر سکتا تھا، اور فرمایا:

((إِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [1]

"یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دِن رڈی کھجوریں ہی کھائے گا"۔

جیسا صدقہ کیا ویسا ہی کھائے گا۔ آج کل بھی کئی لوگ بالکل رڈی اور نکمّی چیز صدقہ کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں ہم نے صدقہ تو کیا ہے بڑا معرکہ مار لیا ہے۔ جو چیز استعمال کی رہتی نہیں وہ صدقہ کر دیتے ہیں، اور جو چیز اچھی لگتی ہے اسے چھوڑنے کو دِل نہیں چاہتا۔ کئی مالدار لوگ جن کے پاس دنیا تو کافی ہے لیکن دین ناکافی ہے، دین کا علم نہیں اور دنیا کے مال ومتاع میں مغرورے بنے ہوئے ہیں، ان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو پیر فقیر جو علم سے فقیر اور دین کی پیڑ ہوتے ہیں، ان کو بتاتے ہیں کالا بکرا صدقہ کرو، وہ منڈی جا کر بلّی کے سائز کا کالے رنگ کا ہزار دو ہزار کا بکرا خرید کر کسی مدرسہ کی رسید حاصل کر کے بڑے خوش ہوتے ہیں ہم نے صدقہ کر دیا ہے۔

ایسا صدقہ جو کسی کے کام نہ آئے اگر وہ خود کھانا چاہیں تو کھا نہ سکیں اللہ بھی قبول نہیں فرماتے۔ صدقہ وہ جو کسی حاجت مند کی حاجت کو پورا کرے، صدقے کا مقصد یہ ہے کہ کسی غریب مسکین یتیم کے ساتھ ہمدردی کا احساس ہو، یتیم مسکین غریب کے ساتھ محبت پیدا ہو، اسے سٹینڈ کرنے کی فکر ہو، اور صدقہ اپنی سب سے زیادہ پسندیدہ چیز سے کریں تاکہ اللہ تعالیٰ بھی خوش اور غریب بھی خوش ہو۔

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝۹۲ ﴾ (آل عمران: ۹۲)

---

[1] ابوداؤد کتاب الزکاۃ باب ما لا یجوز من الثمرۃ من الصدقۃ (۱۶۰۸).
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

”جب تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز نیکی نہ پاؤ گے اور تم جو خرچ کرو اسے اللہ بخوبی جانتا ہے“۔

انصار میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ باغ تھے۔ ان میں سے بیرحاء کا باغ آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ آپ اس باغ میں جایا کرتے تھے اور وہاں عمدہ اور شیریں پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم سے عرض کیا: میری کل جائداد سے بیرحاء کا باغ مجھے بہت پیارا ہے۔ میں اس باغ کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور اس سے ثواب اور اللہ کے ہاں ذخیرہ کی امید رکھتا ہوں۔ آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں۔ آپ نے فرمایا: بہت خوب! یہ مال تو بال آخر فنا ہونے والا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ مال تو بہت نفع دینے والا ہے) اب تم ایسا کرو کہ اپنے غریب رشتہ داروں میں بانٹ دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے! بہت خوب! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے ہی کرتا ہوں۔ چنانچہ یہ باغ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

منگتے کی سزا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ)). [1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب وہ روزِ قیامت پیش ہوگا تو اس کے چہرے پر کوئی گوشت نہیں ہوگا“۔

---

[1] صحيح بخاري كتاب الزكاة حديث (١٤٧٥).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موٹا و فربہ ہونے کے لیے مانگنے والا ہڈیوں کا ڈھانچہ ہی ہوگا۔ خاص طور پر اس کے چہرے پر کوئی گوشت نہیں ہوگا۔ مانگ لے لوگوں سے اور موٹا ہو جا۔ (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

مانگنا کس کے لیے جائز ہے؟

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ ((أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا)). [1]

"حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے قرضہ کی ضمانت لی جو دیت کی وجہ سے تھا چنانچہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ادائیگی قرض کے لیے کچھ رقم یا مال کا سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ دن ٹھہرے رہو، جب ہمارے پاس زکوۃ کا مال آئے گا تو اس میں سے تمہیں دینے کے لیے کہہ

[1] مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحل له المسألة، رقم: ۲٤۰٤. أبوداؤد، رقم: ۱٦٤۰.
نسائی: ۲۵۸۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبیصہ! صرف تین طرح کے لوگوں کے لیے سوال کرنا جائز ہے ایک تو اس شخص کے لئے جو کسی کے قرض کا ضامن بن گیا ہو بشرطیکہ مانگنے میں مبالغہ نہ کرے بلکہ اتنے ہی مال یا رقم کا سوال کرے کہ اس سے قرضہ کو ادا کر دے اور اس کے بعد پھر نہ مانگے، دوسرے اس شخص کے لیے جو کسی آفت و مصیبت مثلاً قحط و سیلاب وغیرہ میں مبتلا ہو جائے اور اس کا تمام مال ہلاک و ضائع ہو جائے، چنانچہ اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے جس سے اس کی غذا و لباس کی ضرورت پوری ہو جائے یا فرمایا کہ اس قدر مانگے کہ اس کی محتاجگی دور ہو جائے اور اس کی زندگی کے لیے سہارا ہو جائے، تیسرے اس شخص کے لیے جو غنی ہو مگر اس کو کوئی ایسی سخت حاجت پیش آ گئی ہے جسے اہل محلہ بھی جانتے ہوں مثلاً گھر کا تمام مال و اسباب چوری ہو جائے یا اور کسی مصیبت و حادثے سے دو چار ہونے کے وجہ سے ضرورت مند بن جائے اور قوم محلہ و بستی کے تین صاحب عقل و فراست لوگ اس بات کی شہادت دیں کہ واقعی اسے سخت حاجت پیش آ گئی ہے تو اس کے لیے اس قدر مانگنا جائز ہے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے۔ یا فرمایا کہ اس کی وجہ سے اس کی محتاجگی دور ہو جائے اور اس کی زندگی کا سہارا ہو جائے۔ قبیصہ! ان تین کے علاوہ کسی اور کو سوال کرنا حرام ہے اگر کوئی شخص ان تین مجبوریوں کے علاوہ دست سوال دراز کر کے کسی سے کچھ لے کر کھاتا ہے تو وہ حرام کھاتا ہے"۔

جو شخص مذکورہ تین عذر کے علاوہ مانگتا ہے وہ اپنے چہرے کو خود ذلیل کرتا ہے۔ قیامت کے دِن اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا، صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوگا جس سے یہ صاف پہچانا جائے گا کہ یہ منگتا (بھکاری) ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ)). قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ. [1]

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اس کو مستغنی کر دے مگر وہ اس کے باوجود لوگوں سے سوال کرتا ہے تو گویا وہ زیادہ آگ مانگتا ہے یعنی جو شخص بغیر ضرورت و حاجت کے لوگوں سے مانگ کر مال و زر جمع کرتا ہے تو وہ گویا دوزخ کی آگ جمع کرتا ہے"۔ نفیلی رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں ایک دوسری روایت میں نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مستغنی ہونے کی کیا حد ہے کہ اس کی موجودگی میں دوسرے لوگوں سے مانگنا ممنوع ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح اور شام کے بقدر۔

جیسے خودکشی کی ویسے ہی کرتا رہے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي

---

[1] أبوداؤد، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى، رقم: ١٦٢٩.
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
أحمد: ٤/ ١٨١، رقم: ١٧٦٢٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ)). ❶

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کی تو وہ جہنم میں بھی گلا گھونٹے گا اور جو نیزہ مار کر خودکشی کرے گا تو وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)). ❷

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار لیا تو وہ جہنم میں گرتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس نے زہر کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنمی آگ میں پیتا رہے گا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس نے لوہے (کے کسی آلے) کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا"۔

---

❶ بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، رقم: ۱۳۶۵۔
أحمد، ۲/۴۳۵، رقم: ۹۶۱۶۔

❷ بخاری، کتاب الطب باب شرب السم والدواء به وما یخاف منه، رقم: ۵۷۷۸۔
مسلم، رقم: ۳۰۰۔ نسائی، رقم: ۱۹۶۵۔ ترمذی، رقم: ۲۰۴۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریح: علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ سزا اسے اس لیے ملی ہے کیونکہ قاعدہ ہے:

لِأَنَّ الْجَزَاءَ مِنْ جِنْسِ الْعَمَلِ. [1]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے:

رواہُ محمد بن عجلان عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یذکر خالدًا مُخلّدًا و ھذا اصح لأن الروایات انّما تجی بأنّ اھل التوحید یُعَذَّبُوْنَ فی النّار ثمّ یخرجُوْنَ منھا ولم یذکر انھم یُخَلَّدُوْن فیھا.

محمد بن عجلان اس حدیث کو سعید بن مقری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں، وہ خالدًا مخلدًا کے الفاظ بیان نہیں کرتے، اور یہ بات صحیح ہے کیونکہ روایات میں ذکر ہوا ہے کہ اہل توحید کو عذاب دیا جائے گا پھر انہیں نکال لیا جائے گا یہ ذکر نہیں ہوا کہ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ [2]

علم بغیر عمل کے فضول ہے

جس طرح عمل سے علم کو جلا ملتی ہے اور علم روشن ہوتا ہے، اسی طرح بدعمل یا بے عمل کا علم اس کے لیے وبال بن جاتا ہے اور نسیان کی مرض میں مبتلا ہو کر علم سے عاری ہو جاتا ہے۔

خود ٹیڑھے ہوئے، اللہ نے دل ٹیڑھے کر دیئے

ضلالت و معاصی میں بڑھنا سابقہ گناہوں کے سبب سے ہوتا ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ

---

[1] عمدۃ القاری ج ۱۳ ص ۸۰۔

[2] ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فیمن قتل نفسه (۲۰۴۴)۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ اسے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (الصف: ۵)

"اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ تو جب ان لوگوں نے کجروی کی خدا نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیے اور خدا نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

علم کے باوجود حق سے اعراض کیا اور حق کے مقابلے میں باطل کو، خیر کے مقابلے میں شر کو اور ایمان کے مقابلے میں کفر کو اختیار کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا کے طور پر ان کے دلوں کو مستقل طور پر ہدایت سے پھیر دیا۔ کیونکہ یہی سنت اللہ چلی آ رہی ہے۔ کفر وضلالات پر دوام واستمرار ہی دلوں پر مہر لگنے کا باعث ہوتا ہے پھر فسق کفر اور ظلم اس کی طبیعت اور عادت بن جاتی ہے جس کو کوئی بدلنے پر قادر نہیں ہے۔ اس لیے آگے فرمایا اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو اپنی سنت کے مطابق گمراہ کیا ہوتا ہے اب کون اسے ہدایت دے سکتا ہے جسے اس طریقے سے اللہ نے گمراہ کیا ہو۔

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝﴾ (النساء: ۱۵۵)

"(لیکن انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا) تو ان کے عہد توڑ دینے اور خدا کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق مار ڈالنے اور یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر پردے (پڑے ہوئے) ہیں (خدا نے ان کو مردود کر دیا اور ان کے دلوں پر پردے نہیں ہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدا نے ان پر مہر کر دی ہے تو یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں"۔

جب رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو ہدایت کی تو کہنے لگے ہمارے دل پردہ میں ہیں تمہاری بات وہاں تک پہنچ نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات نہیں بلکہ کفر کے سبب ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے جس کے باعث ان کو ایمان نصیب نہیں ہو سکتا مگر تھوڑے لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی۔

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (المائدہ: ۱۳)

"پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت نازل فرما دی اور ان کے دل سخت کر دیئے کہ وہ کلام کو اپنی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے ان کی ایک نہ ایک خیانت تجھے ملتی رہے گی ہاں تھوڑے سے ایسے نہیں بھی ہیں، پس تو انہیں معاف کرتا رہ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔

﴿وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝﴾ (الانعام: ۱۰۹، ۱۱۰)

"اور یہ لوگ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی کے پاس ہیں۔ اور (مومنو!) تمہیں کیا معلوم ہے (یہ تو ایسے بد بخت ہیں کہ اُنکے پاس) نشانیاں آ بھی جائیں تب بھی ایمان نہ لائیں۔ اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیں گے (تو) جیسے یہ اس (قرآن) پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے (ویسے پھر نہ لائیں گے اور اُنکو چھوڑ دیں گے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں"۔

یعنی جب کفر و سرکشی میں تمادی ہوگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم ان کے دل اور آنکھیں الٹ دیں گے۔ پھر حق کے سمجھنے اور دیکھنے کی توفیق نہ ملے گی۔ اللہ جن کو ہدایت دیتا ہے اوّل ہی حق سن کر انصاف سے قبول کرتے ہیں اور جس نے پہلے ہی ضد کی اگر نشانیاں بھی دیکھ لے تو کچھ حیلہ بنا لے۔

اسی لیے سلف میں سے کسی نے یہ بات کہی ہے:

إِنَّ مِنْ ثَوَابِ الْحَسَنَةِ الْحَسَنَةَ بَعْدَهَا وَإِنَّ مِنْ عُقُوبَةِ السَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ بَعْدَهَا. [1]

"حسنہ (نیکی) کا ثواب اس کے بعد نیکی ہے اور برائی کی سزا اس کے بعد برائی ہے"۔

جنہیں نظروں سے گرا دیا جائے گا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)). قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ

---

[1] شرح سنن ابی داؤد لعبد المحسن العباد ص ۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)). ❶

ترجمہ: ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ روزِ قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام فرمائے گا نہ (نظر رحمت سے) اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی اُن کا تزکیہ فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا"۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، وہ تو ناکام و نامراد ہوگئے، اور وہ کون ہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا: "ازار لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا بیچنے والا"۔

برائی عام ہوگی تو سزا بھی عام ہوگی

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ﴾ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوهُ يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهِ)).

((إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ)).

((مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ)).

---

❶ مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية....، رقم: ١٠٦.

نسائي، رقم: ٤٤٥٨. ابن ماجه، رقم: ٢٢٠٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهُ)). [1]

ترجمہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: "لوگو! تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: "ایمان والو! تم (گناہوں کے متعلق) اپنا خیال رکھو، جب تم ہدایت پر ہو تو پھر گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "بے شک جب لوگ کسی برائی کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں تو پھر قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے"۔

"جب وہ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور وہ اس کے ہاتھوں کو نہ روکیں تو پھر قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے"۔

"جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں، پھر وہ انہیں روکنے کی طاقت کے باوجود نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ انہیں عذاب کی لپیٹ میں لے لے"۔

"جس قوم کی اقلیت گناہ میں مبتلا ہو جائے اور اکثریت جو گناہ تو نہیں کرتی مگر کرنے والوں کو روکتی بھی نہیں (وہ بھی عذاب سے دوچار ہو جائے گی)"۔

تشریح: برائی ہوتی دیکھ کر کئی لوگ کہتے ہیں ہم تو برائی نہیں نہ کر رہے، اور دور جا کر ایسے لوگوں کی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ فلاں بُرا ہے، فلمیں دیکھتا رہتا ہے، گانے سنتا رہتا ہے، عورتوں کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے۔ گلیوں، بازاروں، چوکوں چوراہوں پر بیٹھ کر باتیں کریں گے، لیکن برائی کو نہیں روکیں گے۔ اپنی طرف سے بڑے شریف بنتے ہیں، برائی روکنے کو بھی گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ ایسے شریف لوگوں کو اس وقت ہی پتہ چلتا ہے جب ان کے سر پر چوٹ پڑتی ہے اور اللہ کے عذاب کا

[1] ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب فی الامر والنهی، رقم: ۴۳۳۸۔ ترمذی، رقم: ۲۱۶۸۔ ابن ماجه، رقم: ۴۰۰۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوڑا ان پر بھی برستا ہے۔ جب برائی پھیلتی پھیلتی پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی، ہر گھر اور ہر دوکان پر برائی عام ہو جائے گی تو پھر عذابِ الٰہی بھی عام ہو کر اس علاقے پر برسے گا۔

نعمان بن بشیر، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے حدود میں نرمی برتنے والے اور اس میں مبتلا ہونے والے کی مثال اس قوم کی ہے جس نے ایک کشتی میں قرعہ اندازی کی بعض کے حاصہ میں بالائی حصہ اور بعض کے حصہ میں نچلا حصہ آیا اور جو لوگ نیچے تھے وہ پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس آمدورفت کرنے لگے جس سے ان لوگوں کو تکلیف ہوئی ایک شخص نے بسولہ لیا اور نچلے حصہ میں سوراخ کرنے لگا تاکہ اس سے پانی لے اور اوپر والوں کو زحمت نہ ہو اوپر والے لوگ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا تجھے کیا ہو گیا ہے اس نے کہا تم لوگوں کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی اور میرے واسطے پانی ضروری چیز ہے اگر ان لوگوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اس کو بھی بچاتے ہیں اور اپنے آپ کو بھی بچاتے ہیں اور اگر کو چھوڑ دیتے ہیں تو خود بھی تباہ ہوں گے اور اس کو بھی تباہ کریں گے۔ [1]

اپنے کپڑے اتارے، رب کے درمیان سے حجاب اتر گیا

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ: قَدِمَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ. فَقَالَتْ: مِنْ أَيْنَ أَنْتُنَّ؟ قُلْنَ: مِنَ الشَّامِ قَالَتْ: فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَائُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: بَلَى! قَالَتْ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ

---

[1] صحیح بخاری رقم (۲۴۹۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زَوْجِهَا، إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فِي غَيْرِ بَيْتِهَا، إِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)). [1]

ترجمہ: ابوملیح بیان کرتے ہیں، اہل حمص سے کچھ عورتیں عائشہ کے پاس آئیں۔ عائشہ نے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ انہوں نے بتایا: ملکِ شام سے۔ عائشہ نے پوچھا: شاید کہ تم کورہ سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی جگہ اپنے کپڑے اتارتی ہے تو اس نے اپنے اور رب کے درمیان حائل حجاب کو چاک کر دیا“۔

تشریح: کورہ شام میں ایک بستی کا نام ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں: عورت اپنا ستر اپنے شوہر کے علاوہ کسی جگہ بھی نہیں کھول سکتی حتیٰ کہ اپنے باپ اور ماں کے گھر میں بھی نہیں کھول سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردے اور ستر کا حکم دیا ہے کہ اسے کوئی اجنبی نہ دیکھے، اور خلوت میں بھی اپنی شرمگاہیں نہ کھولیں، پس جب اس نے اپنی شرمگاہ حمام میں کھول دی یا اپنے ستر کو کھول دیا تو اس نے خود اپنی حیا کا پردہ چاک کر دیا۔ اب لازماً اس کا نتیجہ یہی ہونا تھا کہ اس نے اللہ کے درمیان اپنے حجاب کو ختم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے لباس اس لیے اتارا ہے کہ اس سے شرمگاہ کی حفاظت ہو۔ پس جب اس نے اللہ کا ڈر اور تقویٰ ختم کیا تو اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان حیا کو ختم کر دیا۔

---

[1] ابوداؤد، کتاب الحمام، باب، رقم: ۴۰۱۰۔ ترمذی، رقم: ۲۸۰۳۔ ابن ماجه، رقم: ۳۷۵۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔
احمد: ۶/ ۷۶۲، رقم: ۲۶۸۳۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بقدر اعمال پسینے میں شرابور

عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ، فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا)). وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلٰى فِيْهِ. [1]

ترجمہ: مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "روزِ قیامت سورج مخلوق کے قریب ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ میل کی مسافت کے برابر ان کے قریب ہوگا، اور لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے، ان میں سے کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کے ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعض کے منہ تک ہوگا"۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

تشریح: دنیا میں پسینہ برداشت نہیں ہوتا، جبکہ سورج ہم سے دور ہے۔ تو روزِ محشر سورج کی تپش کیسے برداشت ہوگی جب سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، اور ساری مخلوق کا رش ہوگا اور خوفناک صورتحال ہوگی۔

حدیث میں "مقدار میل" سے مراد ہے، محدثین نے اس کی تین توجیہات پیش کی ہیں:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة ...، باب فی صفة یوم القیامة ...، رقم: ۲۸۶۴، ترمذی، رقم: ۲۴۲۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

① میل سے مراد وہ سلائی ہے جس سے سرمہ ڈالا جاتا ہے۔

② تین فرسخ پر بھی میل کا لفظ بولا جاتا ہے۔

③ انتہاء بصر کو بھی میل کہا جاتا ہے۔ [1]

پل صراط سے بقدر اعمال گزرا جائے گا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ. [2]

"پل صراط لایا جائے گا اور جہنم کی پشت پر لا کر رکھا جائے گا ہم نے کہا یا رسول اللہ! پل صراط کیا ہے، آپ نے فرمایا پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر کانٹے اور آنکڑے ہیں اور چوڑے گوکھرد (کانٹے) ہیں، اور ایسے ٹیڑھے کانٹے ہیں جو نجد میں ہوتے انہیں سعدان کہا جاتا ہے، مومن اس پر چشم زدن اور بجلی کی طرح اور ہوا کی طرح اور تیز رفتار گھوڑے اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے، ان میں سے بعض تو صحیح

---

[1] النہایہ، ابن اثیر۔

[2] صحیح بخاری کتاب التوحید حدیث (۷۴۴۰)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلامت بچ کر نکل جائیں گے اور بعض اس حال میں نجات پائیں گے کہ ان کے اعضاء جہنم کی آگ سے جھلسے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا آخری شخص گھسٹ کر نکلے گا تم مجھ سے حق کے مطالبہ میں جو تمہارے لیے ظاہر ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر مومن اس دن خدا سے کریں گے“۔

صحیح بخاری حدیث (۸۰۶) میں ہے:

جہنم کی پشت پر (پل بنا کر) ایک راستہ بنایا جائے گا، تمام پیغمبر جو اپنی امتوں کے ساتھ (اس پل سے) گزریں گے، ان میں پہلا میں ہوں گا اور اس دن سوائے پیغمبروں کے کوئی بول نہ سکے گا اور پیغمبروں کا کلام اس دن اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ہوگا، جہنم میں سعدان کے کانٹوں کے مشابہ آنکڑے ہونگے، کیا تم لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا کہ وہ سعدان کے کانٹوں سے مشابہ ہونگے، البتہ ان کی بڑائی کی مقدار سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا:

((تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو)).

وہ آنکڑے ان کے اعمال کے موافق اچکیں گے، تو ان میں سے کوئی اپنے اعمال کے سبب (جہنم میں گر کر) ہلاک ہو جائے گا، اور کوئی ان میں سے (مارے زخموں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا، اس کے بعد نجات پائے گا۔

مال ہی سانپ بن جائے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ -يَعْنِي شِدْقَيْهِ- ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ)). ثُمَّ تَلَا: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ...﴾ الْآيَة. [1]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ جس شخص کو مال عطا فرمائے اور پھر وہ شخص اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روز قیامت اس کے مال کو گنجے اژدھا کی صورت میں بنا دیا جائے گا، اس کی آنکھوں پر دو نقطے ہوں گے، اس کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا، پھر وہ اسے جبڑوں سے پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ خیال نہ کریں....."۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: ((هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ)) فَقُلْتُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ)). [2]

ترجمہ: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے تلے تشریف فرما تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: "رب کعبہ کی قسم! وہ نقصان اٹھانے والے ہیں"۔

---

[1] بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، رقم: ۱۴۰۳. نسائی، رقم: ۲۴۸۱. مؤطا، رقم: ۵۹۶.

[2] مسلم، کتاب الزکاۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ، رقم: ۲۳۰۰. بخاری، رقم: ۶۶۳۸. ترمذی، رقم: ۶۱۷. نسائی، رقم: ۲۴۴۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں، وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ زیادہ مال والے، لیکن وہ لوگ جنہوں نے خرچ کیا اس طرف بھی، اس طرف بھی، اور اس طرف بھی، اپنے آگے، اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اپنے بائیں، جبکہ ایسے لوگ کم ہیں"۔

تشریح: دنیا میں جس طرح مال کو اپنے ساتھ رکھتا تھا، اسے گنتا تھا اور پھر خوش ہوتا تھا اسے صرف مال جمع کرنے کی ہی اسے خواہش تھی، یہ مال کو اپنا زیور سمجھتا تھا، کسی مسکین غریب کو دینے کی اس میں ہمت ہی نہیں تھی، نہ صدقہ و خیرات کرنے کا سوچا نہ زکوٰۃ نکالنے کا خیال آیا۔ آج یہی مال اس کے سینے کا ہار ہوگا جو کہ گنجا سانپ بن کر اس کے گلے میں لپٹا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا:

((أَنَا كَنْزُكَ، أَنَا مَالُكَ)).

جس مال کی زکوٰۃ نہ دی وہی مال کاٹے گا

اس کا مال ہی گنجے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا اور اس کی گردن میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔

زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال ہی اس کے لیے وبال بن جائے گا، اسی مال سے اسے سزا دی جائے گی۔ صحیح مسلم کی روایت میں اس کی تفصیل موجود ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سونے اور چاندی (کے نصاب) کا مالک ہو اور اس کا حق یعنی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کے تختے بنائے جائیں گے (یعنی تختے تو سونے اور چاندی کے ہوں گے مگر انہیں آگ میں اس قدر گرم کیا جائے گا کہ گویا وہ آگ ہی کے تختے ہوں گے اسی لئے آپ نے آگے فرمایا کہ وہ تختے دوزخ کی آگ میں گرم کیے جائیں گے اور ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تختوں سے اس شخص کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ داغی جائے گی پھر ان تختوں کو (اس بدن سے) جدا کیا جائے اور آگ میں گرم کر کے پھر لایا جائے گا (یعنی جب وہ تختے ٹھنڈے ہو جائیں گے تو انہیں دوبارہ گرم کرنے کے لیے آگ میں ڈالا جائے گا اور وہاں سے نکال کر اس شخص کے بدن کو داغا جائے گا) اور اس دن کی مقدار کہ جس میں یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا پچاس ہزار سال کی ہو گی یہاں تک کہ بندوں کا حساب کتاب ختم ہو جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ عذاب تو نقدی یعنی سونے چاندی کے بارے میں ہوگا اونٹ کی زکوۃ نہ دینے والوں کا کیا حشر ہوگا؟ آپ نے فرمایا جو شخص اونٹ کا مالک ہو اور اس کا حق یعنی زکوۃ ادا نہ کرے، اور اونٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز انہیں پانی پلایا جائے ان کا دودھ دوہا جائے (اور وہاں موجود لوگوں کو پلایا جائے، جو ایسا نہیں کرے گا) تو قیامت کے دن اس شخص کو اونٹوں کے سامنے ہموار میدان میں منہ کے بل اوندھا ڈال دیا جائے گا اور اس کے سارے اونٹ گنتی اور مٹاپے میں پورے ہوں گے مالک ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ پائے گا یعنی اس شخص کے سب اونٹ وہاں موجود ہوں گے۔ حتی کہ اونٹوں کے سب بچے بھی ان کے ساتھ ہوں گے پھر یہ کہ وہ اونت خوب فربہ اور موٹے تازے ہوں گے تاکہ اپنے مالک کو روندتے وقت خوب تکلیف پہنچائیں چنانچہ وہ اونٹ اس شخص کو اپنے پیروں سے کچلیں گے اور اپنے دانتوں سے کاٹیں گے جب ان اونٹوں کی جماعت روند کچل اور کاٹ کر چلی جائے گی تو دوسری جماعت آئے گی یعنی اونٹوں کی قطار روند کچل کر چلی جائے گی تو اس کے پیچھے دوسری قطار آئے گی اسی طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ سلسلہ جاری رہے گا اور جس دن یہ ہو گا اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہو گی یہاں تک کہ بندوں کا حساب کتاب کر دیا جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! گائے اور بکریوں کے مالک کا کیا حل ہو گا؟ آپ نے فرمایا جو شخص گائیوں اور بکریوں کا مالک ہو اور ان کا حق یعنی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اسے ہموار میدان میں اوندھے منہ ڈال دیا جائے گا اور اس کی گایوں اور بکریوں کو وہاں لایا جائے گا جن میں سے کچھ کم نہیں ہو گا ان میں سے کسی گائے بکری کے سینگ نہ مڑے ہوں گے نہ ٹوٹے ہوں گے اور نہ وہ منڈی یعنی بلا سینگ ہوں گی یعنی ان سب کے سروں پر سینگ ہوں گے نہ ٹوٹے ہوں گے اور سالم ہوں گے۔ تاکہ وہ اپنے سینگوں سے خوب مار سکیں چنانچہ وہ گائیں اور بکریاں اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو ماریں گی اور اپنے کھروں سے کچلیں گی اور جب ایک قطار اسے مار کچل کر چلی جائے گی تو دوسری قطار آئے گی اور اپنا کام شروع کر دے گی اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا اور جس دن یہ ہو گا اس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہو گی یہاں تک کہ بندوں کا حساب کتاب کیا جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گھوڑوں کے بارہ میں کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اس شخص کے گھوڑے جنہیں اس کے مالک اظہار فخر وغرور اور مال دار اور ریاء کے لیے اور مسلمانوں سے دشمنی کے واسطے باندھے چنانچہ وہ گھوڑے اپنے مالک کے لیے گناہ کا سبب بنتے ہیں اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے پردہ ہوتے ہیں اس شخص کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے ہیں جنہیں اس کے مالک نے خدا کی راہ میں کام لینے کے لیے باندھا اور ان کی پیٹھ اور ان کی گردن کے بارہ میں وہ خدا کے حق کو نہیں بھولا چنانچہ وہ گھوڑے اپنے مالک کے لیے پردہ ہیں اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے ثواب کا سبب و ذریعہ بنتے ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جنہیں ان کا مالک خدا کی راہ میں لڑنے کے لیے مسلمانوں کے واسطے باندھے اور چراگاہ و سبزہ میں رکھے چنانچہ جب وہ گھوڑے چراگاہ و سبزہ سے کچھ کھاتے ہیں تو جو کچھ انہوں نے کھایا یعنی گھاس وغیرہ کی تعداد کے بقدر اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہاں تک کہ ان گھوڑوں کی لید اور ان کے پیشاب کے بقدر بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں کیونکہ لید اور پیشاب بھی گھوڑے کی زندگی کا باعث ہیں اور گھوڑے رسی توڑ کر ایک یا دو میدان دوڑتے پھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے قدموں کے نشانات اور ان کی لید جو وہ اس دوڑنے کی حالت میں کرتے ہیں کی تعداد کے برابر اس شخص کے لیے نیکیاں لکھتا ہے اور جب وہ شخص ان گھوڑوں کو نہر پر پانی پلانے کے لیے لے جاتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں اگرچہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہ ہو، اللہ تعالیٰ گھوڑوں کے پانی پینے کے بقدر اس شخص کے لیے نیکیاں لکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اچھا گدھوں کے بارہ میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا گدھوں کے بارہ میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا لیکن تمام نیکیوں اور اعمال کے بارہ میں یہ آیت جامع ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝﴾ (الزلزلۃ: ۷، ۸)

"جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کا عمل کرے گا اسے دیکھے گا اور جو شخص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک ذرہ کے برابر برائی کا عمل کرے گا اسے دیکھے گا“۔

اسی کے مال سے داغا جائے گا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵﴾ (التوبة: ۳۵)

”جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس دن ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لئے خزانہ بنا رکھا تھا، پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو“۔

جو مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت والے دن اس کے مال کو آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا، جس سے اس کے دونوں پہلوؤں کو، پیشانی کو اور کمر کو داغا جائے گا۔ یہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس کا یہی حال رہے گا اس کے بعد جنت یا جہنم میں اسے لے جایا جائے گا۔

جو گردنیں پھلانگتا ہے، وہ پل پھلانگے گا

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ)). [1]

---

[1] ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی کراهية التخطی يوم الجمعة، رقم: ۵۱۳۔
ابن ماجہ، رقم: ۱۱۱۶۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے تو وہ جہنم کی طرف پل بناتا ہے"۔

تشریح: حافظ عراقی فرماتے ہیں:

اُتُّخِذَ مجہول کا صیغہ ہے۔ یعنی اس کے لیے جہنم کے راستے پر پل بنایا جاتا ہے، تاکہ وہ اس پر اسی طرح قدم اٹھائے جس طرح اس نے سامعین خطبہ کی گردنوں پر قدم اٹھائے۔ کیونکہ عمل کی جزا اس کی جنس سے ہی ہوتی ہے۔

عبدالرحمان مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ممکن ہے "اتَّخَذَ" معروف کا صیغہ ہو اور مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنے لیے پُل بنا رہا ہے تاکہ وہ اس پر اسی طرح گزرے جس طرح وہ سامعین سے گزر رہا ہے۔

لیکن پہلی بات روایت کے زیادہ موافق ہے۔ [1]

جو جیسا بننا چاہے گا، اللہ ویسا بنا دے گا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)). [2]

---

[1] تحفة الاحوذی تحت حدیث (٥١٣).

[2] بخاری، کتاب الزکاة، باب الاستعفاف عن المسألة، رقم: ١٤٦٩. مسلم، رقم: ٢٤٢٤. ابوداؤد، رقم: ١٦٤٤. ترمذی، رقم: ٢٠٢٤. نسائی، رقم: ٢٥٨٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کر دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا، اور جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے، اور جو شخص بے نیاز رہنا چاہے تو اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے، جو شخص صبر کرتا ہے تو اللہ اسے صابر بنا دیتا ہے، اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی"۔

تشریح: کارخانۂ قدرت کا نظام عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ اور قادر مطلق اس میں عدل و انصاف کرنے پر مکمل قادر ہے۔ جو جوانی میں بزرگوں کی عزت کرے وہ بڑھاپے میں عزت پائے گا۔ قادر مطلق اس کی عزت کے لیے بندے پیدا کر دے گا یا بندوں کے دلوں میں اس کی عزت پیدا کر دے گا۔ اور جو بزرگوں سے بے ادبی سے پیش آئے گا وہ کبھی عزت نہیں پائے گا۔

خود کو جس کے سپرد کر دے

عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ، وَلَا تُكْثِرِي. فَكَتَبَتْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ، كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ)) وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. [1]

---

[1] ترمذی، کتاب الزهد، باب منه، رقم: ۲٤١٤۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام خط لکھا کہ آپ اختصار کے ساتھ مجھے وصیت لکھیں، چنانچہ انہوں نے لکھا: سلام علیک! اما بعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص لوگوں کی ناراضی کے بدلے میں اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے شر سے کافی ہو جاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی ناراضی کے بدلے میں لوگوں کی خوشی تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے"۔ والسلام علیک!

تشریح: دنیا انسان کے لیے آزمائش گاہ ہے۔ بندے کا ایک تعلق اپنے ربّ کے ساتھ اور دوسرا تعلق لوگوں کے ساتھ ہے۔ جس شخص نے ربّ کے تعلق کو لوگوں کے تعلق پر ترجیح دی وہ کامیاب ہے۔ اور جس نے لوگوں کے تعلق کو ترجیح دی، دنیا والوں کے پیچھے لگ گیا اور اللہ کو ناراض کر دیا، وہ ناکام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو چھوڑ دیتے ہیں جہاں مرضی ڈگمگاتا پھرے، یہ لوگوں کو خوش کرنے کی خاطر بہت کچھ کرتا ہے لیکن لوگ اس سے خوش نہیں ہوتے، اپنا مفاد نکال کر اسے گالیاں ہی دیتے ہیں جو اللہ کو ناراض کر کے اس کے حکموں کی نافرمانی کر کے لوگوں سے شاباش کی اُمید رکھے اسے شاباش کی بجائے سزا ہی ملتی ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والوں کی سزا

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے عمل کی جنس سے ہی سزا دیتے ہیں تو جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا اس کو اس کے گناہ کے مثل ہی سزا دی جائے گی۔ اگر اس نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق عیب زنی کی ہے اور ان کی باتوں کو جہالت کی طرف منسوب کیا ہے اور علم و عقل سے ان کو عاری قرار دیا ہے تو اسے اس کی عقل اور علم میں سزا دی گئی، اور اس کے جہالت پن کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کیا۔ جس نے انہیں جھوٹا کہا اللہ تعالیٰ نے اس کے جھوٹ کو ظاہر کیا، جس نے انہیں جاہل کہا اللہ تعالیٰ نے اس کی جہالت کا چرچا کیا۔

فرعون، ہامان، قارون نے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ساحر، کذاب ہونے کی باتیں کیں:

﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾﴾ (غافر: ۲۴)

"اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دے کر بھیجا۔ (یعنی) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف، تو انہوں نے کہا یہ تو جادوگر ہے جھوٹا"۔

﴿وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَ لْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾﴾ (غافر: ۲۶)

"اور فرعون بولا کہ مجھے چھوڑو کہ موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے پروردگار کو بلا لے، مجھے ڈر ہے کہ وہ (کہیں) تمہارے دین کو (نہ) بدل دے یا ملک میں فساد (نہ پیدا) کر دے"۔

﴿اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾﴾

(الزخرف: ۵۲)

"بے شک میں اس شخص سے جو کچھ عزت نہیں رکھتا اور صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہتر ہوں"۔

فرعون نے یہ باتیں موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرعون کے جھوٹ کو اور اس کے افتراء کو ظاہر کر دیا اور اس کو کلام نافع سے عاجز کر دیا، پس وہ کوئی حجت ... مستحق ٹھہرا دیا اور وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روز قیامت اپنی قوم کی قیادت کرتا ہوا انہیں جہنم میں لائے گا۔

﴿يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝۹۸ وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝۹۹﴾ (هود: ۹۸، ۹۹)

”وہ قیامت کے دن اپنی قوم کا پیش رو ہو کر ان سب کو دوزخ میں جا کھڑا کرے گا وہ بہت ہی برا گھاٹ ہے جس پر لا کھڑے کیے جائیں گے۔ ان پر اس دنیا میں بھی لعنت چپکا دی گئی اور قیامت کے دن بھی برا انعام ہے جو دیا گیا“۔

رسول اللہ ﷺ کے متعلق طعن وطنز کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی کو گواہ بنا کر فرمایا یہ لوگ خود بھٹک چکے ہیں اور حیران و سرگرداں پھر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۷۲﴾ (الحجر: ۷۲)

”تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں تھے“۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ کی حالت سکرہ اور عمہ سے بیان کی ہے۔ ”سکرہ“ فساد عقل کو اور ”عمہ“ فساد بصیرت کو کہتے ہیں۔

اس اُمت کا فرعون ابوجہل تھا، اس کی کنیت ابوالحکم تھی، لیکن نبی ﷺ نے اس کا نام ابوجہل رکھ دیا۔ تو وہ ایسا ہی ثابت ہوا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا۔ اس نے اپنے آپ کو اور اپنے پیروکاروں کو دنیا و آخرت میں ہلاک کر دیا اور جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو ابتر کہا، اور یہ سوچتے رہے کہ موت کے ساتھ اس کا ذکر بھی ختم ہو جائے گا، وہ خود مٹ گئے، ان کا نام و نشان مٹ گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝﴾

"کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا"۔

پس جو کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مختلف قسم کی باتیں کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیں گے۔ حتیٰ کہ اہل بدعت جو آپ کی سنت کی مخالفت کرتے ہیں وہ بھی مٹ جائیں گے۔

ابوبکر بن عیاش کو کسی نے کہا: مسجد میں ایک قوم ہے جو لوگوں کے لیے بیٹھتی ہے اور بدعت کو رائج کرتی ہے۔ تو انہوں نے کہا: جو لوگوں کے لیے بیٹھتا ہے لوگ اس کے لیے بیٹھتے ہیں۔ لیکن اہل سنت، باقی رہیں گے اور ان کا ذکر بھی ہمیشہ رہے گا اور اہل بدعت مر جائیں گے اور ان کا ذکر بھی مر جائے گا۔ [1]

اللہ کے حکم میں ہوشیاری اور چالاکی کرنے کی سزا

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا تھا کہ ہفتہ کے دِن تم زیادتی نہ کرو:

﴿وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝﴾ (النساء: ۱۵٤)

"اور ان سے عہد لینے کو ہم نے ان پر کوہ طور اٹھا کھڑا کیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ (شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا۔ اور یہ بھی حکم دیا کہ ہفتے کے دن (مچھلیاں پکڑنے) میں تجاوز (یعنی حکم کے خلاف) نہ کرنا۔ غرض ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا"۔

لیکن انہوں نے ہفتے کے دِن زیادتی کی، اور مچھلیوں کے لیے جال

---

[1] مجموع الفتاویٰ (۱۳/ ۱۷۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لگایا، اللہ کے حکم کی نافرمانی کی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ذلیل و خوار بندر بنا دیا:

﴿وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝﴾ (البقرہ: ۶۵)

"اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ۔ اور اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کے لئے اور جو ان کے بعد آنے والے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت بنا دیا"۔

ان لوگوں نے توراۃ کا اور موسیٰ علیہ السلام کا کفر نہیں کیا، بلکہ انہوں نے بات مانی لیکن اس میں حیلہ سازی، تاویل کی، جس کے ظاہر میں تقویٰ اور حقیقت میں زیادتی تھی۔ اسی لیے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا گیا۔ کیونکہ بندر کی شکل انسان کی صورت کے مشابہ ہے، اور بعض اوصاف اس کے انسان کے مشابہ ہیں۔ حقیقت میں انسان تھے اور ظاہر شکل ان کی بندروں جیسی بنا دی۔ جیسا عمل ویسی سزا۔

بعض ائمہ نے فرمایا ہے: اس واقعہ میں بہت بڑی ڈانٹ ہے اس شخص کے لیے جو شریعت کے مناہی کو جائز کرنے کے لیے حیلے بناتا ہے اور خود کو فقیہ ظاہر کرتا ہے جبکہ وہ فقیہ ہے نہیں۔ فقیہ اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ کی حدود کی حفاظت کرتا ہے، اس کے حرمات کی تعظیم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں پر رک جاتا ہے۔ وہ اس کے محارم کی اباحت اور اس کے فرائض کو ساقط کرنے پر حیلے باز اور حیلے ساز نہیں ہوتا۔

بنی اسرائیل نے یہ حیلہ موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب اور توراۃ کے ساتھ کفر کی وجہ سے نہیں کیا تھا، بلکہ انہوں نے اس کی تاویل کی تھی اور اللہ کی حرام کردہ چیز کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حلال کرنے کی کوشش کی تھی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد آنے والے بنی اسرائیل کے لوگوں کو کہا تھا کہ تم صحیح اور درست ایمان لاؤ ورنہ تمہیں اسی طرح کی سزا دی جائے گی جس طرح ہفتے کے دِن زیادتی کرنے والوں کو دی گئی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٤٧﴾﴾ (النساء: ٤٧)

"اے کتاب والو! قبل اس کے کہ ہم لوگوں کے مونہوں کو بگاڑ کر ان کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہفتے والوں پر کی تھی ہماری نازل کی ہوئی کتاب پر جو تمہیں کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے ایمان لاؤ اور خدا نے جو حکم فرمایا سو (سمجھ لو کہ) ہو چکا"۔

نہ مُردوں میں نہ زندوں میں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾﴾ (الاعلیٰ: ۹ تا ۱۳)

"جہاں تک نصیحت کے نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت پکڑے گا۔ اور (بے خوف) بد بخت پہلو تہی کرے گا۔ جو (قیامت کو) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا۔ پھر وہاں نہ مرے گا اور نہ جئے گا"۔

انسانی ہدایت انسان کے لیے زندگی ہے جس نے ساتھ یہ حیاۃ نافعہ کاملہ حاصل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آسمانی وحی کو روح کہا ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ (الشوریٰ: ۵۲)

"اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح القدس کے ذریعے (سے قرآن) بھیجا ہے تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو لیکن ہم نے اس کو نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بیشک (اے محمد ﷺ) تم سیدھا راستہ دکھاتے ہو۔"

جب اس نے اس روح کو چھوڑ دیا تو اس کی زندگی بہائم کی جنس سے ہوئی، بس اس میں صرف زندگی کی حس موجود ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ جب اس نے اپنی یہ حالت خود بنالی تو پھر اسی کے مطابق اور موافق سزا اسے جہنم میں ملی:

﴿لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ؕ﴾

بصیرت کے اندھے

﴿وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝﴾ (الانعام: ۱۰۹، ۱۱۰)

"اور یہ لوگ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں کہہ دو کہ نشانیاں تو سب خدا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی کے پاس ہیں۔ اور (مومنو!) تمہیں کیا معلوم ہے (یہ تو ایسے بد بخت ہیں کہ اُنکے پاس) نشانیاں آ بھی جائیں تب بھی ایمان نہ لائیں۔ اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیں گے (تو) جیسے یہ اس (قرآن) پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے (ویسے پھر نہ لائیں گے) اور اُنکو چھوڑ دیں گے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں"۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَ نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ﴾ یہ ﴿اِنَّهَا اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾ پر عطف ہے۔ یعنی جب انہوں نے پہلی مرتبہ ایمان کو ٹھکرا دیا تو ہم نے ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹا دیا، اب وہ ایمان سے محروم ہی رہیں گے۔ ﴿كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ﴾ میں کاف، تشبیہ، تعلیل کی ایک قسم کو مشتمل ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ﴾ (القصص: ۷۷)

اور جیسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

﴿كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾﴾

(البقرۃ: ۱۵۱)

"جس طرح (من جملہ نعمتوں کے) ہم نے تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا اور تمہیں پاک بناتا اور کتاب (یعنی قرآن) اور دانائی سکھاتا ہے اور ایسی باتیں بتاتا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے"۔

جزاء، عمل کی جنس سے ہے، جب انہوں نے پہلی مرتبہ نشانی دیکھ کر اس کی سچائی اور اس کے دلائل پہچان کر انکار کر دیا تو اس کا واضح مطلب ہے کہ ان کے دل اور ان کی بصارتیں اُلٹ ہو چکی ہیں۔ آیت میں تشبیہ اور تعلیل کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اجتماع ہوا ہے۔

بصیرت کا اندھا بصارت کا اندھا ہوگا

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝﴾

(طٰہٰ: ١٢٤ تا ١٢٦)

"اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ (خدا) فرمائے گا کہ ایسا ہی (چاہیے تھا) تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا اسی طرح آج ہم تجھ کو بھلا دیں گے۔"

ابن قیم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم پر ہیں، اپنے فیصلوں میں، اپنی تقدیر میں، اپنی نہی اور امر میں، اور جسے چاہتے ہیں اپنے فضل اور رحمت سے صراط مستقیم کی ہدایت دیتے ہیں۔ اور جہاں ہدایت مناسب ہو وہیں عطا فرماتے ہیں اور اپنے عدل اور حکمت سے جہاں چاہتے ہیں ہدایت پھیر دیتے ہیں، محل میں عدم صلاحیت کی وجہ سے قیامت کے روز ہدایت سے محروم اور غافل آدمی کو اللہ تعالیٰ نابینا کر کے اٹھائیں گے اور وہ کہے گا میں تو "بصیر" دیکھنے والا تھا۔ حالانکہ وہ بالکل بصیر نہیں تھا، بلکہ وہ کفر کی تاریکی میں اندھا تھا۔ قیامت کے دِن اس کے لیے ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق کے معاملے میں بالکل اندھا تھا۔ جب اس نے اس ذکر سے اعراض کیا جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر اتارا تھا اور اپنی بصیرت کو اس سے اندھا رکھا تو قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو اندھا کر دیا اور اسے عذاب میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیا جس طرح اس نے دنیا میں ذکر چھوڑ دیا۔ بصیرت کے اندھے ہونے کی سزا آخرت میں بصارت کے اندھا ہونے سے ملی، اور ذکر کے ترک کرنے کی سزا عذاب میں ترک ہونے سے ملی۔

قیامت کے دن اندھا بنا کر اٹھایا جائے گا سوائے جہنم کے کوئی چیز اسے نظر نہ آئے گی۔ نابینا ہوگا اور میدان حشر کی طرف چلایا جائے گا اور جہنم کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ جیسے فرمان ہے:

﴿وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾ (الإسراء : ۹۷)

"یعنی ہم انہیں قیامت کے دن اوندھے منہ اندھے گونگے بہرے بنا کر حشر میں لے جائیں گے ان کا اصلی ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہ کہیں گے میں تو دنیا میں آنکھوں والا خوب دیکھتا بھالتا تھا پھر مجھے اندھا کیوں کر دیا گیا؟"

جواب ملے گا کہ یہ بدلہ ہے اللہ کی آیتوں سے منہ موڑ لینے کا اور ایسا ہو جانے کا گویا خبر ہی نہیں۔ پس آج ہم بھی تیرے ساتھ ایسا معاملہ کریں گے کہ جیسے تو ہماری یاد سے اتر گیا جیسے فرمان ہے:

﴿فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱﴾ (الاعراف: ۵۱)

"آج ہم انہیں ٹھیک اسی طرح بھلا دیں گے جیسے انہوں نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا۔ پس یہ برابر کا اور عمل کی طرح کا بدلہ ہے"۔

﴿وَ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۷۲﴾ (الاسراء : ۷۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔ اور (نجات کے) راستے سے بہت دور۔“

﴿جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾﴾ (النبأ: ٢٦)

”(یہ) بدلا ہے پورا پورا۔“

بصیرت کا اندھا روز قیامت چہرے کے بل چلے گا

﴿اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾﴾ (ملک: ٢٢)

”اچھا وہ شخص زیادہ ہدایت والا ہے جو اپنے سر کے بل اوندھا ہو کر چلے یا وہ جو سیدھا (پیروں کے بل) راہ راست پر چلا ہو۔“

یعنی یہ کافر کتے کی مانند اپنی خواہشوں کے غلام ہیں۔ جس طرح کتا زمین کو سونگھتا ہوا چلتا ہے کہ شاید کوئی چیز کھانے کو مل جائے اسی طرح ان لوگوں کی رہنما بھی عقل کی جگہ ان کی خواہش ہے اور یہ سر جھکائے اپنی خواہش کے پیچھے چل رہے ہیں۔ خواہش کے پیچھے چلنے والا کبھی ہدایت کی راہ نہیں پا سکتا۔ ہدایت کی راہ اسی کو ملتی ہے جو سیدھی راہ پر سر اٹھا کر دائیں بائیں اور آگے پیچھے کا جائزہ لیتا ہوا چلتا ہے۔

﴿قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِى الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِى الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾﴾ (اسراء: ٩٧)

”(موسیٰ نے) کہا جا تجھ کو دنیا کی زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ کہتا رہے کہ مجھ کو ہاتھ نہ لگا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے (یعنی عذاب کا) تجھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے ٹل نہ سکے گا اور جس معبود کی (پوجا) پر تو (قائم و) معتکف تھا اس کو دیکھ ہم اسے جلا دیں گے پھر اس کی راکھ کو اڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے"۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۳۴ ﴾ (فرقان: ٣٤)

"جو لوگ اپنے مونہوں کے بل دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے ان کا ٹھکانا بھی برا ہے اور وہ راستے بھی بھٹکے ہوئے ہیں"۔

عن أَنَس بْن مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا. [1]

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کرنے لگا یا نبی اللہ! کیا قیامت کے دن کافر اپنے چہرے کے بل اٹھائے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جو ذات دنیا میں لوگوں کو پاؤں پر چلاتی ہے کیا وہ قیامت کے دن اس کے چہرے کے بل چلانے پر قادر نہیں، قتادہ کہتے ہیں کہ بیشک اس پر قادر ہے قسم ہے مجھے اس کی عزت وجلال کی"۔

اللہ تعالیٰ کی ملاقات

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ

[1] صحيح بخاری کتاب التفسير باب قوله ﴿ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ﴾ حديث (٤٧٦٠).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ))۔ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهٖ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ۔ قَالَ: ((لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ. فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهٗ، فَأَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ، وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ۔ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهٖ. فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهٗ. فَكَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)). ❶

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی اور زوجہ محترمہ نے فرمایا: بے شک ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ بات نہیں، بلکہ مؤمن کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضامندی اور اس کی عزت افزائی کی بشارت دی جاتی ہے تو پھر جو اس کے آگے ہونے والا ہوتا ہے وہ اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے، اور جب کافر کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے تو پھر اس کو مستقبل سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نظر نہیں آتی تو وہ اللہ سے ملاقات کرنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے“۔

لقاء کی دو قسمیں ہیں:

① اللقاء المحبوب

② اللقاء المکروہ

---

❶ بخاری، کتاب الرقاق، باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه، رقم: ٦٥٠٧. مسلم: ٦٨٢٢. ترمذی، رقم: ٢٣٠٩. نسائی، رقم: ١٨٣٨ عن عائشه رضی الله عنها.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن عبدالملک نے ابوحازم سلمہ بن دینار الاعرج سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا:

"محسن شخص اس طرح پیش ہوگا جیسے اپنے اہل سے دور رہنے والا بڑی دیر بعد اپنے گھر لوٹتا ہے تو وہ اس سے بڑے جوش وخروش سے ملاقات کرتے ہیں اور نافرمان اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے بھاگے ہوئے غلام کو اس کے آقا کے سامنے پکڑ کر لایا جاتا ہے۔ تو مؤمن کو یہ خبر دے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تیری ملاقات محبوب والی ملاقات ہونی ہے تو وہ اس ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو یہ خبر ہو جاتی ہے کہ میری ملاقات بڑی بری ہونی ہے تو وہ ڈرتا ہے اور اس ملاقات سے نفرت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرتے ہیں"۔

﴿جَزَآءً وِّفَاقًا ۝۲۶﴾ (النباء: ٢٦)

"(یہ) بدلا ہے پورا پورا"۔

سابقہ قوموں پر عذاب کی مختلف صورتیں

﴿فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۴۰﴾ (عنکبوت: ٤٠)

"پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے“۔

یعنی ان مذکورین میں سے ہر ایک کی ان کے گناہوں کی پاداش میں ہم نے گرفت کی۔

قوم عاد، جس پر نہایت تند و تیز ہوا کا عذاب آیا۔ یہ ہوا زمین سے کنکریاں اڑا اڑا کر ان پر برساتی، بال آخر اس کی شدت اتنی بڑھی کہ انہیں اچک کر آسمان تک لے جاتی اور انہیں سر کے بل زمین پر دے مارتی، جس سے ان کا سر الگ اور دھڑ الگ ہو جاتا گویا کہ وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں۔ [1]

صالح علیہ السلام کی قوم ثمود ہے۔ جنہیں ان کے کہنے پر ایک چٹان سے اونٹنی نکال کر دکھائی گئی۔ لیکن ان ظالموں نے ایمان لانے کے بجائے اس اونٹنی کو ہی مار ڈالا۔ جس کے تین دن بعد ان پر سخت چنگھاڑ کا عذاب آیا، جس نے انکی آوازوں اور حرکتوں کو خاموش کر دیا۔

قارون علیہ السلام، جسے مال و دولت کے خزانے عطا کئے گئے، لیکن یہ اس گھمنڈ میں مبتلا ہو گیا کہ یہ مال و دولت اس بات کی دلیل ہے کہ میں اللہ کے ہاں معزز و محترم ہوں۔ مجھے موسیٰ علیہ السلام کی بات ماننے کی کیا ضرورت ہے، چنانچہ اسے اس کے خزانوں اور محلات سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔

فرعون، جو ملک مصر کا حکمران تھا، لیکن حد سے تجاوز کر کے اس نے اپنے بارے میں الوہیت کا دعویٰ بھی کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اور انکی قوم بنی اسرائیل کو، جس کو اس نے غلام بنا رکھا تھا، آزاد کرنے سے انکار کر دیا، بال آخر ایک صبح اس کو اس کے پورے لشکر سمیت دریائے قلزم میں غرق کر دیا گیا۔

اللہ کی شان نہیں کہ وہ ظلم کرے۔ اس لئے پچھلی قومیں، جن پر عذاب

---

[1] ابن کثیر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آیا، محض اس لئے ہلاک ہوئیں کہ کفر و شرک اور تکذیب و معاصی کا ارتکاب کر کے انہوں نے خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ کی حکمت میں غور و فکر کریں، کس طرح قوموں کو ان کے جرائم کے مطابق سزا دی۔ جب ان کے دل حیوانات کے دلوں کی طرح ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلیں حیوانات کی شکلوں میں تبدیل کر دیں۔ دِل خود انہوں نے مسخ کیے شکلیں اللہ نے مسخ کر دیں۔ اہل مکر اور دھو کے باز لوگ جن کی عقلیں تو کم ہوتی ہیں لیکن چالبازیاں اور چالاکیاں اور دھوکہ و فراڈ زیادہ ہوتا ہے۔ آپ کو ان کے چہروں میں بندر اور خنزیر کے چہرے نظر آئیں گے۔ اور جن قوموں کی عمریں زیادہ تھیں اور مضبوط جسم والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور کھوکھلے تنوں کی طرح زمین پر پچھاڑ دیا:

﴿كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ④ فَاَمَّا ثَمُودُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ⑤ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ⑥ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ⑦ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ⑧﴾

(الحاقة: ٤ تا ٨)

"اس کھڑکا دینے والی کو ثمود اور عاد نے جھٹلا دیا تھا۔ (جس کے نتیجے میں) ثمود تو بیحد خوفناک (اور اونچی) آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔ اور عاد بیحد تیز و تند ہوا سے غارت کر دیئے گئے۔ جسے ان پر سات رات اور آٹھ دن تک (اللہ نے) مسلط رکھا پس تم دیکھتے کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر گئے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔ کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر آ رہا ہے"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حرم سے نکالنے والے خود ذلیل ہو کر نکلے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۸ ﴾ (التوبة: ۲۸)

"اے ایمان والو! بیشک مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہے تو اللہ تمہیں دولت مند کر دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے اللہ علم و حکمت والا ہے"۔

یہ آیت ۹ ہجری میں نازل ہوئی اسی سال آنحضرت رسول مقبول ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ مجمع حج میں اعلان کر دو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور کوئی ننگا شخص بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اس شرعی حکم کو اللہ تعالیٰ قادر و قیوم نے یوں ہی پورا کیا کہ نہ وہاں مشرکوں کو داخلہ نصیب ہوا نہ کسی نے اس کے بعد عریانی کی حالت میں اللہ کے گھر کا طواف کیا۔

اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو یہ بشارت سنا دی کہ آئندہ مشرکین مسجد حرم میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ اگر کبھی آنا ہوا بھی تو خوف زدہ، گھبراہٹ سے ہی ہوں گے۔ یہ سزا ہے ان کی جو انہوں نے مسلمانوں کو مسجد حرام سے نکالا۔ جیسے انہوں نے مسجد حرام سے روکا ویسے آج یہ روکے جائیں گے۔ جیسے انہوں نے نکالا ویسے آج یہ نکال دیئے گئے ہیں۔ اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کا عذاب اس کے ساتھ مزید ہوگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ معنوی اور باطنی طور پر نجس اور ناپاک ہیں کہ یہ کفر و شرک کی اس معنوی نجاست سے لتھڑے ہوئے ہیں جو ظاہری اور حسی نجاست اور ناپاکی سے کہیں بڑھ کر خطرناک اور مہلک ہے۔ اس لئے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہ لوگ اس سال کے بعد کبھی مسجد حرام کے قریب بھی نہ پھٹکنے پائیں۔ فتح مکہ کے بعد مشرکین کا بیت اللہ پر سے تسلط تو ختم ہو چکا تھا لیکن ۹ ہجری تک ان کو یہ مہلت حاصل رہی، کہ وہ حج کیلئے آتے اور اپنے جاہلی طریقے کے مطابق حج کے مراسم بھی ادا کرتے اور تجارتی خرید و فروخت بھی کرتے، لیکن اسی حج کے موقع پر اعلان براءت کے ساتھ یہ اعلان بھی کر دیا گیا تھا کہ آئندہ نہ کوئی مشرک حج کو آسکے گا، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کر سکے گا، یہ گویا حجۃ الوداع کی تیاریوں کی تمہید تھی۔ کہ ۱۰ ہجری میں نبی اکرم ﷺ جب خود حج کرنے تشریف لائیں تو مرکز ابراہیم کفر و شرک کی ہر آزمائش سے پاک ہو چکا ہو، اور بالفعل ایسے ہی ہوا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ جَلَّ وَعَلٰی۔

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ١١٤؁﴾ (البقرۃ:۱۱۴)

"اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کئے جانے کو روکے ان کی بربادی کی کوشش کرے ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے"۔

یہاں مشرکین عرب کی اس بدخصلت کا بیان ہو رہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابیوں کو مسجد الحرام سے روکا مکہ سے نکالا پھر عمرہ وغیرہ سے روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو وہاں سے روکنے اور نکال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دینے اور بیت اللہ میں بت بٹھا دینے سے بڑھ کر اس کی ویرانی کیا ہو سکتی ہے؟ خود قرآن میں موجود ہے:

﴿وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (الانفال: ۳٤)

"وہ مسجد محترم (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں؟"۔

اور جگہ فرمایا:

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ﴾ (التوبہ: ۱۷)

"مشرکوں کو زیبا نہیں کہ خدا کی مسجدوں کو آباد کریں (جبکہ) وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہوں۔ ان لوگوں کے سب اعمال بیکار ہیں اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے"۔

یعنی یہ لوگ مسجد حرام سے روکتے ہیں مشرکوں سے اللہ کی مسجدیں آباد نہیں ہو سکتیں جو اپنے کفر کے خود گواہ ہیں جن کے اعمال غارت ہیں اور جو ہمیشہ کے لئے جہنمی ہیں مسجدوں کی آبادی ان لوگوں سے ہوتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے اور نماز وزکوۃ کے پابند اور صرف اللہ ہی سے ڈرنے والے ہیں یہی لوگ راہ راست والے ہیں۔ اور سورۃ فتح میں فرمایا:

﴿هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ﴾ (الفتح: ۲۵)

"یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روک دیا اور قربانیوں کو بھی کہ اپنی جگہ پہنچنے سے رکی رہیں"۔

ان لوگوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے بھی روکا اور قربانیوں کو ان کے ذبح ہونے کی جگہ تک نہ پہنچنے دیا! اگر ہمیں ان مومن مردوں عورتوں کا خیال نہ ہوتا جو اپنی ضعیفی اور کم قوتی کے باعث مکہ سے نہیں نکل سکے۔ جنہیں تم جانتے بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتو ہم تمہیں ان سے لڑکر ان کے غارت کر دینے کا حکم دیتے لیکن یہ بے گناہ مسلمان پیس نہ دیئے جائیں اس لئے ہم نے سردست یہ حکم نہیں دیا لیکن یہ کفار اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو وہ وقت دور نہیں جب ان پر ہمارے دردناک عذاب برس پڑیں۔ پس جب وہ مسلمان ہستیاں جن سے مسجدوں کی آبادی حقیقی معنی میں ہے وہ ہی روک دیئے گئے تو مسجدوں کے اجاڑنے میں کون سی کمی رہ گئی؟ مسجدوں کی آبادی صرف ظاہری زیب وزینت رنگ وروغن سے نہیں ہوتی بلکہ اس میں ذکر اللہ ہونا اس میں شریعت کا قائم رہنا اور شرک اور ظاہری میل کچیل سے پاک رکھنا یہ ان کی حقیقی آبادی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو بشارت دیتا ہے کہ عنقریب میں تمہیں غلبہ دوں گا اور یہ مشرک اس مسجد کی طرف رخ کرنے سے بھی کپکپانے لگیں گے چنانچہ یہی ہوا اور حضور علیہ السلام نے وصیت کی کہ جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہ رہنے پائیں اور یہود ونصاریٰ کو وہاں سے نکال دیا جائے الحمد للہ کہ اس امت کے بزرگوں نے اس وصیت رسول ﷺ پر عمل بھی کر دکھایا اس سے مسجدوں کی فضیلت اور بزرگی بھی ثابت ہوئی بالخصوص اس جگہ کی اور مسجد کی جہاں سب سے بڑے اور کل جن وانس کے رسول محمد ﷺ بھیجے گئے تھے۔ ان کافروں پر دنیا کی رسوائی بھی آئی، جس طرح انہوں نے مسلمانوں کو روکا جلاوطن کیا ٹھیک اس کا پورا بدلہ انہیں ملا یہ بھی روکے گئے، جلاوطن کئے گئے اور ابھی اخروی عذاب باقی ہیں۔ حدیث میں ایک دعا وارد ہوئی ہے۔ دعا:

((اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ)).

"اے اللہ تو ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللہ تعالیٰ نے دنیا بے مقصد، عبث اور فضول نہیں بنائی بلکہ اس زندگی کا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد اللہ کی عبادت کرنا، جو اس کی بندگی اور عبادت کرے گا وہ اسے انعامات اور احسانات سے نوازے گا۔ اور جو کوئی اس کی بندگی اور عبادت سے منہ موڑے گا اور اپنی خواہشات کا غلام ہو کر دنیا میں دنگا فساد برپا کرے گا اس کی نافرمانی کرے گا وہ اسے دردناک عذاب سے دوچار کرے گا۔ جزا و سزا کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ انصاف کریں گے کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہوگی۔ وہ اپنے فرمانبرداروں کو ان کے اعمال سے زیادہ انعام سے نوازے گا یہ اس کا فضل اور رحمت ہے۔ اور اپنے نافرمان کو اسی کے مطابق سزا دے گا جتنا کہ اس کا عمل ہوگا یہ اس کا عدل ہے

مَنۡ عَمِلَ سَیِّئَۃً فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا مِثۡلَہَا (غافر : ۴۰)

''جو کوئی کام کرے گا برا تو اس کا بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا''

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَۃٌ (یونس: ۲۶)

''جن لوگوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے ویسا ہی اچھا بدلہ ہوگا اور اس سے زیادہ بھی''

وَ الَّذِیۡنَ کَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَۃٍۭ بِمِثۡلِہَا (یونس : ۲۷)

''اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ہے''

اس کتاب میں قرآن وحدیث سے یہ بتایا گیا کہ جزا وسزا عمل کی جنس سے ہوگی جیسا عمل ہوگا ویسی ہی جزا وسزا ہوگی جس سے کسی بھی صاحب عقل وخرد کو انکار کا مجاز نہیں۔

اللہ کرے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد انسان نیکیوں کی طرف رغبت کرنے والا اور گناہوں سے اجتناب کرنے والا بن جائے یہی اس کتاب کو لکھنے کا مقصد ہے۔

ادارہ تحقیقات سلفیہ

آبادی محبوب عالم نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ 0300-7453436